'olumns would not contain the wonders, the trans-
ıtions and changes that it has been my lot witness.

or a long time many gentlemen who have read
an, Urdu, and Nagri with me, have desired me to
a work in Urdu as spoken at Port Blair from
ı they might derive benefit in learning the language,
es which many of my friends in India and Port
have requested me to write a work on Port Blair,
ing the population, habits, customs, administration,
ınd languages spoken at Port Blair, as well as an
ınt of the aborigines in order that they might
.re some knowledge of the place.

mpressed by these two causes, I have ventured to
efore the public a brief History of Port Blair and
named it "Tarikh Ajib" تاریخ عجیب (wonderful
ory) the nine letters of which the name is compo-
ive the no of the present Hijree œra (1296).

ı conclusion I beg my readers to overlook any
.kes that may have occurred, and they would pray
our great Government relieve me from the Society
ıked friends so as to enable me to complete the
volumn of this book in my own pure country
ıage.

r Blair: } S. S. MOHAMED JAFFER,

pril 1879. } *Head Munshi Supdt. District.*

he wrote, "that I have known Mohamed Jaffer as he states since 1869, his conduct since which time *so far* as I have had opportunities of judging has been unexceptionable, he is a very studious hardworking man, and since his arrival in Port Blair in transportation has taught himself English, which he now reads, writes and speaks with fluency; he has on many occasions been of great use in the offices to which he has been attached, and is I believe the author of most of the returns and forms at present in use with convict Vernacular department, his services whenever required have been cheerfully rendered, and have always found him ready for any amount of work; I am of course aware that the expediency or otherwise of the conditional release of Mohamed Jaffer will be decided on quite different grounds to those above set forth, my object however in making these remarks is to show that really there are no reasons why Mohamed Jaffer should not be allowed a conditional release within the limits of the settlement of Port Blair," and when owing to some causes there was a delay in recommending my release he wrote another letter and said "that since the date of my last letter on the subject Mohamed Jaffer's conduct has been very good and his work performed entirely to my great satisfaction." On the receipt of this last letter Chief Commissioner was pleased to recommend my conditional release and sent the copies of all the letters to the Government of India, the Secretary of the Government of India declined to grant me the conditional release which was not accepted by many convicts in 1877. My master consoled me by saying that after the Cabool War is over he would again recommend my release as the proverbsays, "the world stands on hope" let us see what will come out of the hidden curtain.

PREFACE

I *Mohamed Jaffer, the humble author*, was a resident of the famons City of Thanesur or Coorchettur. From the age of 17 till I was 25 I was employed as an attorney in Court. In 1863 at the time of the Umbeyla War I was charged with abetting the waging of War against the Queen and sentenced to transportation for life at the Andamans. On my arrival at Port Blair I was made a Munshi in the Chief Commissioner and Superintendent's Office.

The Superintendent's certificates of my good conduct and ability surpass those of the native high officials in India.

Major Protherve under whose immediate orders I served for 10 years and who is more acquainted with the circumstances of my case, conduct and ability than others wrote 2 or 3 letters about my release. I would apologize to my readers for quoting a few passage from these which I trust may interest them. When my Master sent the Hand-book to the Chief Commissioner he wrote "I have received great assistance from Saikh Syed Mohamed Jaffer No. 11450, Head Munshi in the Southern District, in the preparation of this work he has laboured most wilingly at it during his leisure hours, and his intimate acquaintance with the numerous Settlement orders of the past 12 or 13 years has proved very useful in its compilation. He has also unaided translated the whole of the work from English into Urdu." After this he recommended me for conditional release

فہرست مقاصد کتاب تاریخ عجیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Preface

دیباچہ تاریخ عجیب

ترجمہ دیباچہ انگریزی

بعد حمد و نعت محمد جعفر مؤلف اوراق ہٰذا بخدمت ناظرین اس کتاب کے عرض
کرتا ہے کہ یہ عاجز تھانیسر عرف کرچھیتر کا باشندہ ہے۔ سترہ برس کی عمر سے پچیس برس
کی عمر تک انگریزی کچہریوں میں وکالت و مختار کاری کرتا تھا۔ سنہ ۱۸۶۳ع میں جب
امبیلا کی لڑائی ہوئی تو یہ خاکسار بھی بجرم اعانت مجاہدین گھر بیٹھا بٹھایا سزایاب
دائم الحبس بعبور دریائے شور کا ہو کر یہاں پورٹ بلیر کو پہونچا۔ یہاں جہاز سے اُترنے
کے ساتھ ہی کچہری صاحب چیف کمشنر و سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر میں منشی ہو گیا۔
صاحبان سپرنٹنڈنٹ نے جو مجھکو سارٹیفکٹ عمدہ کارگزاری و خوشنودی مزاج
و خوش چلنی کے عطا فرمائے وہ ایسے ہیں کہ ملک کے بڑے بڑے عہدہ داران کو بھی

نصیب نہین ہوتے میجر پرائتھر و صاحب بہادر جنکے ساتھہ مین برابر دس برس تک
رہا وہ میرے حال و اطوار و لیاقت سے بہ نسبت دوسرون کے زیادہ واقف تھے۔
اُنھون نے میری رہائی کے واسطے وہ تین چٹھیان تحریر کین کہ اُنکا ترجمہ واسطے ملاحظہ
ناظرین کے یہان تحریر کرتا ہون اور مجکو امید ہی کہ اُنکا یہان درج کرنا ناظرین کو ناگوار
بلکہ خالی از لطف نہوگا۔ جب صاحب موصوف نے کتاب دستی دستور العمل پورٹ بلیر کی
تیار کرکے بحضور صاحب چیف کمشنر بہادر روانہ کی تو لکھا کہ "اِس کتاب کی تیاری مین
منشی محمد جعفر میر منشی سدرن ڈسٹرکٹ نے مجکو بڑی مدد دی ہی۔ اُسنے اپنے اوقات
فرصت مین نہایت خوشی و رغبت کے ساتھہ اِس کام کو کیا ہی۔ اور اُسکی بارہ تیرہ برس
کی واقفکاری ساتھہ احکام و قواعد سٹلمنٹ کی اِس کتاب کی تیاری مین نہایت درجہ
کو کارآمد ہوئی۔ اُسنے بلا اعانت احدے اِس تمام کتاب کو انگریزی سے اردو مین ترجمہ
کیا ہی۔" اِسکے بعد صاحب ممدوح نے جب میری شرطیہ رہائی کے واسطے سفارش کی
تو لکھا کہ "مین فروری ۱۸۶۹ عیسوی سے محمد جعفر کو جانتا ہون سو اُسوقت سے آجتک
جہان کہ مجکو موقع اُسکی چال چلن کے دریافت کا ملا ہی مین نے اُسکو ایک بے نظیر و لاثانی
آدمی پایا ہی یہ شخص بڑا علم دوست اور نہایت جفاکش آدمی ہی۔ پورٹ بلیر مین آکر
اُسنے علم انگریزی بھی سیکھہ لیا ہی کہ اُسکو نہایت عمدگی سے پڑھتا لکھتا اور بولتا ہی۔ اور
بہت موقعون مین جہان جہان یہ سرکاری کچہریون مین رہا ہی نہایت کارآمد سرکار
ہوا ہی۔ اور اُن تمامی نقشجات و رپوٹون کا جو اِس سٹلمنٹ مین جاری ہین یہی شخص
مصنف ہی۔ اور جب کسی کام کے واسطے اُسکو حکم ملا ہی تو ہمیشہ نہایت خوشی سے
اُسنے اُسکو انجام دیا ہی۔ اور کیسا ہی اور کسیقدر کام ہون مین ہمیشہ اُسکو اوسکے

کرنے میں کمربستہ و تیار پاتا ہوں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ وجوب و استحقاق شرطیہ
رہائی محمد جعفر کا برخلاف اُن وجوہات کے جو میں نے اوپر لکھی ہیں تجویز کیا جاویگا لیکن
میری غرض ان وجوہات کے لکھنے سے یہ ہے کہ اگرچہ سردست اُسکی مطلق رہائی کو کوئی امر
مانع ہو مگر ایسی وجہ نہیں ہے کہ جسکے سبب سے رہائی شرطیہ بابین حدود اس سٹلمنٹ کے
اُسکو نہ پہونچے۔ اور جب میری شرطیہ رہائی میں کچھہ توقف ہوا تو پھر لکھا کہ میری آخری
چٹھی کی تاریخ سے آج تک محمد جعفر بہت خوش چلن ہے اور میں اُسکے کاموں سے بدل
راضی ہوں۔ اس اخیر چٹھی کے جانے پر صاحب چیف کمشنر بہادر نے میری شرطیہ رہائی
کی درخواست مع نقول ان سب چٹھیوں کے گورنمنٹ کو بھیجدی۔ مگر افسوس کہ سرکاری
گورنمنٹ ہند نے مجھکو وہ شرطیہ رہائی بھی کہ جسکے لینے سے پچاسوں قیدیوں نے انکار
کردیا تھا عنایت نفرمائی مگر میرے آقاے نامدار نے جب یہ حکم گورنمنٹ پایا تو میری تسلی
کرکے فرمایا کہ بوجہ درپیشی معرکہ کابل کے تمہاری درخواست اسوقت منظور نہیں ہوئی لیکن
بعد اختتام اس معرکہ کے ہم پھر سفارش کرینگے دنیا بامید قائم ہے دیکھیے پردۂ غیب سے
اب کیا ظاہر ہوتا ہے۔ جو جو عجائب اور اس دنیاے فانی کی عدم استواری اور زمانہ کا
تغیر و تبدل اور ہیر پھیر اس عاجز نے دیکھا ہے اُسکی تفصیل کے واسطے تو ایک دفتر
چاہیے مگر مدت دراز سے بہت سے صاحب لوگوں کی جو مجھسے زبان اُردو و ناگری و فارسی
سیکھتے تھے یہ فرمایش تھی کہ زبان اُردو مروجہ پورٹ بلیر میں کوئی ایک کتاب تصنیف
کیجاوے کہ جس سے یہاں کے لوگوں کو اُردو سیکھنے میں مدد ملے اور اُسکے سوا اَور بھی
بہت سے دوستوں کی مدت سے یہ تمنا تھی کہ ایک کتاب تاریخ پورٹ بلیر جسمیں یہاں کی
ابادی اور اوضاع و اطوار و بندوبست و قانون و زبان مختلفہ پورٹ بلیر و حال

جنگلیان جزائر ہذا کا مفصل درج ہو تصنیف کر کے غیر حاضر اور ہند کے لوگون کو بھی یہان کے عجائبات سے آگاہ کیا جاوے۔ سو ان دونون غرضون کے رفع ہونے کیواسطے اس خاکسار محمد جعفر میر منشی سدرن ڈسٹرکٹ نے یہ مختصر کتاب تحریر کر کے اسکا تاریخی نام "تاریخ عجیب" رکھدیا۔ ناظرین سے امید ہے کہ جہان کہین اسمین خطا و قصور پاوین قلم عفو سے اصلاح کر دیوین اور دعا کرین کہ ہماری سرکار معدلت شعار خاکسار کو ان ننگ دھڑنگ جنگلیون کی صحبت سے جدا کرے تاکہ جلد ثانی اس کتاب کی وہان خود حاضر ہو کر اپنے ملک کی بولی مین ناظرین کو نذر کرون فقط

العبد محمد جعفر عفی اللہ عنہ میر منشی سدرن ڈسٹرکٹ

مورخہ یکم اپریل ۱۸۸۵ عیسوی پورٹ بلیر۔

CHAPTER I

On the position of the Andamans, the colonizing of the former and present Settlements, its produce and Zoology, the aborigines, and its Forest and the Sea

فصل اول

موقع انڈمان مع ذکر آبادی سابق و حال و پیداوار سٹلمنٹ و حال جنگلیان و ذکر جینی بندر کے

جزائر انڈمان خلیج بنگال کے مشرق طرف ۹۲ درجہ ۴۷ دقیقہ طول شرقی اور ۱۱ درجہ ۴۳ دقیقہ عرض شمالی پر کلکتہ سے ۹۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہین۔ یہ مجموعہ جزائر ۲۰۴ میل

کے گہیر بیچ مین قریب ایکہزار جزیرون کے شامل ہین بنام انڈمان مشہور ہی۔ زیلوجی یعنی علم حیوانات کے محققون کا یہ مقولہ ہی کہ یہ جزائر کسی زمانہ مین برّاعظم ایشیا سے ملے ہوئے تھے کیونکہ یہان کے اشجار و اثمار اور دوسری بہت سی چیزین ملک برہما سے ملتی ہین اور ملک برہما کے بعض مقام انڈمان کے بعض جزیرون سے صرف ۱۰۰ میل کے فاصلہ پر ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ زمانہ کے پہیر پہار اور سمندر کی موجون کے سبب کٹتے کٹتے یہ ٹکڑہ اول برّاعظم ایشیا سے علاحدہ ہوگیا تھا اور پہر آخر کو ایسا دوسرے سے علاحدہ ہوتے ہوتے ہزارون چہوٹے چہوٹے جزیرے ہوگئے۔

یہان چہہ روز مین کلکتے سے آگبوٹ پہونچتا ہی اور تین روز مین رنگون سے۔ مولمین یہان سے تین سو میل اوتر اور سینگاپور چار سو میل گوشۂ مشرق و شمال ہی اور بنکاک تین سو پچاس میل مشرق مین اور نکوبار اسّی میل جنوب مین اور مدراس آٹہہ سو میل گوشۂ مغرب و جنوب مین اور لنکا آٹہہ سو میل گوشۂ مشرق و جنوب مین واقع ہی۔ یہ جزائر سب پہاڑی ہین ہموار زمین بہت کم ہی۔ یہان سب سے اونچا پہاڑ ہیرٹ نامی پہاڑ کا ہی جو سطح سمندر سے ۱۱۱۶ فٹ اونچا ہی۔ میٹہے پانی کا ندی نالہ یہان کوئی جاری نہین ہی برسات کے موسم مین بعض جگہہ اونچے ٹیکرون اور ٹیلون پر سے پانی کے چہرنے بہا کرتے ہین لیکن برسات کے ساتہہ ہی بند ہوجاتے ہین۔ شروع آبادی مین تو یہان پانی بہت کم ملتا تہا مگر اب سرکار کی طرف سے بہت کنوئین اور ڈگیان تیار ہوجانے سے پانی کی تکلیف نہین رہی۔ یہان کے جزائر مین پورٹ بلیر کے اوتر کو ایک گندہک کا پہاڑ ہی اوسمین سے ہر وقت آگ کے شعلے اور دہوان نکلتا رہتا ہی۔ اسکے آس پاس کے سمندر کا پانی بہت گرم رہتا ہی اوس پانی کی حرارت اور ہر وقت کی آتش انگیزی کے سبب سے اوس

ٹاپو بہت ہی کم جاتے ہین مین نے وہان کی گندھک دیکھی ہی ہمارے ملک کی گندھک
سے کچھ خراب نہین ہی یہان کے جنگل مین سواے سور کے کوئی چوپایہ درندہ یا چرندہ نہین ہی
یہ سور بھی بہت ہی چھوٹا اور پہاڑ کے موافق غریب ہی۔ صحرائی شکارون مین یہان جنگلیون
کے صرف سور ہی ایک عمدہ شکار ہی۔ لعاب ابابیل یہان کا ایک عمدہ تحفہ اور بڑی قیمتی
چیز ہی یہ لعاب پہاڑون کے کھوہون مین جہان ابابیل کے جھنڈ کے جھنڈ رہتے ہین ملتا ہی
یہ ایک بڑی عمدہ قوت باہ کی دوا ہی اور روپیہ بھر کا روپیہ بھر بکتا ہی یہان کے چینا لوگ اسکو بہت
شوق سے کھاتے ہین مین نے بھی اسکو کھایا ہی لیکن جیسے اسکے فائدے مشہور ہو رہے ہین
ویسا اثر نہین پایا۔ یہان کے جنگلون مین کئی قسم کی عمدہ عمدہ لکڑیان موجود ہین انہین سے
ایک قسم کی گنگو کی لکڑی ہمارے ملک کے سال وساگون کی برابر وزنی اور مستحکم اور دیرپا ہی۔
پداوک یعنی لال لکڑی کا نظیر تو شاید دوسرے ملک مین کم ہوگا یہ لکڑی خون کے موافق بہت سرخ
اور نہایت پائدار و خوشنما و خوشبودار ہی۔ آبنوس بھی یہان کے جنگلون مین ہی۔ ماربل
یعنی پھولدار لکڑی تو سواے یہان کے شاید آج تک پردۂ زمین پر دوسری جگہہ نہ ملی ہوگی
بلکہ تمام ملکون مین جاتی ہی۔ اوپیا اور دوسری بہت سی لکڑیان مضبوط و عمدہ قسم کی
یہان کے جنگلون مین موجود ہین اور سرکاری آرہ گھرون مین لاکر چیری جاتی ہین —
درخت گرجن جس سے گرجن کا تیل جو واسطے پالش و صفائی اشیاے لکڑی کے بہت عمدہ
اور قیمتی چیز ہی یہان کثرت سے ہین اسکے درخت مین چھید لگا کر اسکے تیل کو نکالتے ہین —
بید بھی یہان کے جنگل مین کئی قسم کا ہی اور اسکی چھڑیان اور کوڑیان بہت تحفہ بنا کر
جاتی ہین۔ مگر ایک نیپور کے بید کی کوڑی یہان نہین ہوتی عقیق البحر کی چھڑیان
کالی کالی سے ہمرنگ اور گھونگھا سنکھ اور ہزارہا قسم اور رنگ کے گھونگھے اور کوڑیان

اور طرح طرح کی سیپیان یہان کے سمندر سے نکلتی اور ملکون کو بطور تحفہ کے جاتی ہین -
پرندون مین ہریل اور کبوتر اور کالے کوّے اور زنگاری اور سفید فاختہ اور مینا اور قسم قسم
کے ہزارون پرندون سے جنگل بھرا ہوا ہے - یہان کے جنگل مین انبہ املی جامن کٹہل
بڑہل جائفل ناریل اور پان وغیرہ کے درخت جو گرم ملکون کے جنگلون مین ہوتے ہین
سب خود رو موجود ہین گو بہ نسبت باغون کے پہلون کے انکے پہل نہایت چھوٹے اور
بد مزہ ہوتے ہین - اب جنگل کے صاف ہو جانے سے ہر قسم کی ترکاری اور گرم ملکون کے
پہل اور ہزارہا من دہان اور مکئی اور گوڑوار ہرد مونگ و ماش وغیرہ بقولات و اثمار
و نباتات پیدا ہونے لگے ہین گیہون چنا جو وغیرہ ربیع اور سرد فصل کے غلے یہان بالکل
پیدا نہین ہوتے اوکہ تو یہان ایک برس کا لگایا ہوا دس برس تک رہتا ہے اور جون جون
پرانا پڑتا ہے تون تون عمدہ اور شیرین ہوتا جاتا ہے - شروع آبادی مین یہان اسکروی
اور بخار اور زخم کی بیماری کثرت سے تھی مگر اب جنگل صاف ہو جانے سے باستثناء ایک دو
ٹاپو کے عموماً یہان کی آب و ہوا بہت عمدہ ہے خصوصاً عورتون کے واسطے زیادہ تر مفید ہے
یہان اب تک کسی متعدی بیماری کا نام نہین چیچک و ہیضہ اور وبائی بخار جنسے ہمارا ملک کا
ملک تباہ ہو جاتا ہے یہان انکا کبھی نام بھی سنا نہین گیا یہان کسیقدر پیچش کی بیماریان
اور سوداوی امراض و زخم اور موسم برسات مین تھوڑے دنون تک - اور خصوصاً نو آمد
جدید لوگون کو بخار ہوتا ہے یہ ملک خط استوا کے قریب ہونے سے ہمیشہ یہان رات دن
برابر ہوا کرتا ہے بہت ہی تھوڑا فرق پڑتا ہے قطب شمالی یہان ہمارے ملک کے موافق
[illegible]
اور [illegible] دونون نظر آتے ہین

سردی گرمی یہان دونون نہین ہمیشہ ہمارے ملک کے چیت بیساکھ کی کیفیت رہتی ہی
دسمبر جنوری مین رات کو ایک چادر اوڑھنے کی نوبت آتی ہی۔ آلہ تھرمامیٹر اٹھہتر درجے
نیچے کبھی نہین آتا اور ماہ اپریل و مئی مین جو یہان کی گرمی کا موسم ہی آلہ مذکور ۹۲ درجہ
سے اونچا کبھی نہین جاتا ہی باقی سب دوسرے مہینون مین نہ بہت گرمی ہی اور نہ بہت
سردی۔ لُو یعنی گرم ہوا یہان بالکل نہین چلتی۔ گرم کپڑے پہننے کا یہان بالکل دستور
نہین ہی۔ ہمیشہ لوگ تین سکھہ و تنزیب پہنے پھرتے ہین اور اس سبب سے یہان
کبھی موسم خزان ہی نہ بہار۔ بارہ مہینے درخت ہرے بھرے رہتے ہین۔ یہان بارش
کی بہت کثرت ہی ماہ مئی سے ماہ نومبر تک بارش ہوا کرتی ہی۔ ایک سو بیس انچھہ تک سالانہ
اوسط بارش کا ہی اسی کثرت بارش کے سبب سے یہان سب صاحب لوگون کے چوبی
بنگلون اور قیدیون کے بانس کی ٹٹیون والے چھپر کے جھونپڑون کی چھت ڈھلوین
ہوتی ہی چپٹی و ہموار چھت کا مکان یہان ایک ہفتہ بھی بارش کا مقابلہ نہین کرسکتا
لیکن اولہ یہان کبھی نہین پڑتا ہی اور نہ کبھی آندھی چلتی۔ جہان ابھی تک جنگل
صاف نہین ہوا نہایت گنجان اور دشوار گذار ہی۔ درخت اِتنے اونچے کہ گویا
آسمان سے باتین کر رہے ہین جب تک کاٹکر اونکو نہ گرا دو تب تک اُنکا پھل ملنا
محال ہی۔ یہان کے سانپون مین زہر بہت کم ہی۔ سانپ کے کاٹنے سے آج تک
صرف ایک مسمی رامدین شوہر مسماۃ ٹھورن ٹکٹ نمبری ۔۔۔ فوت ہوا ہی اور میرے خیال
مین وہ بھی غفلت تدبیر کے سبب سے مرگیا۔ لیکن کنکھجورہ اوسکا جواب یہان موجود
ہی۔ اس موذی کے کاٹنے سے یہان لوگون کو بہت تکلیف ہوتی ہی حتّیٰ کہ چند آدمی
زخم گزیدگی سے مرتے مرتے بھی بچگئے۔ بچھو کے کاٹنے کا ڈر و یہان ہمارے ملک کے
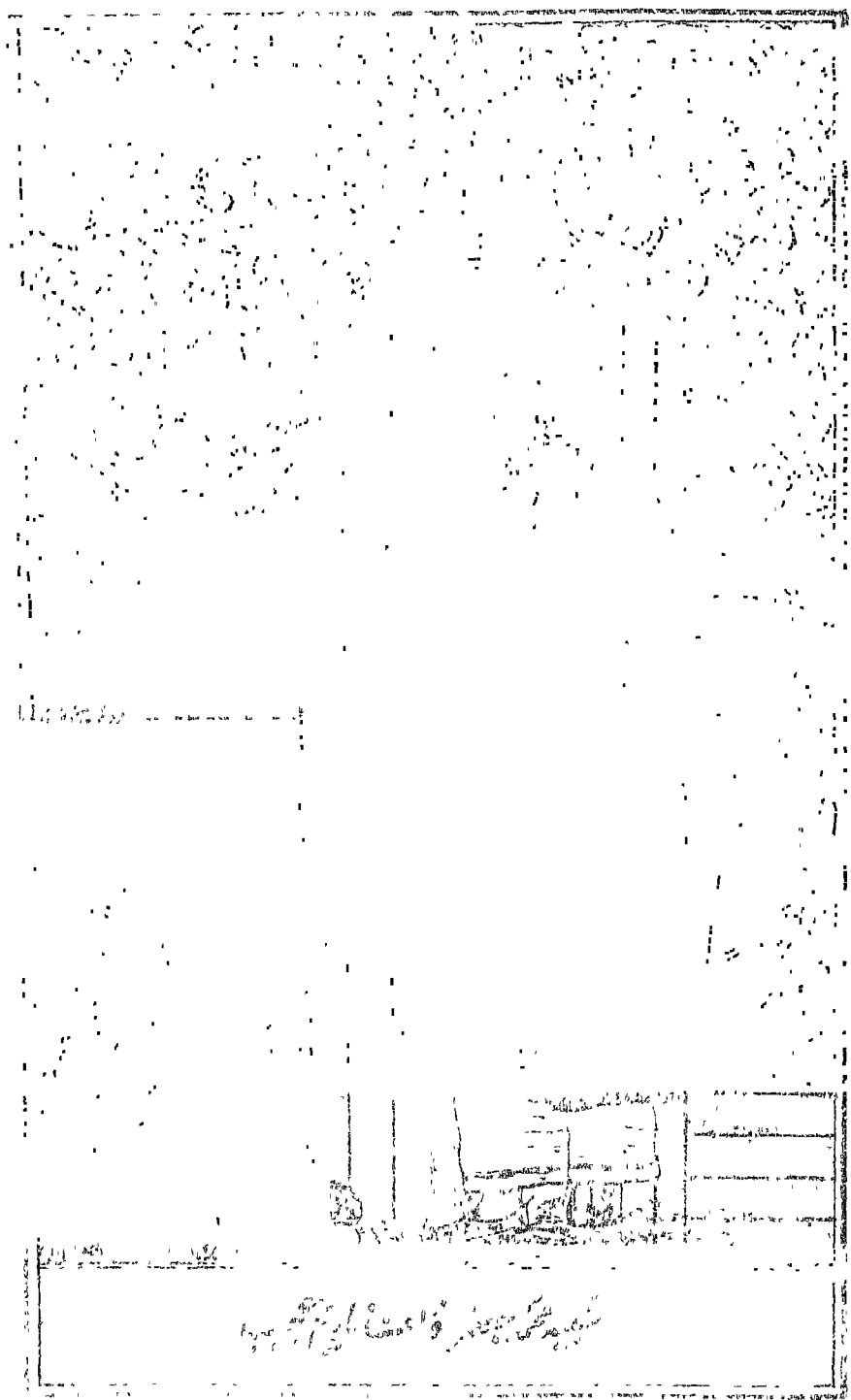
زہر چھوٹون سے زیادہ نہین ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شاید سانپ بچھوؤن کا زہر
کھنکھجورے مین آگیا۔ یہان سمندر کا پانی صاف اور شفاف ہونے سے بوٹ پر بیٹھ کر (یعنی کشتی ۱۲)
جانے کی حالت مین رنگ برنگ کے گھونگے اور سیپیان اور پتھرون کے پھول اور
رنگدار مچھلیان پھرتی نظر آتی ہین اور ایک عجیب کیفیت و لطف ہوتا ہی —

گھونگھون اور کوڑیون کی تصویر

سمندر کے اندر کے پتھر کے پچھ لوان کی تصویر
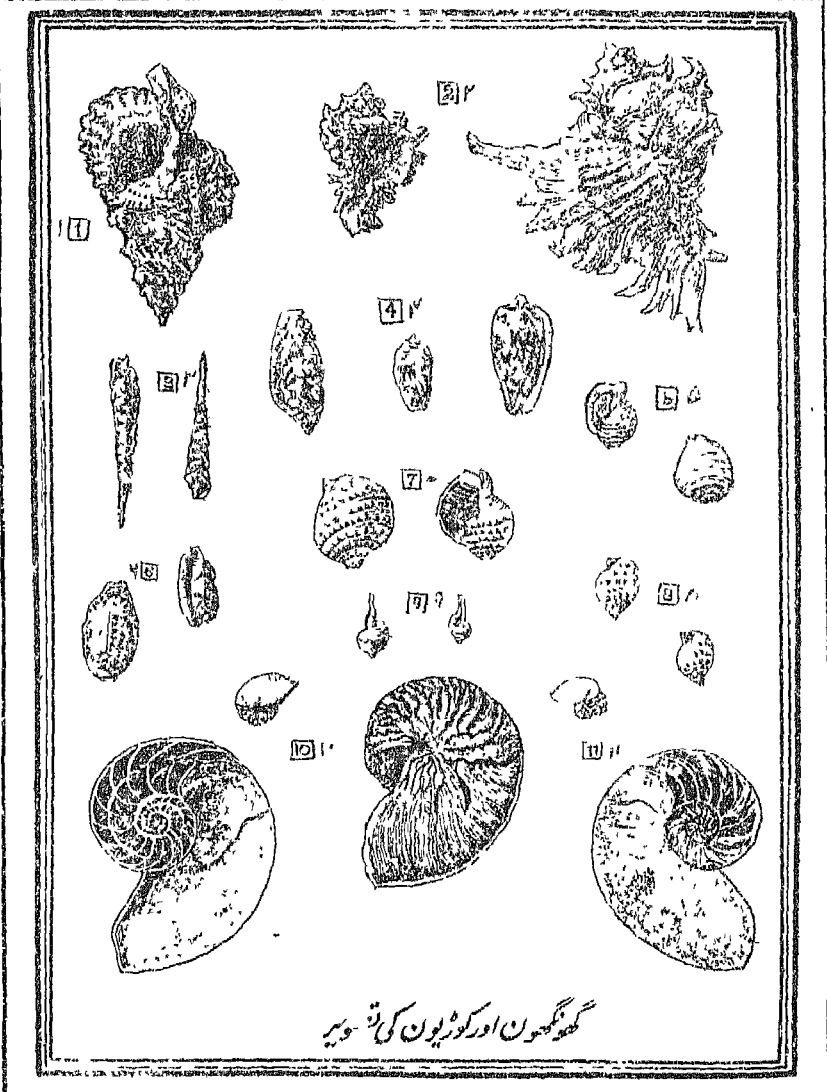
سمندر کے اندر پتھر کے پھولوں کی تصویر
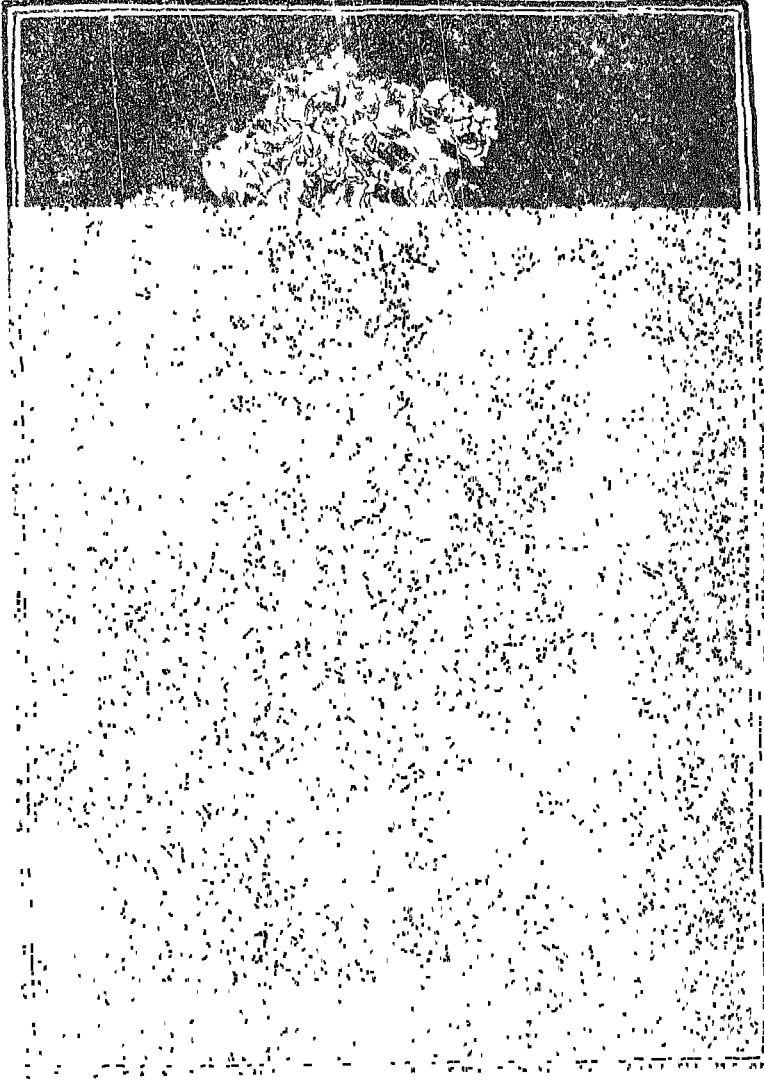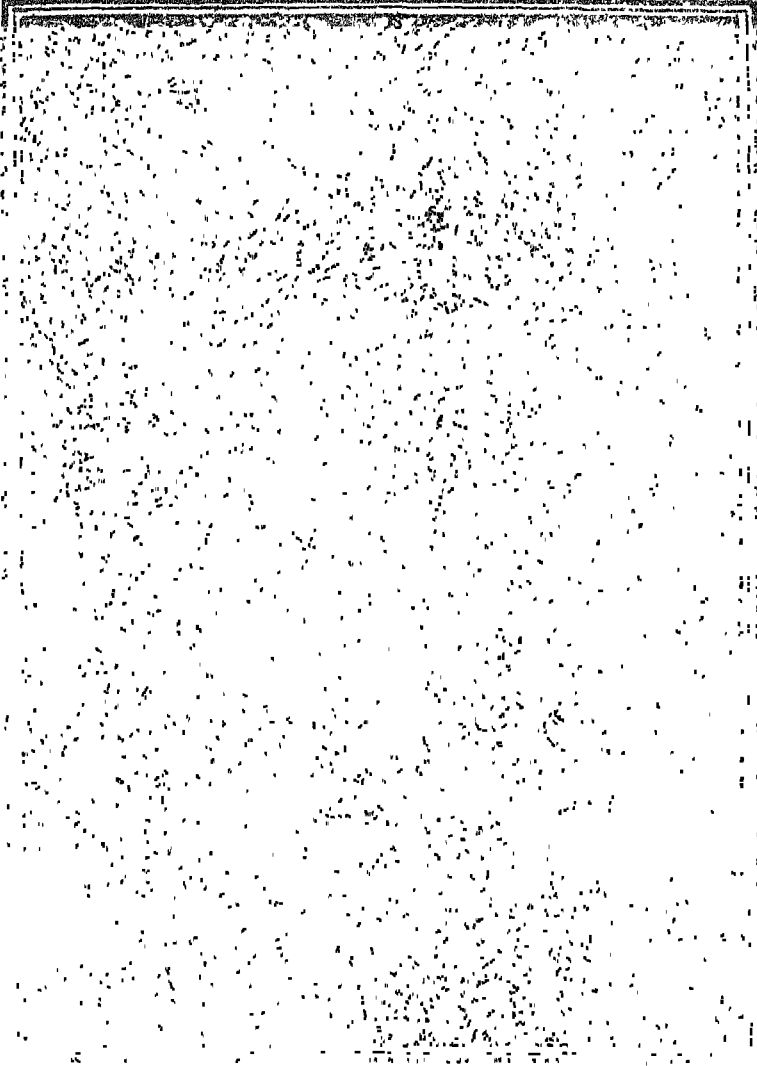
جب تم موشے ہرپیٹا وغیرہ کسی اونچی جگہہ پر بیٹھکر صبح و شام کا تماشا دیکھو تو ایک طرف سمندر کا
کالا پانی کہین عریض کہین طویل اور کہین چھوٹی چھوٹی کھاڑیان ہوکر شکل شطرنجی
کی لہرون کے اُن ہرے ہرے جزیرون مین نکل گیا ہی اور دیکھنے والے کو نہایت مسرور
و محظوظ کرتا ہی یہ ایسا جنگل جسکی کسیقدر مختصر تفصیل اوپر کی گئی ہی ایک وحشی قوم سے آباد ہی

ننگ دھڑنگ جنگلیون کی تصویر کہ گوڑ چہ دار تیر اس پہنکر اونکے ساتھ کھڑا ہوا ہی

ان جنگلیون کا صحیح حال ابتک تحقیق نہیں ہوا کہ کس وقت اور کس ملک سے آکر یہان آباد
ہوئے ہین اور ہمیشہ سے ایسے ہی وحشی اور بہایم سیرت ہین یا کبھی مثل ہم لوگون کے شایستہ
بھی تھے یا نہین - بعض لوگون کا گمان تھا کہ باشندگان جزایر ہذا آدمیون کو کھاتے ہین اور
اُنکے منہ بالون سے ڈھکے ہوئے ہین اور انکی شکلین بہت عجیب اور ڈراونی ہین اُنکے پاس
کوئی پیٹ نہین ہے اگر ہوتا تو وہ کسی جہاز کو سمندر مین نجانے دیتے اور بعض لوگ سمجھتے تھے
کہ ان جنگلیونکی صورت کتون کی صورت سے بہت مشابہ ہے - غرض اس قسم کی خبرین سننے سے
جہاز والے آدمی ان جزیرون کے نزدیک نہین پھٹکتے تھے اور ڈرتے ہوئے دُور دُور
چلے جاتے تھے الف لیلی کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ سندباد جہازی نے کیسی ڈراونی
اور عجیب صورتین اور آدم خوری اس جزیرے والون کی لکھی ہے - بہت مدت تک لوگ
انکو خارج از اولاد آدم اور مردم خور سمجھکر ان سے دُور دُور پھرتے رہے سب سے پہلے ماہ
ستمبر ۱۷۸۹ع جسکو اب تخمینًا ۹۰ برس ہوئے سرکار انگریزی نے یہان قیدیان سزاوار حبس بعبور
دریاے شور رکھنا تجویز کیا لفٹننٹ بلیر اور کپتان مورس دو جہازی سردارون نے سب سے
اوّل بمقام چاتم آکر لنگر ڈالا اور اس چھوٹے سے ٹاپو کو بقدر صاف کرکے کچھ مکانات
بنواے اور وہان رہنے لگے اور چاتم اوسکا نام رکھا جو ابھی تک مشہور ہے - مگر افسوس
کہ بیماری اور آب و ہوا کی خرابی نے آخر زمانہ مین اس سٹلمنٹ کے پاؤن نہ ٹکنے دیے
اور آدمیون سے زیادہ آدمی اُنمین سے مر گئے ناچار بسبب ناموافقی آب و ہوا و نیز کثرت
بیماری کے وہ سٹلمنٹ آبادی کی تاریخ سے سات برس یعنی ۱۷۹۶ع مین اُجڑ گیا اور
تا پنجاہ برس تک کسی نے اُسکا نام نہ لیا مگر اب بھی بمقام چاتم اُسی وقت کے عالمگیری سنگ
کے پختہ روبہ اور اینٹ و کڑیان و شہتیر ملتے ہین اور وہی لفٹننٹ بلیر کے نام سے جو بندر پورٹ بلیر

اب تک مشہور ہی اور اُسی صاحب نے سنہ ۱۷۸۹ع مین انڈمان کا ایک نقشہ بھی طیار کیا تھا
مگر اُس نقشہ مین جو موقع از روے حساب طول شرقی او رعرض شمالی کے اُس صاحب نے
قایم کیا تھا سنہ ۱۸۶۰ع مین لفٹننٹ ہیتھکوٹ کی پیمایش مین غلط ہو گیا اب صحیح موقع انڈمان
کا وہی ہی جو مین نے اوپر تحریر کیا ہی۔

جب سنہ ۱۸۵۷ع مین بملک ہند بغاوت ہوئی تو پھر سرکار کو ایک ایسی جگہہ کی ضرورت
پڑی کہ جسمین کئی ہزار قیدیان بغاوت رکھے جاوین کیونکہ ایسے مفسدون کو جیلہاے ہند مین
رکھنے کی حالت مین پھر مفسدہ کا گمان تھا۔ اور نیز سرکار کو یہ بھی منظور تھا کہ ہند کے قریب
کسی ایسی فراخ و وسیع جگہہ پر ایک ایسا سٹلمنٹ قائم کیا جاوی کہ بروقت کسی دیگر گون
ہونے صورت ہند کے وہ جگہہ کارآمد ہووی ان دو بڑی غرضون کی باعث سے آخر
سنہ ۱۸۵۷ع مین ایک کمیٹی مقرر ہو کر واسطے مقرر کرنے کسی جزیرے کے انڈمان کو آئی۔ اور
کمیٹی مذکور نے بعد ملاحظہ کرنے بہت سے جزیرون کے اوسی پُرانے مقام پورٹ بلیر کو کہ جو
قدرتی نہایت قلب جگہہ ہی پسند کرکے گورنمنٹ کو رپورٹ کی۔ اوسپر ذریعہ چٹھی نمبر ۹۸
مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۸۵۸ع کے کرنیل مین صاحب سپرنٹنڈنٹ مولمین کو حکم ملا کہ کچھہ
تھوڑے سے قیدی مولمین جیل سے لیکر جزائر مذکور پر سرکار انگریزی کا قبضہ کرکے باڈٹا
گھڑا کرادو اور واسطے اوترنے قیدیان آمد جدید ہند کے کسیقدر جگہہ صاف کرکے پانی کا
بندوبست کردو چنانچہ بموجب اُوس حکم کے صاحب موصوف نے انڈمان کو جاکر ۲۲ فروری
سنہ ۱۸۵۸ عیسوی کو اوسپر قبضہ کرکے ۲۱ ضرب توپ سرکار کی طرف سے سلامی کی سرکرادی
اور چاتم کو کسیقدر صاف کرا کے ایک کنوان کھدوا دیا۔ اِسکے بعد ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۵۸ع کو
ڈاکٹر واکر صاحب سپرنٹنڈنٹ اول پورٹ بلیر کے مع قیدیان بغاوت کے یہان پہونچے

اور اس سٹلمنٹ کی آبادی شروع ہوئی۔ لیکن جنگلی لوگون کو اونکے آبائی ملک پر سرکار کا
قبضہ ہونے سے نہایت ناگوار ہوا چنانچہ دو مرتبہ اسی سپرنٹنڈنٹ اول کے عہد مین
جنگلیون نے ایک بڑی بھاری فوج جنگلیون کی جمع کر کے ہڈو و ابرڈین پر حملہ کیا اور
مدتون تک اس فکر مین رہے کہ کسیطرح سرکار انگریزی کا قبضہ اونکے موروثی ملک پر
نہووے مگر ایسی زبردست سرکار کے مقابلہ مین وہ بیچارے وحشی بیوقوف بہائم سیرت کیا
کر سکتے تھے آخر کار انکو سرکار سے ملنا اور فرمانبردار ہونا پڑا اب سرکار سے تین سو روپیہ
ماہواری واسطے خرچ جنگلیون کے ملتے ہین اور بہت سے یتیم لڑکے جنگلیون کے سرکاری
اسکولون مین انگریزی سیکھتے اور گرجا مین حاضر ہوتے ہین چنانچہ نماز کا ترجمہ ہمارے
کرمفرما مسٹر ٹمپل صاحب بہادر خلف الرشید سر رچارڈ ٹمپل نے جنگلی زبان مین کر کے شائع
بھی کرا دیا ہی اب جنگلی لوگ گرجا مین جا کر اپنی زبان مین نماز پڑھتے ہین اور گھر گھر پان
اور لیمو اور گھونگھے کوڑیان وغیرہ بیچتے پھرتے ہین اور کپڑہ کھانا اور پیسے مانگتے ہین
گو اول مین اونھون نے وقتاً فوقتاً جب موقع پایا تو بہت آدمیون کو مار ڈالا لیکن
اب رام ہو گئے اور جنگل مین بھی جب یہ لوگ قیدیان وغیرہ سے پاتے ہین تو اپنے
مقدور بھر بہت تواضع سے پیش آتے ہین۔

یہ لوگ ۴ فٹ سے ۵ فٹ ۴ انچہ تک اونچے مثل حبشیون کے سیاہ فام گول سر
آنکھین ابھری ہوئی گدو گھر والے بال۔ مگر نہایت مضبوط ہوتے ہین۔ بعض لوگون کا
یہ گمان ہی کہ حبشی غلامون کے جہاز اگلے زمانے مین یہان ٹوٹ جانے کے سبب
ان جہازون [illegible] سے بچے ہوئے مرد و عورت کی یہ جنگلی اولاد ہین لیکن انکی زبان مین
[illegible] ملک کا ایک لفظ بھی شامل نہین [illegible]

کے سے موٹے نہین ہین - انکی نسل حبش یا ہند یا مدراس یا برہما یا لنکا وغیرہ قرب وجوار
کے ملکون سے ہرگز نہین ملتی - اور کچھہ انھین ملکون پر موقوف نہین دنیا مین بہت
جزیرون مین ایسے آدمی پائے گئے کہ کسی دوسرے ملک والون سے کسی طرح پر بھی
نہین ملتے یہ محض قدرت خدا ہی کہ اوسنے رنگ برنگ اور طرح طرح کی مخلوق جگہہ جگہہ
پیدا کی ہی اس مقام پر عقل کو دوڑانا اور سببون کا تلاش کرنا محض فضول ہی - اس
۱۵ - برس گذشتہ مین جسقدر ان جنگلیون سے انکا اور انکے دوسرے بھائی بندونکا
حال ہمکو دریافت ہوا ہی ان پر واسطے ملاحظہ ناظرین کے تحریر ہوتا ہی -

انڈمان خرد وکلان مین ان وحشیونکی قریب ۱۲ ذاتون کے ہین - ایک کی زبان دوسری
ذات کی زبان سے بہت کم ملتی ہی چنانچہ قوم جاروا جو انڈمان خرد مین آباد ہین اونکی
زبان قوم بوجگی جیڈ سے جو ہمارے دوست ہین ایسی مختلف ہی جیسے پشتو ہندوستانی سے - بوجگی کیا
اور اکاکول اور اکاجوئی اور بلاوا اور اکاکی دی اور ابروئی وا اور اکاچاری یا اکاچاروال قومونکی
زبانین ایک دوسرے کے ساتھہ ملانے سے معلوم ہوتا ہی کہ جیسے سنسکرت کے الفاظ ہندکی سب مختلف زبانون مین ملنے سے
معلوم ہوتا ہی کہ بنگالی و مدراسی و مرہٹی و پنجابی و کشمیری وغیرہ سب ایک ہی شخص کی
اولاد ہین اور انکی یہ سب مختلف زبانین ایک ہی منبع سے نکلی ہین ویسے ہی یہ انڈمان
کے جنگلی بھی ایک ہی شخص کی اولاد ہونگے گو اب الگ الگ ٹاپوون مین رہتے اور ایک
دوسرے سے میل وموافقت نہ رکھنے کے سبب سے اونکی زبانین بہت مختلف ہوگئین
چنانچہ ان جنگلیون کا بیان بھی ہمارے اس قیاس کی تصدیق کرتا ہی وہ کہتے ہین کہ
مسماۃ الیوڈی ان وحشیون کی اما حوا نے شمالی وشرقی سمندر سے حاملہ ہوکر دوانگا
نام ایک ٹاپو مین ایک ساتھہ آٹھہ بچے جنے اونمین چار لڑکے اور چار لڑکیان تھین

دیے تھے ایک ایک جوڑا ہوکر چار مختلف ٹاپوؤن کو چلے گئے کہ اب تمام اِنڈمان کلان و خُرد انھین چار جوڑون کی اولاد سے ہی گو اِس بیان مین مثل ہنود کے اِنھون نے کسیقدر غلطی بھی کی ہی مگر یہ قصہ قصۂ اولاد نوح عم سے ملتا ہی کہ جو بعد طوفان کے جوڑا جوڑا ہوکر سب ملکون مین پھیل گئے تھے اور تمام دنیا اونھین کی اولاد ہی۔

ایک بڑے تعجب کی بات ہی جس سے ہم یہ سمجھتے ہین کہ ہر فرد بشر مین اِس بات کا مادہ اور جوہر موجود ہی کہ بلا تعلیم کسی پیغمبر یا ہادی کے دنیا دیکھا اور اوسکے چھپر پہاڑ کو دیکھکر اپنے اور زمین و آسمان کے خالق کی بزرگی و برتری کا قائل ہوجاوے حکمار فلسفہ کا بلا تعلیم کسی ہادی کے خدا کا قائل ہونا تو ظاہر ہی ہی اسکے سوا سے صدہا وحشی اور جنگلی اقوام جو جابجا جزیرون مین دیکھے گئے سبکو خالق کل کا قائل پایا گیا گو انھون نے اپنی حماقت و جہالت کے سبب سے مثل ہندوؤن کے کچھ کچھ خلاف باتین بھی اصل کے ساتھ ملا دی ہین مگر ذرا تامل کرنے سے انمین جسقدر صحیح ہی صاف نکل آتا ہی۔ یہ ہمارے جنگلی بھی اس بات کے قائل ہین کہ پلوگا یعنی خدا اور دیعنی آسمان مین رہتا ہی وہی خالق ہر شی کا ہی اور سب سے بڑا ہی وہ کسی سے پیدا نہین ہوا وہ ہمیشہ سے ہی اور ہمیشہ رہیگا اوسکا گھر بہت عمدہ و نفیس ہی اوسکو کوئی نہین دیکھہ سکتا اوسی کے گھر سے پانی برستا ہی بجلی کا شعلہ اور کڑک بھی اوسی کے پاس سے آتا ہی۔ موت بھی اوسی کے حکم سے آتی ہی۔ بھلائی اور روزی بھی وہی دیتا ہی مسماۃ چانا پالک ایک جورو بھی اوسکی ہی اوسکی جورو کو بھی فنا نہین اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوئی مگر اوسکا درجہ پلوگا یعنی خدا سے کم ہی اسکا کام ہی کہ سمندر مین مچھلیان پیدا کرے وہی مچھلیون کو آسمان سے گراتی ہی۔

یہ لوگ شیطان کے بھی قائل ہین اور سمجھتے ہین کہ سب برے کام شیطان کراتا ہی مگر

کہتے ہین کہ شیطان دو ہین ایک زمین کا جسکا نام ارم چوگلا ہی جب کوئی زمین پر اگھانی موت سے مرجاتا ہی تو یہ سمجھتے ہین کہ ارم چوگلا نے اوسکو مار ڈالا۔ دوسرا سمندر کا شیطان جسکا نام جورو دونڈا ہی اور یہ سمجھتے ہین کہ جب کوئی آدمی ڈوب کر مرجاتا ہی تو جورو دونڈا نے اوسکو مار ڈالا ہی۔ یہ لوگ فرشتون کے بھی قائل ہین اور سمجھتے ہین کہ ٹاموڈا یعنی فرشتے ایپوڈی کے پہلے آٹھہ بچّون کی روح ہین۔ اور فرشتون ہین مرد و عورت ہونے کے بھی قائل ہین اور سمجھتے ہین کہ فرشتے جنگل مین رہتے ہین اور انسانون کی حفاظت کرتے ہین۔ چوگاڈا بھی ایک بھوت پریت کے موافق اونکے یہان ہی۔ لیکن کہتے ہین کہ چوگاڈا کو کچھ اختیار نہین ہی۔ یہ لوگ کبھی کسی چیز کی پوجا نہین کرتے مگر تو بھی شوگوا ایک لفظ بمعنی عبادت و پوجا اُنکے یہان موجود ہی۔

ایک تعجب کی دوسری بات اور ہی کہ سوا ہنود و مسلمان کرسٹان و یہودی وغیرہ قومون کے کہ جو بالاتفاق قائل طوفان اپنی پر ہوکے ہین اَور بھی جسقدر جنگلی اقوام دنیا مین دیکھے گئے سب طوفان نوح علیہ السلام کے قائل ہین نکوبار کے جنگلی بھی کہتے ہین کہ ایک دفعہ تمام روی زمین پر طوفان ہوا تھا۔ یہ ہمارے دوست جنگلی بھی اس بات کے قائل ہین کہ ایکبار ایسا طوفان آیا تھا کہ تمام دنیا ڈوب گئی تھی اور جنگلیون کے بزرگ ایک کشتی بناکر اوسپر سوار ہوگئے تھے اور بہت روزون تک اُس کشتی پر سوار رہے جب طوفان رفع ہوگیا اور پانی نیچے اوترا تو ایک پہاڑ پر منجملہ جزائر انڈمان کے وہ کشتی آکر ٹھہری اوسوقت انکے بزرگون کے پاس آگ نہ رہی تھی کیونکہ بانس وغیرہ سے آگ بنانا ابھی تک یہ لوگ نہین جانتے اسواسطے مثل پارسیون کے آگ کی بہت حفاظت کرتے ہین۔ جنگلیون کے بزرگ آگ نہ رہنے کے سبب سے اُس پہاڑ پر نہایت متفکر بیٹھے تھے کہ اِس عرصہ مین لوڑ و لوٹ ایک

ریہ پرندہ اپنے بزرگون کا یہ غم دیکھکر آسمان کو اڑ گیا اور ٹپلوگا یعنی خدا کے محل میں پہونچا
پلوگا اوسوقت کھانا پکاتا تھا اور آگ جل رہی تھی تو ٹرو ٹوٹ ایک چنگاری آگ اپنی چونچ
مین اٹھا کر روانہ ہوا مگر گھبراہٹ مین اوڑتے وقت وہ چنگاری اوسکی چونچ سے چھوٹکر
پلوگا پر گر پڑی اور ٹپلوگا کا بدن جلگیا اسواسطے پلوگا نے غصہ ہو کر ایک جلتی ہوئی لکڑی
اپنے چولھے سے نکال کر ٹوٹرو ٹوٹ کی طرف پھینکی کہ وہ اتفاق سے اوسی پہاڑ پر آکر
گری کہ جہان جنگلیون کے بزرگ بے آگ کے سر نیچے کیے ہوئے غمگین بیٹھے تھے انکو آگ
ملنے سے بہت خوش ہوئے اور اوسوقت سے تمام جنگلی اس مہربانی کے باعث ٹوٹرو ٹوٹ
کی بہت تعظیم و تکریم کرتے ہین یہ جنگلی لوگ دو سے زیادہ گنتی نہین جانتے جب کوئی چیز
دو سے زیادہ گننا ہو تو کچھ انگلیون وغیرہ سے اشارے کرتے ہین یہ لوگ مرد و عورت
ننگے مادرزاد پھرتے رہتے ہین ہان صرف عورتین ایک پتہ اپنے تاگڑے مین باندھکر
اندام نہانی کو ڈھانپ لیتی ہین مگر جب یہ لوگ ہماری بستیون مین آتے ہین تو سرکار سے
انکو کسیقدر کپڑا بھی ملتا ہے کہ جس سے اپنا بدن چھپا لیوین لیکن بعض وقت بلا توقف
اپنی اصل حیثیت سے بھی آجاتے ہین اور ہمارے سب مرد و عورت کو اپنے اعضا ونکا
درشن کرا جاتے ہین یہ لوگ مرد و عورت دونون اپنے تمام بدن کو بوتل وغیرہ کے ٹکڑے سے گودکر
پتھرون کا چھتا یا گھی کا کپڑہ بناتے ہین۔ مونچھ ڈاڑھی یا سر کا بال کچھ نہین رکھتے سب
بالون کو عورت و مرد دونون بوتلون کے ٹکڑون سے تراش ڈالتے ہین ہمہ منڈے بیٹوا
کی شکل پھرتے ہین۔ بعض وقت سور یا کچھوے کی چربی مین کچھ سرخ مٹی ملا کر اپنے
سر اور بدن کو اوس سے رنگتے ہین۔ انکا بیاہ شادی بہت سیدھے سادے طور پر ہوتا ہے
ہر وقت شادی کے دولہا دولھن دونون کے بدن کو لال رنگتے ہین۔ پھر دولہا دولھن

پتون کے فرش پر ایک دوسرے سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھتے ہین۔ اسوقت سب قوم
حاضر ہوتی ہے۔ ایک شخص اس جلسہ مین بطور قاضی کے سردار ہوتا ہے وہی آدمی دولھا
کو اوٹھا دولھن کے پاس لیجاتا ہے۔ اوسوقت ایک دوسری عورت گو عمر مین کم ہو دولھن
کے پاس بیٹھی رہتی ہے تب وہی آدمی جو خدمت قضا اس موقع پر ادا کرتا ہے بہت سے
تیر و کمان دولھا کے سامنے لاکر رکھدیتا ہے اور اُس رکھنے سے اُسکا مطلب یہ ہے کہ ان
تیر و کمانون سے شکار کرکے اپنی عورت کی پرورش کرنا ہوگا۔ تب وہی آدمی حاضرین
مجلس کی طرف پھر کر باواز بلند دولھا دولھن کا نام پکار کر اب اک (یعنی لیجاؤ) کا لفظ
کئی دفعہ کہتا ہے اس کہنے کے بعد عقد پورا ہوگیا اور پھر تا حیات دونون کے کبھی طلاق
یا جدائی نہین ہوتی۔ شادی کے بعد ان مین زنا نہین ہے گو شادی کے اول کثرت سے
سنا جاتا ہے۔ لڑکا پیدا ہونے کے وقت پردے کی حاجت نہین ہوتی مردون کے سامنے
عورتین لڑکا جنتی ہین بعد پیدا ہونے کے ایک عورت پتون سے مکھیان ہانکتی ہے دوسری
نال کاٹ کر بچہ کو گود مین لیکر بیٹھتی ہے پہلے دن غیر عورت دودھ پلاتی ہے دوسرے
دن بچے کی مان اور بعد وضع حمل کے اوسیوقت عورت چلنے پھرنے لگتی ہے ہر شئی جنگل
کی کھاتی ہے پرہیز یا چھوانی کا نام نہین جب بچہ تھوڑا سیانا ہوتا ہے تو تیر و کمٹھہ اوسکا
پہلا کھیل ہے۔ ان لوگون کا گھر بھی بہت چھوٹا اور واہیات صرف چار کھمبے گاڑ کے
گھر کے اوسکے اوپر تھوڑی پتی ڈالکر ایک چند روزہ آسرا بنا لیتے ہین انکے قیام گاہ پر
ایک دو گھر جو انکے سردارونکا ہوتا ہے دوسرے گھرون سے تھوڑا بلند ہوتا ہے۔ نکوبار
اور انڈمان خُرد کے جنگلیون کا گھر انسے بہت مضبوط اور عمدہ اور پائدار ہوتا ہے۔
ان بیند اسیرت جنگلیون کے گھرون کو اگر جا کر دیکھو تو سوا ے میان بی بی کے اور کچھ

جائداد وملکیت نہین رکھتے تیر وکمان انکی اصل جائداد بلکہ جان ہی - ہر قوم جنگلی کے
ساتھہ کچھہ مشترکہ ڈونگیان بھی ہوتی ہین جنپین سوار ہوکر شکار کرتے اور ایک ٹاپو سے
دوسرے ٹاپو کو جاتے ہین منجملہ انکی ملوکہ چیزون کے مُردون کی کھوپڑیان بھی ہین جنکو
یہ لوگ ساتھہ ساتھہ لیے پھرتے ہین - جب کوئی مہمان کسی دوسرے ٹاپو سے انکے ملنے کو
آتا ہی تو پہلے اگر انکے گھرون سے چار پانچ قدم کے فاصلے پر بیٹھتا ہی گھر والے اُسکو وہین
کھانا پہونچاتے ہین بعد کھانا کھانے کے وہ جس گھر مین چاہتا ہی جاتا ہی پھر سب اُس سے
ملکر روتے ہین - یہ جنگلی جنکی گھڑی سورج اور جنکا گھنٹہ سمندر کی بالو ہی سال مین تین
موسم شمار کرتے ہین ایک ایری بوڈا یعنی موسم خشکی جو فروری سے مئی تک ہی - دوسرے
گومل یعنی برسات جو جون سے ستمبر تک ہی تیسرے پاپر یعنی معتدل درمیانی موسم جو اکتوبر
سے جنوری تک ہی پہلے موسم یعنی ایام خشکی مین انکی خوراک شہد وکچھوے اور جنگلی پھل وغیرہ
ہین اور دوسرے موسم مین درختون کی بیج جو ایام خشکی مین جمع کین اور جنگلی سور ہی
تیسرے موسم مین انکا کھانا اکثر مچھلی اور دوسرے کیڑے مکوڑے سمندر کے ہین اور اسی سبب
سے تیسرے موسم کے اخیر مین انکو برچھیان اور جال وغیرہ مچھلی پکڑنے کا سامان تیار
کرنا پڑتا ہی - وہ بعض درختون کی جڑین اور چھپلیان بھی بہت مزے سے کھاتے ہین - غوطہ زنی
کے بچپن سے یہ لوگ ایسے عادی ہوتے ہین کہ شاید کوئی دوسری غوطہ زن قوم انسے
سبقت نہ لیجاوی ہمنے یہان بارہا دیکھا ہی کہ لوگون نے تماشا دیکھنے کیواسطے سمندر کے
پُرسَون پانی مین پیسہ روپیہ یا انگوٹھی چھلا پھینک دیا ہی یہ جنگلی لوگ مثل شکاری چڑیا
کے اُسکے ساتھہ ہی غوطہ مار کر اُس شی کو زمین تک جانے نہین دیتے - یہ لوگ مثل ماہی گیر
پرندون کے سمندر کے کنارے پتھرون پر تیر وکمان لیے ہوئے مچھلیون کی تاک جھانک مین

رہتے ہین اور جب کبھی کسی بڑی مچھلی کو اُنھون نے دیکھہ پایا تو پھر کیا مجال ہو کہ وہ اُنکی
تیر سے بچکر بھاگ جاوے - یہ جنگلی جنکا بچپن سے پہلا کھیل تیر و کمان ہو ایسا سیدہا سیدہی
تیر مارتے ہین کہ کیا طاقت جو کوئی اُنکے تیر کا وار خالی جاوے اس سبب سے جبتک
یہ لوگ مخالف سرکار تھے پچاسون آدمیون کو اونھون نے تیرون سے بیدھ دیا - اُنکی
ڈونگیان ۲۰ فٹ سے ۳۰ فٹ تک لمبی ایک سیدھے سادے کسی موٹے درخت کے تنہ سے
کھود کر بنا لیتے ہین - ٹوٹے ہوئے جہازون سے جو لوہا اُنکو کہین ملتا ہو اُسکو پتھرون سے
تیز کرکے بسولہ اور کلھاڑی بنا لیتے ہین - اور جب لوہا نہین ملتا تو کسی تیز سیپ سے
کلھاڑی و بسولہ کا کام لیتے ہین - یہ لوگ اپنی ڈونگیون مین مالس یعنی ڈانڈے یا پال
نہین لگاتے بوٹ کے پیچھے کی طرف ایک آدمی لمبی بلّی لیکر کھڑا ہوتا ہو اور اُسی سے
بوٹ کو چلاتا ہو -

اِن لوگون مین کوئی حکیم یا ڈاکٹر نہین اور نہ وہ کچھہ دوا جانتے ہین اُنکے یہان سب
بیماریون کا علاج لہو نکالنا ہو اور جب کوئی بیمار ہوتا ہو تو وہ خود یا اُسکا کوئی عزیز نہایت
بیدردی اور اناڑی پنے سے زخم مارکر خون نکال دیتا ہو اور اِسی سبب سے انکا تمام بدن
بھٹون کا چھتّا بنا رہتا ہو - یہ بھی سُنا گیا ہو کہ ایک سُرخ رنگ کی دوا بھی بعض بیماریون مین
استعمال کرتے ہین - جب کوئی انمین مرجاتا ہو تو ایک ٹوکری مین جسکو وہ لوگ کاپا کہتے ہین
مُردے کو رکھتے ہین اور اُسکے گھٹنون کو موڑکر اُسکی چھاتی تک لاکر باندھ دیتے ہین اور
سارے اعضا کو درخت کے چھلکون سے کستے ہین اور جسوقت سے مُردے کا دم نکلتا ہو
دفن کرنے تک اُسکو اکیلا نہین چھوڑتے باپ یا شوہر یا زوجہ اُسکے نزدیک بیٹھے رہتے ہین
اور پھر لاش کو اُٹھاکر اُسکے دم نکلنے کی جگہہ سے ایک میل کے فاصلے پر لیجاتے ہین اور

قبر کھود کر بہت جلدی سے اُسمین اُسکو گاڑ دیتے ہین اور کچھہ مٹی کا نشان بنا کر چلے جاتے ہین اور قبر کے نزدیک ہمیشہ آگ جلتی رہتی ہی- اور جس مقام مین جب کوئی آدمی مرگیا تو وہان کی آب و ہوا کو خراب یا شاید منحوس سمجھکر پھر او سمین نہین رہتے اور بعد ایک یا دو مہینے کے پھر اُس مُردے کی قبر کھود کر اُسکا ماتم کرکے اُسکی ہڈیون کو آپس مین تقسیم کر لیتے ہین اور پھر اُنکو حرز جان کرکے اپنے پاس رکھتے ہین- اور کبھی کبھی لاش کو بجاے گاڑنے کے ایک مچان پر رکھدیتے ہین یا کسی درخت کی شاخ پر لٹکا دیتے ہین یا دو درختون کے بیچ مین باندھکر لٹکا دیتے ہین-

اُنکا عقیدہ ہی کہ مرنے سے آدمی نیست و نابود ہو جاتا ہی- وہ لوگ ناچنے گاتے بجاتے بھی ہین- جب کوئی دوسری قوم اُنکی ملاقات کو آتی ہی یا کوئی اُنکا تیوہار ہوتا ہی تو اُسدن بڑا گانا بجانا اور ناچنا ہوتا ہی- اِن لوگون کا کوئی ملّت و مذہب نہین اور نہ کوئی اُنکا مذہبی سردار ہی مگر تب بھی اخلاق و آدمیت کی اُنمین بو باس ہی- جیسے ہمنے اوپر بیان کیا ہی اُنکی صحیح تواریخ کچھہ نہین ملتی مگر اٹکل کا گھوڑا دوڑانے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ جزائر کبھی شایستہ قوم سے بھی آباد تھے کیونکہ اِسوقت بہت جگھون مین زمین کے نیچے کھودنے سے برتنون کے ٹکڑے اور ٹھیکرے اور تیرون کے بھالے وغیرہ دبے ہوئے ملتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دوسرے ملکون کے آدمیون کی آمد و شد بند ہو جانے سے یہ لوگ رفتہ رفتہ وحشی ہوگئے اگرچہ بہت مورخون کا بیان ہی کہ باشندگان جزائر بذا آدم خور ہین مگر اس بیس بائیس برس گذشتہ مین جسقدر تحقیقات و تجربہ ہوا اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ قیاس سراسر غلط تھا اِسقدر صحیح ہی کہ یہ لوگ وحشی ہین اور برہما اور ملایا کے جہاز اکثر یہان آکر اِن لوگون کو پکڑ لیجاتے اور غلام کرکے دوسرے ملکونمین بیچڈالتے تھے

[illegible] جب کبھی یہ لوگ کسی جہاز وغیرہ کو یہان دیکھہ پاتے تو بلا تامل تیرون
کی بوچھار اُسکی نذر کرتے اس سبب سے بہت لوگون کی یہ رائے ہو گئی کہ باشندگان
انڈمان آدمیون کو کہاتے ہین - گو یہ لوگ کسی جن بھوت کے قائل نہین مگر مُردون کی
ہڈیون کو بطور تعویذ کے اپنے گلے مین ڈالے پھرتے ہین اور اُنکی کھوپریون کو تبرکاً اپنے پاس
رکھتے ہین تاکہ کوئی آسیب اُنپر اثر نکرے -

پہلے یہ لوگ سوا سے پھل پھلاری اور مچھلی و سؤر وغیرہ کے کسی دوسرے کھانے کی چیز
کو خواب مین بھی نہ دیکھنے پاتے ہونگے بلکہ گوشت مچھلی مین نمک لگا کر کھانا بھی نہین
جانتے تھے مگر اب سرکار کی مہربانی سے چاول روٹی اور ہر قسم کا سالن اور بسکٹ اور
مٹھائی وغیرہ مزے سے کھاتے ہین کاتیا شراب تمباکو پینے کے بھی بہت عادی ہو گئے اب
پیٹہ پانچ پیسہ ہر وقت اُنکے منہ مین لگا رہتا ہے -

پہلے تو یہ لوگ ننگے مادرزاد پھرا کرتے تھے مگر اب کپڑا بھی پہننے لگے اور تسبیح اور ریشم اور
انگوٹھیون کو بہت شوق سے پہنتے ہین جنگلی یتیم بچون کے واسطے سرکار نے ایک اسکول
بھی بنایا ہے بہت سے بچے اُسمین پڑھتے ہین - گو اُنکی اصلی زبان تو تمام دنیا سے نرالی ہے
مگر اب وہ ہندوستانی خوب بولتے ہین - مین نے ۱۸۷۳ عیسوی مین دیکھا تھا کہ یہ لوگ
روپئے پیسے اشرفی کی کچھ قدر نکرتے تھے اُنکے نزدیک اشرفی اور پیسا دونون برابر تھے
اور ایک چرٹ جسکو وہ پیتے تھے اشرفی سے بہتر جانتے تھے لیکن اب ہم مہذبون کی
صحبت نے اُنکو بھی حریص کر دیا اب تو جس راہ چلتے کو دیکھتے ہین پیسا مانگتے ہین ——

بڈھے اور جوان جنگلیون کو شایستہ بنانا اور علم سکھانا اور اُنکا جنگلی پن چھوڑانا ایک
امر محال ہے - لیکن بچون کو سکھانے سے کچھ نفع مترتب ہوتا ہے اور انہین آدمیت آتی جاتی ہے

ابھی جنگلی لوگ ماتحت ایک بیٹی افسر علاقہ انڈمن ہوم کے کچھوے اور کچھوین کی کھوپڑیان اور شہد اور موم اور گھونگھے اور کوڑیان و کستورہ و عقیق البحر و پان وغیرہ گھر گھر فروخت کرتے پھرتے ہین۔

ان جنگلیون کی عمر بہت کم ہوتی ہے تیس ۳۰ برس سے اوپر بہت کم جیتے ہین اور انکی لڑکیان بہت جلد دس گیارہ برس کی عمر مین بالغ ہو کر تیس ۳۰ برس کی عمر تک بڈھی پھوس ہو جاتی ہین۔

ہم لوگون کا کھانا کھانے اور ہماری صحبت مین رہنے کے سبب سے ہمارے سب مرض بھی انکو لگ گئے۔ ایک بد ذات جمعدار کی بدولت مرض آتشک بھی بہت مرد و عورت کو ہو گیا۔ ایک سال خسرہ کی متعدی بیماری بھی بیچارون مین ایسی پھیلی تھی کہ بیسیون آدمی انکے فوت ہو گئے جب سے ہندوستانیون وغیرہ کا قدم آیا ہم دیکھتے ہین کہ روز بروز جنگلیون کا تنزل ہے شاید تھوڑے عرصے کے بعد یہ قوم بوجہ جیسا کہ اختلاط ملط ہالوگون سے بہت ہی تمام ہو جاویگی۔ اب یہ جزائر ماتحت چیف کمشنر و سپرنٹنڈنٹ انڈمان کے دو ضلعون مین تقسیم ہین ایک ضلع سادرن دوسرا ناردرن اور ہر دو ضلع ڈویژنا یعنی قسمتون پر تقسیم کیا گیا ہے اور قسمتین اسٹیشنون پر اور اسٹیشن گانون پر۔ چنانچہ مفصل حال اس بندوبست کا مع تعداد قیدیان ہر اسٹیشن و گانون و تعداد خانہ شماری مع نام جمعداران و محرران اسٹیشن و چودھریان و تعداد چوکیداران گانون و اطفال قیدیان و رقبہ اراضی مزروعہ ہر دو نقشہ مندرجہ ذیل سے مفصل واضح ہوگا یہان اسکا تکرار کرنا ضرور نہین ہے۔

نام ضلع	نام اسٹیشن یعنی گاؤں	کلاس قیدیان وتفصیل مرد وعورت							نام جمعدار اسٹیشن	نام سرداران اسٹیشن	کیفیت
		پٹی افسر	مشقتی	ملازم سرکار	پیشہ ور	میزان	مرد	عورت			
سدرن	روس	۱۰۰	۱۰۰۶	۵۲	۱۴۲	۱۳۰۱	۸۲۸	۴۷۳	عوض خان	ہری پرشاد	
"	ابرڈین	۶۴	۹۸۲	۲۱	۲۹۵	۱۳۳۲	۱۲۵۵	۷۷	سربلند خان	دیدار سنگھ	بشمول فنس بے
"	سوبت پنٹ	۳۰	۲۸۲	۱۱	۳۵۵	۶۶۸	۵۵۴	۱۲۲	لمن غازی	شیو سہاے	بشمول نیا گانو و کارین کوب دیگر گانون
"	ہڈو	۷۵	۴۱۹	۳۸	۶۴	۵۹۹	۵۶۲	۳۴	کانھا	فضل علیخان	
"	نیوی بے	۵۴	۶۴۵	۶	۱۹۵	۹۰۰	۸۴۶	۵۳	گھاسی	ہیت رام	بشمول دھنی کھاڑی بلیشان و جنگلی گھاٹ
"	نیوکلرنگ	۵۲	۶۰۹	۱۰	۵۰۵	۱۲۶۷	۱۱۶۷	۱۰۰	نورالدین	تبارک علی	بشمول پہاڑ گانون، مپاتھر ویپرو گارا چراماں
ناردن	چاتھم	۳۵	۳۲۲	۱۶	۱۲	۳۸۵	۳۸۲	۳	دھونکل سنگھ	سورج پرشاد	
"	ہوبون منٹ ہیرٹ	۴۹	۵۰۲	۵	۸۳	۶۳۹	۶۲۰	۱۹	ترنگھم	جگ جیون رام	
"	پرسو پیس پیٹ	۱۲	۱۶۱	۰	۴۲	۲۱۵	۲۰۳	۱۲	محی الدین	عبدالحق	بشمول نارتھ بے
"	ہمبو فلاٹ	۶۰	۱۰۱۷	۴	۳۳۹	۱۲۳۰	۱۲۶۰	۵۰	بھکتا	گوبند پرشاد	بشمول برنیلگنج و سٹوارٹ گنج

Table title: گوشوارہ اسٹیشن وکلاس وار کل قیدیان موجودہ پورٹ بلیر ونکوبار مرتبہ یکم ماہ اپریل ۱۸۹۵ عیسوی

٫٫	ویپر	۹۵	۹۶۱	۱۳	۲۱	۱۰۹۰	۱۰۸۶	۴	دیپ سنگھ	الٰہی بخش خان	بشمول ہاتھی ٹاپو دیٹھا کہاڑی
٫٫	ڈنڈاس پیٹ	۱۲	۱۸۸	۱	۳۴	۲۳۵	۲۲۶	۹	دادو	مولوی لیاقت علی	
٫٫	پورٹ مونٹ	۱۶	۲۱۴	۲	۲۴۰	۴۴۲	۵۰۰	۴۲	سکندر خان	تجمل حسین	بشمول ٹیلا نگا ٹے دو چھوٹا ٹاپو
۰	نکوبار	۱۷	۱۶۳	۷	۸	۱۶۵	۱۹۵	۰	بلدیو سنگھ	خورشید علی	
میزان قیدیان		۴۷۱	۲۳۶۲	۱۷۷	۱۹۸۵	۱۰۵۹۳	۹۴۰۷	۹۱۱	۰	۰	
باقی ماندہ موجودہ سٹلمنٹ		۰	۰	۰	۰	۳۷۱	۰	۰	۰	۰	
اطفال قیدیان		۰	۰	۰	۰	۹۸۳	۰	۰	۰	۰	
فوجیان معہ متعلقین خود		۰	۰	۰	۰	۸۹۳	۰	۰	۰	۰	
پولیس ایضاً		۰	۰	۰	۰	۸۱۵	۰	۰	۰	۰	
افسران معہ ماتحت افسران خود		۰	۰	۰	۰	۹۵	۰	۰	۰	۰	
دوسرے آزاد لوگ یعنی فری مین		۰	۰	۰	۰	۱۲۷	۰	۰	۰	۰	
سوائے ... کے		۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	
میزان کل قیدی و فری باشندگان سٹلمنٹ		۰	۰	۰	۰	۱۳۴۷۹	۰	۰	۰	۰	

نارون	چاتم	۰	۰	۹	۳	۰	۰	۰	۰	۴	
رر	ہوپٹون	رام پرشاد	۱	۶۲	۱۹	۱۶	عسگہ	محسگہ	۰	۶۵	اسمین موونٹ ہریٹ بھی شامل ہے —
رر	پرسو پرنس پیٹ	شیو راجو	۱	۳۵	۹	۱۳	عسگہ	عسگہ	۰	۲۴	اسمین نارتھ بے بھی شامل ہے
رر	ومبرلی گنج	مروپ	۱	۸۹	۱۰	۵	۰	ماولسگہ	سے بیگہ	۸۸	اسمین کوکلابن بھی شامل ہے
رر	اسٹوارٹ گنج	اعظم خان	۱	۶۲	۲۵	۱۱	لحسگہ	مارمعسگہ	ایک بیگہ	۶۰	
رر	بمبو فلاٹ	رر	۱	۵۴	۲۵	۱۷	مدمسگہ	مارمعسگہ	مدمسگہ	۵۲	اسمین شور بے بھی شامل ہے
رر	ڈبیر	شیر علیخان	۰	۸	۵	۶	۰	۰	۰	۷	اسمین بابجاگ بھی شامل ہے
رر	ڈنڈاس پیٹ	نجو خان	۱	۳۴	۱۲	۹	عسگہ	۰	۰	۳۷	اسمین ابریل کریگ شامل ہے
رر	ہاتھی ٹاپو	شیر علیخان	۰	۱۰	۵	۱۰	سے بیگہ	عسگہ	۰	۱۰	
رر	تیپا کھاڑی	رر	۱	۶۲	۷	۱۵	۰	مامسگہ	۰	۶۹	اسمین چھولداری و بمبو کھاڑی و باولکھا بھی شامل ہے
رر	پورٹ مونٹ	عبداللہ خان	۲	۱۱۷	۱۴۰	۴۱	مارمحسگہ	سامسگہ	ماسگہ	۱۰۰	
۰	نکوبار	۰	۰	۱۰	۰	۰	۰	۰	۰	۵	
میزان	۰	۰	۲۰	۱۰۵۸	۶۴۹	۹۸۳	اٹ سالو محسگہ	للعہ صالولسگہ	احالہ للعسگہ	۱۶۹۶	

واضح ہو کہ اس نقشہ مین صاحب لوگون کے بنگلے اور سرکاری بارکین اور گدام و تھانہ پولیس وغیرہ عمارات شامل نہین ہین اور یہی تعداد مردم شماری موضع وار مین صد ہا لوگ اور دوسرے فری باشندے شامل نہین ہین

فہرست عملۂ کچہری صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ و افسر انچارج سدرن ڈسٹرکٹ واقع یکم اپریل ۱۸۵۷ء

عملۂ انگریزی

مسٹر آڈم ہیڈ کلارک فرییَن
ہرنام ریٹر ٹکٹ لیو
مُرلا ،، ،،
مسٹر لے سٹرے ریٹر (قیدی)
بالاجی راؤ ،، (،،)
گنپت راؤ دفتری (،،)

عملۂ فارسی

محمّد جعفر میر منشی ٹکٹ لیو
منشی رامچند امین پیمایش فرییَن
پنڈت رام سرن نایب پولیس ناظر و کورٹ کانشٹبل فرییَن
داروغہ محمد علی منشی سکشنوار (قیدی)
لالہ کامتا پرشاد منشی مارننگ رپورٹ وغیرہ (،،)
قاضی تراب علی منشی گدام سدرن ڈسٹرکٹ (،،)
ضابطہ خان محرر کارخانہ سدرن ،، (،،)
اوگرچند اسٹور کیپر ،، (،،)
میر سخاوت علی مددگار امین پیمایش ،، (،،)
سید فضل احمد ،، (،،)
گردھاری۔ حافظ عبد الحکیم۔ بالیا۔ کنور۔ شیوپال سنگھ وگوشائین تلسی گر ۶ نفر قیدی اردلی آفس صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔

نرخنامہ منسلکہ سے نرخ ہر شئے کا معلوم ہوگا اِس نقشہ میں صرف مشہور مشہور چیزونکا نرخ لکھدیا ہے ہمارے ملک کے آدمیون کو گاے بکری مرغی انڈہ دودھ کا نرخ دیکھکر اب بھی تعجب ہوگا مگر یہان کسی زمانہ مین گاے فی راس دو سَو روپیہ و بکری پچاس روپیہ اور دودھ آٹھ آنہ سیر

اور انڈہ فی عدد دو آنہ فروخت ہوتے تھے مگر اب روز بروز ہر شی ارزان ہوتی جاتی ہے۔ یہان خچر و گدہا اور اونٹ وگھوڑی یعنی مادہ اسپ بالکل نہین ہین۔ پیگوکے یابو یہان کثرت سے ہین لیکن بہت مہنگے۔ سمندر اور جنگل کی مفصل کیفیت اور دوسری باتین جو اور ملکون مین بھی یہان کے موافق ہین تحریر نہین کین۔ مین نے صرف وہ باتین جو پورٹ بلیر سے مخصوص ہین اس کتاب مین درج کی ہین تاکہ سُنی ہوئی باتونکو دیکھکر ناظرین کے اوقات ضائع نہووین۔

Price List of Port Blair

نرخنامہ

پورٹ بلیر انڈمان بابت ۱۸۶۹ء

غلہ ہر قسم جو کلکتہ سے آتا ہے	فی روپیہ	۱۳ ۱۰	دہان پیدا وار سٹلمنٹ ہذا	فی روپیہ	۴۴
گیہون ؍؍	؍؍	۱۰ ۸	مکئی ؍؍	؍؍	۱۸
گیہون پیدا وار سٹلمنٹ ہذا	؍؍	۱	روئی	؍؍	۱
تیل	؍؍	۳	گوشت بھیڑ بکری	؍؍	[illegible]
چینی قسم درمیانی	؍؍	۳	بنفشہ وغیرہ ادویات	؍؍	—
چینی قسم اول	؍؍	۱۰	گائے عمدہ فی راس		۱۳
نمک پیدا وار پانی سمندر	؍؍	۴۳	بھینس فی راس		ماعہ
گوڑ	؍؍	۸	بکری عمدہ ؍؍		عہ
کالی مرچ	؍؍	۲	مرغی و بط	فی روپیہ	ایک
زیرہ سفید	؍؍	۲	ہانس		ایک

جنس	شرح	قیمت	جنس	شرح	قیمت
انڈہ	۶ پائی	ایک	ارکین وزن ۳ ۰/	فی تھان	[illegible]
مونگ و ماش پیداوار سٹلمنٹ ہذا	فی روپیہ	۱۶ ۰/	دھوتی پھولدار کنارہ ولایتی ۵ گزی	فی جوڑا	[illegible]
تماکو خشک کشیدنی	"	۳ ۰/	بنڈل چاے چینیا	فی بنڈل	۲/
تماکو خشک خوردنی	"	۲ ۰ ۰/	دھنیا	فی روپیہ	۵ ۰/
پیاز	"	۴ ۰/	کیلہ پختہ پیداوار سٹلمنٹ	فی آثار	۱/
آلو	"	۵ ۰/	ترکاری ہر قسم درجۂ اوسط	"	۱/
ظروف برنجی	"	۱ ۰/	ناریل	فی عدد	۱ پا ۱ ۰/
ظروف مسی	فی آثار	[illegible]	اشرفی مرشدآباد	فی	عہ
کڑاہی آہنی	فی روپیہ	۲ ۰ ۰/	چھینٹ پختہ رنگ سرخ زمین فی روپیہ		۳ ۰ ۰ گز
تابہ آہنی	"	۳ ۰/	ٹول عرض کلان	فی درعہ	۷/
لونگ	"	۰ ۰/	" خرد	"	۲ ۰/
الایچی خرد	فی آثار	عہ	دودھ دہی	فی آثار	۲/
بادام و کشمش	فی روپیہ	۱ ۰/	سپیاری	فی روپیہ	۳ ۰/
دارچینی	"	۱ ۰/	کتھہ	"	۲ ۰ ۰/
کافور	"	۰ ۰/	پان پیداوار سٹلمنٹ	۵۰ عدد	۳ پائی
لوبان	فی آثار	[illegible]	سونٹھہ	فی روپیہ	۲ ۰/
شوت خام ولایتی	"	[illegible]	سونف	"	۲ ۰ ۰/
ارکین وزن ۵ ۰/	فی تھان	[illegible]	اجواین	"	۲ ۰ ۰/
" ۴ ۰/	"	"	ساگودانہ	"	۲ ۰/

لٹو فی اس تا رسے ۶ ٹک

سب انگریزی سامان مثل اچار و مربہ وغیرہ سوا سکراپ وغیرہ کے المضاعف قیمت پہ خرید کا کلکتے سے فروخت ہوتا ہے ہندوستانی ہر قسم کا کپڑا مثل نین سکھ و تنزیب وغیرہ سوائے دام پہ خرید کلکتہ سے بکتا ہے

ریشمی کپڑے و چوٹیا و لونگی و سوسی و چھینٹ وغیرہ ساخت پنجاب سوائے خرچ کے دوگنے دام پہ بکتا ہے

بندر کی تصویر

اب بعد ختم کرنے اس فصل کے ایک اور عجیب قصہ جو اس مقام سے متعلق ہے واسطے تفریح طبع ناظرین کے درج کیا جاتا ہے

اخبار لندن مورخہ ۱۸ ماہ ستمبر ۱۸۲۵ع میں ایک عجیب قصہ زنان کے بندر کا اس طرح

درج ہی کہ سنہ ۱۸۶۶ع مین پورٹ بلیر کے کسی جزیرے سے جہاز قرمجی لنٹ کو یہ بندر ملا یہ بندر
مادہ ہی اور یجی اسکا نام ہی چار برس تک برابر جہاز مذکور پر رہا اور خلاصیون کے ساتھ خلاصیگی
سب کام کرتا تھا اور جو کچھ سلنے حکم کے جو سیٹی بجا کر دیا جاتا ہی یہ بندر سب خلاصیون کے اول
مستول کی چوٹی پر پہونچتا تھا اور جب حکم ملتا سب سے پہلے نیچے آتا جبش کی جنگ مین
بھی حاضر تھا اور بعد جنگ مذکور کے نیک چلنی اور عمدہ کارگزاری کا ایک سارٹیفکٹ اور زنجیر
نقرئی اور تمغہ جنگ مذکور پاکر اُس جہاز سے رخصت ہوکر عجائب خانہ لندن مین رکھا گیا تھا
یہ بندر دو فٹ چہار انچہ کا شکل انسانون کے دو پانون پر سیدھا کھڑا ہوکر چلتا ہی اور کچھ بوجھ
بھی لیجاتا ہی جب اُسکو حکم دو کہ اس بوجھ کو نیچے ڈالدو تو اُسی وقت پھینکدیتا ہی انگریزی
زبان سمجھتا ہی لوگون کا مشہور ہی کہ بندر بول نہی سکتا ہی مگر مارے ڈر کے کہ بولنے سے لوگ
اس سے خدمت کراوینگے نہین بولتا ہی سو یہ بات اس بندر مین نہین ہی یہ بندر بے کہے
آدمیون کے برابر کام کرتا ہی یہ بندر بہت عاقل اور صحبت مین بیٹھنے اور باتین سُننے کا
بہت مشتاق ہی مگر افسوس کہ خود بول نہین سکتا مُرغی کے بچون سے بہت کھیلتا ہی اور
وہ چوزے بھی اس سے نہین ڈرتے اور اسکی صحبت کو پسند کرتے ہین اُسکے سر پر بڑے بڑے
بال ہین انہین تیل ڈالکر اور کنگھی کرکے مثل آدمیون کے کانون کے نیچے ڈالکر مانگ نکالتا ہی
گو منہ اُسکا بہت ڈراونا ہی مگر قد نہایت شایستہ اور بہتر اور سر کے بال بہت ستھرے ہین۔
جب سوڈا واٹر کی بوتل اُسکے ہاتھ مین دو تو اپنے ہاتھون سے تار کھولکر اور کاک کو نکالکر
عجب ادا سے پیتا ہی یہ بندر تمباکو بھی پیتا ہی اسواسطے چرٹ ہر وقت اُسکے منہ مین لگا رہتا ہی شراب
پینے کا نہایت مشتاق ہی جب اُسکو شراب دو تو گلاس اپنے ہاتھ مین لیکر بہت شوق سے پیتا ہی
یہ ایک نئی قسم بندر کی پائی گئی یہ بندر آدمی اور بندر کے بیچ مین ایک قسم حیوان غیر ناطق مگر عاقل کی ہی

CHAPTER II

The administration of Justice! the management of the Settlement the officers & their duties, as flourished during the time of different Superintendents

فصل دوم

حالات عجیبہ عہد ہر سپرنٹنڈنٹ مع تذکرہ انتظام حکومت و دادرسانی وغیرہ

Dr. WALKER

Present Superintendent

عہد ڈاکٹر واکر صاحب

جب یہ سٹلمنٹ اول مین کھولا گیا تو صرف ڈاکٹر واکر صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ سابق جیل آگرہ
کے یہان کے سپرنٹنڈنٹ و کمشنر مقرر ہوکر ۱۰ مارچ ۱۸۵۸ع کو رونق افروز ہوئے اُسوقت
صاحب ممدوح کے ساتھ صرف [illegible] صاحب اور چالیس گورے نیول گارد کے اور ایک
نیٹو اوورسیر اور دو نیٹو ڈاکٹر تھے صاحب ممدوح کو اندر حدود جزائر انڈمان کے پورے اختیارات
فوجداری بشمول سزاے موت حاصل تھے یہان پہنچنے کے ساتھ ہی زیر نگرانی لالہ متھرا داس
نیٹو اوورسیر کے فارسی دفتر کی بنیاد ڈالی گئی جو اب تک سیقدر اس سٹلمنٹ مین باقی ہے اور
قیدیون مین سے حسب لیاقت منشی و محرر و جمعدار و محافظ و خزانچی و اسٹور کیپر و منشی
کمسریٹ وغیرہ بنائے گئے اور باقی سب قیدیون کی بیڑیان کٹوا کر زیر نگرانی قیدی

افسرون کے مطلق الفنان چھوڑ دیا قیدی لوگ یہان کے حالات اور جنگل اور عرض
وطول سمندر و تکلیف راہ اور جنگلیون کی خونخواری سے واقف نہ تھے جب آنگو ڈاکٹر
واکر صاحب نے مطلق الفنان چھوڑ دیا تو ۱۰ مارچ سے ۲۳ اپریل تک سوا مہینے کے
عرصے مین باوجود تھوڑے سے آدمیون کے ۲۱۳ نفر قیدی جنگل کو فرار ہو گئے منجملہ انکے
۸۷ نفر ۱۶ مئی ۱۸۵۸ع تک اُس جنگل لق ودق سے جھک مار کر اور لاچار ہو کر واپس
آئے تھے سو ۸۷ نفر کو بقصور فرار پھانسی دی گئی اور ایک آدمی گولی سے مروا ڈالا گیا
اس صاحب کے وقت کا یہ حادثہ ۸۷ نفر قیدیون کو بجرم فرار پھانسی دینے کا جبتک
پیٹلمنٹ آباد ہے یاد رہیگا۔ اِس صاحب کے وقت مین ۱۴ اپریل ۱۸۵۸ع کو جنگلیون نے
ٹاپو ہڈو پر یورش کر کے دو قیدیون کو جان سے مار ڈالا اور سات آدمی زخمی ہوئے
اِس حملے مین جنگلیون نے روپیہ پیسا ظروف وغیرہ کچھہ نہین لیا لیکن لوہا اور بوتل
جسقدر پائی لیگئے اور ۱۲ نفر قیدی بھی اُنکے ساتھہ چلے گئے اوسی صاحب کے وقت مین
۱۵ مئی ۱۸۵۹ع کو پھر دوبارہ جنگلیون نے ٹاپو ابرڈین پر یورش کی مگر اِس مرتبے
ایک دودھ ناتھ نام قیدی جو مارچ ۱۸۵۸ع مین فرار ہو کر تیرہ مہینے تک جنگلیون
کے ساتھہ مل جل کر جنگل مین تھا اور ایک جنگلی عورت سے اُسنے شادی بھی کر لی تھی
ایکروز قبل اِس حملے کے ابرڈین مین واپس آیا اور خبر دی کہ کل کو ڈھائی تین سو جنگلی
ابرڈین پر یورش کرینگے تم ہوشیار رہو سو صاحب سپرنٹنڈنٹ اِس خبر کو سنکر مع توپ
وکٹوریا سے نیول گارڈ کے واسطے مقابلہ جنگلیون کے پندرھوین کی صبح سے ابرڈین مین
طیار تھے اور جب موافق خبر دودھ ناتھ کے قریب آٹھہ بجے صبح کے جنگلیون نے حملہ کیا
تو بضرب توپ و بندوق اُنکی مدافعت کی گئی اور کچھہ جانی نقصان نہوا چنانچہ مجاہدہ کے

اس خیرخواہی کے دودھ ناتھ مذکور رہا ہوگیا چونکہ بموجب حکم صاحب سپرنٹنڈنٹ کے
سب قیدیون نے سمندر کے پانی مین گھس کر پناہ لی تھی اور ٹاپو خالی ہوگیا تھا اسواسطے
جنگلیون نے جو کچھ اسباب از قسم لوہے کے پایا سب لوٹ کر لیگئے یکم اپریل ۱۸۵۸ع کو
کچھ پنجابی قیدیون نے پہرہ والے گورے نیول گارڈ کی بندوقین چھین کر صاحب سپرنٹنڈنٹ
کو مارنا چاہا تھا مگر جانفشانی اور دلیری متھرا داس نیٹو اورسیر سے صاحب ممدوح کو کچھ صدمہ
نہین پہونچا لیکن اورسیر مذکور چھپتا چھپتی اور مقابلہ مین کسیقدر زخمی ہوگیا تھا بعد تحقیقات مقدمہ
مذکور کے چار آدمیون کو بجرم اقدام قتل و بلوہ کے ۲۹- اپریل ۱۸۵۸ع کو حسب تجویز
صاحب سپرنٹنڈنٹ کے پھانسی ہوئی اور باقی ۱۱۲ نفر پنجابی جنپر شبہہ شرکت واردات
مذکور کا تھا ابرڈین کو تبدیل کیے گئے اور کھارا پانی پی پی کر قریب تمام کے ہلاک ہوگئے
اور پھانسی والون سے زیادہ عذاب بھگت کر مرے اور بارہ نفر ہندوستانی قیدی جو
نیٹو اورسیر کے دوست اور مددگار تھے بجلدوے خیرخواہی سرکار رہا ہوگئے اسمین شک
نہین کہ اگر یہ نیٹو اورسیر پنجابی ہوتا تو مجرم اقدام قتل و بلوہ کے بجاے پنجابی ہندوستانی ہوتے
اور خیرخواہی و اعانت کے سبب سے بہت سے پنجابی چھوٹ جاتے اور ہندوستانیون پر
آفت آتی - جولائی ۱۸۵۹ع مین دو کمپنی مدراس رجمنٹ کی یہان آکر مقیم ہوئین جبتک
ڈاکٹر واکر صاحب پورٹ بلیر مین رہے ہمیشہ جہاز پر رہتے تھے دن مین ٹاپو مین صرف
کام دیکھنے کو آتے اور پھر جہاز پر واپس چلے جاتے ڈاکٹر واکر صاحب کے اخیر وقت تک دو ہزار
قیدیون سے زیادہ جمع ہوئے تھے یہ صاحب سوا ایک نیٹو اورسیر واسطے کام سٹلمنٹ کے
اخیر وقت تک اکیلا رہا ایک سرجن یعنی ڈاکٹر بھی اس صاحب کے وقت مین آگیا تھا لیکن
اوسط فوتی ماہواری کی فی صد دس سے کم نہ تھی اس سپرنٹنڈنٹ کے وقت مین

بنگلہ چیف کمشنر اور ہسپتال روس و وپیر و بارک جنگی پلٹن کی بنا رڈالی گئی اِنہی صاحب کے وقت مین جزیرۂ روس و تھوڑا ساحصہ شرقی جہان اب کسریٹ سارجن کا بنگلہ ہو اور وہین و چاتھم و ویپر جنگل سے صاف ہو گئے تھے اور باقی سب جنگل تھا - ۱۴- اکتوبر ۱۸۵۹ع کو ایک برس سات ماہ چار روز سٹلمنٹ کی حکومت کر کے یہ صاحب کلکتہ کو تشریف لیگئے اور جان ہاٹن صاحب بہادر ۳- اکتوبر ۱۸۶۲ع کو بجاے اُنکے سپرنٹنڈنٹ اور کمشنر مقرر ہو کر رونق افروز سٹلمنٹ کے ہوئے -

JHON HAUGHTON

2nd Superintendent

عہد جان ہاٹن صاحب بہادر

یہ سپرنٹنڈنٹ بہت رحیم اور خدا ترس اور نہایت مُدبّر اور ۱۸۴۲ع کے معرکہ کابل کو دیکھے ہوئے تھا اِنکے وقت مین ڈاکٹر والڑ صاحب جزیرۂ تو اہی سے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر آیا - یہ ڈاکٹری اور اسسٹنٹی دونون کا کام کرتا تھا جان ہاٹن صاحب بہادر نے آنے کے ساتھ اپنی بود و باش بنگلہ چیف کمشنر واقع روس مین اختیار کی سنہ ۱۸۶۲ع مین اِسی صاحب کے وقت مین عورتون کا پہلا چالان آیا اور اِسی صاحب نے گورنمنٹ سے اجازت لیکر سب دایم الحبس اور میعادیون کی شادی کا دستور نکالا جو ابتک جاری ہے لیکن اُسوقت یہ حکم تھا کہ اگر میعادی مرد یا عورت کی رہائی ہو جاوے تو تا حیات اپنی جورو یا خصم کے سٹلمنٹ سے نجانے پاوے اور مثل دائم الحبس کے اُسی کے ساتھ رہے - اِس صاحب نے گورنمنٹ کو رپورٹ کر کے سلسلۂ رسل و رسائل خطوط قیدیون کا جاری کیا اِسی صاحب نے گورنمنٹ کو رپورٹ کر کے میعادی قیدیون کی معافی چہارم میعاد کا حکم جاری کرایا -

اسی صاحب کے وقت مین قریب ۳۰۴ نفر کے ہر قسم کے پیشہ ور مقرر ہوئے۔ اسی صاحب
وقت مین گاے و بکری و مرغی و بط منگا کر پیشہ ورون کو پالنے کے واسطے دی گئین اور
ہزارون پرند و چرند ملک سے منگوا کر چھوڑے گئے کہ اُن چھوڑے ہوئے جانورون مین
اب کتوون سے بہت تکلیف ہے۔ اسی صاحب کے وقت مین مسٹر گرین صاحب ایک انگریز سوداگر
نے یہان آکر دوکان بنائی اور ہزارون روپیہ کا سامان ہر قسم کا یہان مہیا کر دیا۔ ایک
برہادر دوکاندار کو بھی مولمین سے بلوا کر یہان دوکان کروائی اور حکم دیا کہ سب دوکاندارونکا
مال بلاکرایہ جہاز گورنمنٹ کو آیا کرے۔ یکم دسمبر سنہ ۱۸۶۴ع کو اسی صاحب کے وقت مین ایک بڑا
طوفان باد تند کا آیا اور تیسری ماہ مذکور تک بڑے زور شور سے ہوا چلتی رہی اسمین بہت سے
مکانات گارد اور قیدیون کے اور ایکطرف بنگلہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کی اوڑ گئی ایک سپاہی
پلٹن گارد کا اور ایک قیدی گرے ہوئے مکانات کے نیچے دبکر مر گئے اور ہزارہا جنگلی درخت
جڑ پیڑ سے اکھڑ کر ہوا پر اوڑ گئے۔ ایک چھوٹا آگبوٹ بھی جسکی تیاری مین پچیس ہزار روپئے
خرچ ہوئے تھے پتھرون سے ٹکر کھا کر ٹوٹ گیا اسی صاحب کے وقت مین چائے کا آرہ کھر
جاری ہوا۔ اور نارنگی و لیمو و انبہ وغیرہ صدہا پھل دار درختون اور ہر قسم کی ترکاریون
کے پودے اور تخم ہند اور برہما سے منگا کر یہان لگوائے گئے کہ اسوقت کی مخلوق ان درختونکے
پھل کھا کر صاحب ممدوح کو دعاء خیر سے یاد کرتے ہین۔ اسی صاحب کے وقت مین ملکہ معظمہ
دام اقبالہا کی فیاضی اور رحم دلی کے سبب سے سنہ ۱۸۶۷ع مین قریب ایکہزار قیدیان بغاوت
کے باستثناء قاتل و بانی و سرغنہ بغاوت کے رہائی ہوگئی یہ صاحب چونکہ بہت مدت تک
افغانون کی بند مین رہا تھا قید کی تلخی اور رہائی کی لذت سے خوب واقف تھا اسی سبب
سے اسکو رہائی دلانے کا بڑا شوق تھا قیدیون کا رجسٹر ہاتھ میں لیکر ایک ایک کا پڑھکر اور
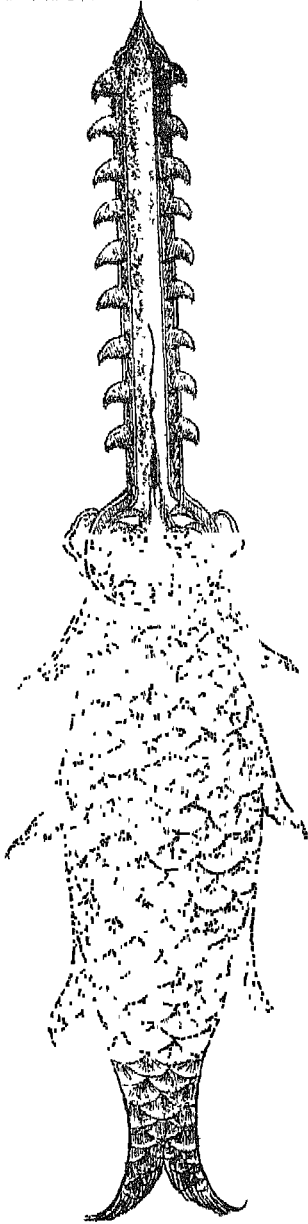
چھانٹ چھانٹ کر رہائی دیتا اُسکے نزدیک رہائی
دینے سے زیادہ کوئی نیکی نہ تھی اُسکا تمام عہد
سپرنٹنڈنٹی اِسی کوشش مین تمام ہوا شاید ایک دو
قیدی کو رہائی دیے بغیر وہ نیک نیت کھانا بھی
نہ کھاتا تھا اور اوسکی نیک نیتی کے سبب سے اوسکو
موقع بھی ایسا ہی ملا تھا کہ ہزارونکو رہا کر دیا۔
اِنکے وقت مین سچے موتی کی ایک سیپی بھی سمندر
سے ملی اور کلکتہ کے عجائب گھر کو بھیجدی گئی۔
اِنکے وقت مین ایک مرتبہ ایک بڑی مچھلی شپ ٹو شتر
جہاز کے ہزارون من کے لنگر کو نگل گئی اور جہاز
کو لیکر چلدی مگر بمشکل تمام اُس مچھلی کو مار کر اُسکا
سر کاٹ لیا گیا کہ فقط وہ سر کئی روز تک سرد و
کمپنی مدراس رجمنٹ نے کھایا تھا۔ اِس صاحب
کے وقت مین ایک دفعہ ایک عجیب ہیئت کی مچھلی
کوئی ۴۰ فٹ لمبی اور ۸ فٹ چوڑی مر کر کنارے
آلگی تھی اُسکے منہ کے سامنے ۸ فٹ لمبا اور ۱۲ انچھ
چوڑا دو دھارا ایک قدرتی آرہ لگا ہوا تھا اُس
آرے کے خار مثل پنجہ شیر کے ایسے تیز تھے کہ اگر وہ
طیش مین آکر ہاتھی کو مارے تو ایک ہی وار مین

و ونگڑ سے کر دیوے اُسکا وہ آرہ اور کھال عجائب خانہ کلکتہ کو بھیجا گیا - یہ رحم دل و خدا ترس وغربا پرور سپرنٹنڈنٹ دو برس ۸ ماہ اس سٹلمنٹ کی حکومت کرکے اور اچھی اچھی ناموری کے کام بطور یادگاری کے چھوڑ کر بائیسوین مئی ۱۸۶۲ع کو روانہ ہند ہوا جب یہ سپرنٹنڈنٹ اسٹیمر سدنی پر سوار ہو کر کلکتہ کو چلا تو تمام قیدی اگبوٹ کو دیکھکر زار زار روتے تھے - اور اُسوقت کے قیدی جو ابتک موجود ہین اُس صاحب کو ہمیشہ بہت خوبی سے یاد کرتے ہین

COL. TYTLER

III Superintendent

عہد کرنیل ٹیٹلر صاحب بہادر

۱۲ مئی ۱۸۶۲ع کو کرنیل ٹیٹلر صاحب اِس سٹلمنٹ کے سپرنٹنڈنٹ و کمشنر مقرر ہو کر رونق افروز انڈمان ہوئے - یہ صاحب بھی ہاٹن صاحب کا نعم البدل تھا یہ صاحب بہت سیدھا سادا اور نہایت رحم دل سردار تھا - ماونٹ ہریٹ اور ہڈو اِسی صاحب کے عہد مین آباد ہوا سڑکون کی ایجاد اِس سٹلمنٹ مین اِسی صاحب کی - سٹلمنٹ کا باجہ اِسی صاحب کے وقت مین آیا - جنرل نیپیر صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند اِسی صاحب کے وقت مین رونق افروز جزیرۂ ہذا ہوئے اور اُنھون نے دیکھا کہ کرنیل صاحب کے بچے دن رات قیدیون کے ساتھ ہلے ملے پھرتے ہین اور قیدیان جزائر ہذا کی نیک چلنی اُنھون نے دیکھکر گورنمنٹ کو رپورٹ کی کہ جسکے سبب سے قیدیون کی ترقی تنخواہ ہو کر کپڑہ ملنے کا بھی حکم صادر ہوا اِس صاحب کے وقت مین کچھہ قیدی عورتین کسبی بھی مقرر ہوئی تھین - اِس صاحب کے وقت مین جب عورتین جہاز سے اترتین تو قیدی اُسیوقت عورتون کو راضی کرکے اپنے اپنے مکان کو لیجاتے - اِسی صاحب کے وقت مین منشی محمد اکبر زمان

جولائی ۱۸۶۳ء مین ہیڈ منشی مقرر ہوئے اور اخیر ۱۸۶۸ء تک ہیڈ منشی اس سٹلمنٹ مین رہے
کہ پھر ۱۸۶۸ء سے ایک فرنگی منشی بہ تنخواہ ۱۰۰ ماہوار کے چیف کمشنر آفس مین مقرر ہو گیا۔
اسی صاحب کے عہد مین مسٹر ہمفری صاحب اس سٹلمنٹ مین تشریف لائے کہ اب تک یہان
موجود ہین۔ اس صاحب کے وقت مین ہشت میعادی قیدی بجائی میعاد و چار مہینے کے چھوڑے گئے
مسٹر ڈکروز ایک کرسچن قیدی جو لوکل رکارڈ کا کرانی تھا نائب سپرنٹنڈنٹ تھا جو بیاہتا
سو کرتا۔ اسی صاحب کے وقت مین ایک مرتبہ ہند سے رسد منگانے کے بندوبست مین کچھ
غلطی ہو جانے کے سبب سے اس سٹلمنٹ مین قحط کبھی پڑ گیا تھا۔ دو ماہ تک صرف تھوڑا
تھوڑا چنا یا دھان جس سے جان بچ جاوے قیدیون کو ملتا رہا۔ بعد دو ماہ کے جب
کلکتہ اور مدراس کو خبر پہونچی تو تین چار جہاز ہر قسم کے غلہ کے پہونچ گئے اور گرانی رفع
ہو کر پھر ارزانی ہو گئی۔ اس سٹلمنٹ مین نہ کبھی خشکی سے قحط پڑتا ہے اور نہ کبھی کثرت باران
سے ارزانی جو نرخ غلہ سرکار سے مقرر ہے ہمیشہ ہر حال مین وہی رہتا ہے۔ انہی صاحب کے
عہد مین مسٹر نکلسن صاحب ایک منجم پورٹ بلیر کو آئے اور مدت دراز تک بمقام چاتھم رہ کر
بذریعہ آلۂ کلان دوربین کے تحقیقات کر کے اصل خط طول شرقی پر نشان کر کے
چاتھم مین ایک رصد خانہ بنا گئے کہ وہ منجمون اور جہازیون کو اب تک ایک رہنما موجود ہے
یہ صاحب صرف ایک برس نو ماہ اس سٹلمنٹ کی حکومت کر کے ۱۳۔ فروری ۱۸۶۴ء کو
روانہ ہند ہوا اور بجائے انکے میجر فورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کے مقرر ہو کر
۱۴۔ فروری ۱۸۶۴ء کو زینت بخش عہدہ سپرنٹنڈنٹی پورٹ بلیر کے ہوئے۔

COL FORD

IV Superintendent

عہد کرنیل فورڈ صاحب بہادر

یہ صاحب بڑا عقلمند انگریز دوست تھا اس صاحب کے وقت مین اس سٹلمنٹ کو بہت
ترقی ہوئی انہی صاحب کے وقت مین ایک نئی ہیڈ کلارک سپرنٹنڈنٹ آفس مین مقرر ہوا
اور ۲۹ اکتوبر ۱۸۵۸ع کو کپتان فورڈ صاحب جو پہلے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پورٹبلیر
کے مقرر ہو کر آئے اس سے پہلے تمام کام صاحب سپرنٹنڈنٹ اکیلا کرتا تھا۔ انہی صاحب
کے وقت مین ۱۸۶۲ع مین پورٹبلیر ماتحت چیف کمشنری برہما کے ہو گیا اس سے پہلے
براہ راست ماتحت سرکار ہند کے تھا۔ انہی صاحب کے وقت مین مسٹر ہگسین اور سیر ڈوپینا
برہما کی کوشش سے ماربل اور ڈھنی وہ پھولدار کالی لکڑی جنگل مین ملی کہ اسکی شکل اور
نمونے کی لکڑی آج تک دنیا مین کہین نہین پائی گئی۔ کمسریٹ و پبلک ورکس یعنی محکمہ
انجنیری وہ مرین ڈیپارٹمنٹ انہی صاحب کے وقت مین علحدہ علحدہ مقرر ہو گئے۔ فوجی بے
وہ پہلو بیرن ہیڈ سوسائٹی وپورٹ دیسٹ وکیان پہیٹ ۱۸۶۲ع مین انہی صاحب
کے وقت مین کھولے گئے۔ اس صاحب کے عہد مین ایک مرتبہ جنگل مین دو گوروں نے
ایک جنگلی عورت سے بدکاری کا ارادہ کیا تھا کہ جنگلیون نے اس ارادہ بد سے خبر پاکر ان
دونوں گوروں اور ایک ہندوستانی سپاہی کو جو ایک جھونپڑی پہرہ دار کو جان سے مار ڈالا اور تین پہرہ دار
زخمی ہوئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگلیون مین بڑی نامی شایستہ قدم اور ہمارے
ہموطنون سے بھی زیادہ شرم و حیا ہے۔ انہی صاحب کے وقت مین دو تفرقہ پردازان بغاوت
واسطے مدد راجہ برکس صاحب کے ۲۱ جنوری ۱۸۶۶ع کو جزیرہ سراوک کو بھیجے گئے
کہ انہین نواب جموخان نایب بیگم صاحبہ والدہ برجیس قدر بھی تھے کہ سراوک مین جاکر

فوت ہوگئے - اسی صاحب کے عہد مین یہ کاتب الحروف ۱۱ جنوری سنہ ۱۸۶۶ع کو بذریعہ
جہاز جمنا کے اس سٹلمنٹ مین داخل ہوا - ہرٹاپو مین لوہارکون اور اَور بیرون سے
مکانون کا بننا اسی صاحب کے وقت مین شروع ہوا - اس صاحب کے وقت تک بجائے اسٹیشنون
کے ڈویزن کرکے مشہور تھے اور ایک سے لیکر ۱۸ - ڈویزن تک مقرر تھے - اس صاحب
کے گھر مین ایک برہما بی بی ہونیکے سبب سے برہما لوگون کا یہان بڑا اختیار تھا —
اسی صاحب کے وقت مین سٹلمنٹ کے حساب مین کچھ غبن و تصرف ہونیکے سبب سے
۱۵ اپریل سنہ ۱۸۷۰ع کو ڈیوس صاحب سکرٹری چیف کمشنر برہما کے پورٹ بلیر کو تشریف لائے
اور ایک مہینہ بھر یہان رہکر اور سب حساب کتاب لیکر اور دوسرے سب حالات سٹلمنٹ کے
دریافت کرکے ۱۵ مئی سنہ الیہ کو واپس گئے اور اسی صاحب سکرٹری کی جو رپورٹ
گورنمنٹ ہند کو گئی گویا بنا تنزل حالات قیدیان سٹلمنٹ کی ہوئی - مونٹ ہرٹ کا
سرکٹ بنگلہ جو ابھی تک موجود ہے اسی صاحب نے بنوایا تھا - سہ گرجا واقع روس سٹلمنٹ کے
بھی اسی صاحب کی کوشش سے تیار ہوئے - اور ہڈو و نیوھی بے و ابرڈین کے بیچ مین
جو جنگل تھا وہ بھی اسی صاحب کے آخری وقت مین زیر نگرانی مسٹر ہمفری صاحب بہادر کے
کاٹا گیا - اسی صاحب کے وقت مین روس ایلنڈ مین انگریزی اسکول مقرر ہوا اور کم عمر
قیدی منتخب ہوکر اسمین داخل ہوئے کہ بابو ہرنام اور مرلا وغیرہ بیٹرا اوسی بندوبست کا
ثمرہ ہین - اس صاحب کے وقت مین ایک میلہ ہر سال نمایش گاہ پیداوار سٹلمنٹ کا ہوکر
عمدہ کاشتکارون اور دستکارون کو انعام ملتا تھا اُس سبب سے اس سٹلمنٹ کی پیداوار
اور صنعت مین بہت ترقی ہوئی مگر افسوس کہ وہ طریقہ بعد تشریف بری اُس صاحب کے
متروک ہوگیا - اس صاحب کے عہد مین بمقام پورٹ موٹ ایک بڑی مچھلی مارگئی تھی

کہ جسکی پستان مثل عورت کے تھی اور قریب دس پونڈ کے اُسکی چھاتیون سے دودھ نکلا تھا اور جب اُسکا پیٹ چاک کیا گیا تو اُسکے پیٹ سے ایک بچہ اور چار ٹوکری گھاس نکلا اور اُسکی کھال ہاتھی کے چمڑے سے بھی زیادہ موٹی تھی - ۳۰ - جون ۱۸۶۶ع کو اِسی صاحب کے آخری وقت مین رات کے وقت گورے کے پہرے سے دس ہزار روپیہ کا ایک خزانہ کا صندوق جو اُسی دن کلکتہ سے آیا تھا چوری ہوگیا اور بعد مجرائی بازیافتگی کے جسقدر روپیہ باقی رہگیا صاحب سپرنٹنڈنٹ کو اپنے پاس سے دینا پڑا یہ صاحب چار برس تک اِس سٹلمنٹ کی حکومت کرکے ۲۳ - اپریل ۱۸۶۸ع کو روانہ ہند ہوا - اور کرنیل مین صاحب جنھون نے اول ۲۲ - فروری ۱۸۵۸ع کو سرکار انگریزی کا باوٹا یہان کھڑا کرکے جزائر ہذا پر قبضہ کیا تھا اب ۱۶ - اپریل ۱۸۶۸ع کو اِس سٹلمنٹ کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوکر آئے

CO^L^ MAN
V *Superintendent*
عہد کرنیل مین صاحب بہادر

یہ صاحب بھی مثل کرنیل ٹیٹلر صاحب بہادر کے بہت سیدھے ایماندار اہل ولایت اور صاف دل تھے مگر غصّے کے وقت آپے سے باہر ہو جاتے تھے خود صاحب ممدوح نے مع ۲۶۴ قیدیون کے نکوبار کو جاکر ۱۶ - اپریل ۱۸۶۹ع کو نکوبار پر مع جملہ جزائر ملحقہ اُسکے کے سرکار انگریزی کا قبضہ کرلیا اُسوقت سے ابتک قریب دو سَو نفر کے قیدی اور ایک افسر سٹلمنٹ اور ایک کمپنی ہندوستانی رجمنٹ کی اور ایک گارڈ اہل پولیس کا وہان رہتا ہے - اِس صاحب کے وقت مین پرائمر وصاحب بہادر فلاطون زمان ارسطو فطرت زینت و زیب سٹلمنٹ کے ۱۹ - فروری ۱۸۶۹ع کو اِس سٹلمنٹ مین داخل ہوئے میجر پرائمر و صاحب بہادر

یہان اگر دس برس تک رہے گو کبھی مستقل سپرنٹنڈنٹ نہین ہوئے تو بھی اِس دس برس
مین تمامی انتظام اِس سٹلمنٹ کا اِنہی صاحب کی راے سے ہوتا رہا مگر افسوس کہ ایسا دانا اور
مدبّر حاکم معرکۂ کابل کی بدولت ۳۰۔ نومبر ۱۸۷۸ع کو افغانستان کو چلا گیا اور ہم کو ہمیشہ کو
داغ جدائی کا دیگیا۔ رابل دو ور گارڈن معروف بہ باغیچہ ڈاکٹر صاحب کا اِسی صاحب کے
عہد مین زیر نگرانی ڈاکٹر کننگ صاحب کے بنّا شروع ہوا۔ اور مسٹر ٹیوسن صاحب اور
روپ اسٹراٹ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اِسی صاحب کے عہد مین ۲۴۔ دسمبر ۱۸۶۹ع
کو اِس سٹلمنٹ مین پہونچے۔ یہ صاحب ہمیشہ اپنے ایام سپرنٹنڈنٹی مین ہمہ تن اِس باب مین
مصروف رہے کہ اسٹریٹ سٹلمنٹ یعنی پنانگ کا بندوبست یہان جاری ہووے اور فورڈ صاحب
سپرنٹنڈنٹ سابق کے وقت کے سب انتظام بدل جاوین۔ پرانتھرو پور مع نیو کلرناگ و ہمبو فلاٹ
و دہنی لیوکر کیا اِسی صاحب کے وقت مین کھولے گئے۔ مقدمہ قتل ہیرا سنگھ ہول سیل موقوعہ
۷۔ جولائی ۱۸۶۹ع جس مین پولیس کی چالاکی سبب سے چار پانچ آدمی بیگناہ پھانسی
پاگئے تھے اور کچھ دائم الحبس ہوگئے تھے قابل یادگاری کے ہے یہ مقدمہ بعہد جنرل
اسٹوارٹ صاحب کے ۱۸۷۲ع مین پھر نظر ثانی ہو کر معلوم ہوگیا کہ جسقدر لوگون نے اِس مقدمہ
مین سزا پائی تھی سراسر بے قصور تھے خیر دائم الحبسون کی تو رہائی ہوگئی مگر جو پھانسی پاگئے
تھے انکا تدارک ہونا محال تھا۔ اِس مقدمہ کے بعد سے برہما پولیس کا اعتبار اُٹھ گیا اور
روز بروز انکا تنزل ہو کر اب پنجابی پولیس انکی جگہہ مقرر ہوگئی۔ اِسی صاحب کے وقت مین
جولائی ۱۸۷۱ع عیسوی مین چار [illegible] حیون وغیرہ تیرہ نفر قیدی [illegible] انجینیر صاحب
کا بوٹ لیکر مع بہت سے سامان خورد و نوش کے روس ٹاپو سے فرار ہوگئے گورنر وقت جہاز
مع چند افسران سٹلمنٹ کے انکے تعاقب مین گیا مگر وہ لوگ زبردستی بھاگ گئے اور ہاتھ نہ آئے

اور صحیح و سلامت ہند مین پہونچ گئے۔ مگر اکثر اُنمین سے مفرور پھر ہند سے گرفتار ہو کر یہان
آ گئے اور آتے جاتے ہین۔ اس صاحب کے عہد مین پھر پورٹ بلیر چیف کمشنری برہما سے
نکل کر براہ راست ماتحت گورنر جنرل اجلاس کونسل کے ہو گیا۔ اس صاحب نے ایک
مجموعہ دستور العمل پورٹ بلیر کا تصنیف کر کے چھپوایا تھا کہ اب تک بنام کوڈ مین صاحب
کے مشہور ہے۔ اسی صاحب نے سب سے اول پورانے قیدیون کو ٹکٹ دینا شروع کیا
اور اپنے اخیر وقت مین سب نئے قیدیون کو حسب قاعدہ اسٹریٹ سٹلمنٹ کے چھ کلاس نمبر
تقسیم کر دیا۔ اس صاحب کے وقت مین بنگالی بابوؤنکا بڑا زور ہوا جو بنگالی چاہتے سو ہی
ہوتا تھا۔ چٹرجی ان بنگالیون کا سرگروہ مین صاحب کا وزیر اعظم تھا۔ اسی صاحب کے
وقت مین مسٹر مین صاحب خلف الرشید کرنیل مین صاحب جو اب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
پورٹ بلیر ہین ۵۔ اکتوبر سنہ ۱۸۶۹ عیسوی کو اس سٹلمنٹ مین داخل ہوئے۔ اسی صاحب
کے آخری وقت مین ماہ فروری سنہ ۱۸۷۱ عیسوی ہر دو ہسپتال کی ایک بارک جل گئی
کہ جس سے قریب پچیس ہزار روپیہ کے سرکار کا نقصان ہوا۔ یہ صاحب پورٹ
تین برس اس سٹلمنٹ مین حکومت کر کے ۱۷۔ مارچ سنہ ۱۸۷۱ عیسوی کو روانہ ہند ہوا۔
یہ صاحب ایسا سادہ مزاج تھا کہ بوقت روانگی ہند کے اس راقم اور اکبر زمان سے
مصافحہ کر کے اور نہایت آبدیدہ ہو کر رخصت ہوا۔ اس صاحب کے جانے کے وقت
بھی قیدیون کو بڑا الم تھا۔ انگریز کے جانے کے بعد قائم مقام کوئی سپرنٹنڈنٹ نہ آیا تھا۔ اس واسطے
میجر پلیفیر صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ قائم مقام سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کے ہوئے اور سوم
اکتوبر سنہ ۱۸۷۱ عیسوی کو مین صاحب کی روانگی کے چھ سات ماہ بعد میجر جنرل اسٹوارٹ صاحب
سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کے مقرر ہو کر آ گئے اور قانون سنہ ۱۸۷۱ عیسوی ساتھ لائے۔

MAJOR GENERAL STEWART

VI Superintendent

عہد میجر جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر

یہ صاحب بڑے حلیم الطبع اور عقل مجسم تھے دانائی اور متانت اُنکے چہرے سے عیان
تھی - اِس صاحب نے اپنے پہونچنے کے ساتھ ہی قانون سنہ ۱۸۷۱ع کے اجرا کی بنا ڈالی
اور بعض حصے قانون مذکور کے اُردو و ناگری میں ترجمہ ہو کر چھپنے لگے قیدیان آمد جدید
کو بھنڈارہ کا پکا ہوا کھانا ملنا شروع ہوا اور رجسٹر نشان مشقت کا مرتب ہو کر ٹاپو ٹاپو
کو تقسیم ہو گیا کہ انمین کمبخت بھنڈارے والون کے کام کا نشان ہر شام کو کتاب مذکور
مین لگنے لگا - صاحب ممدوح کے وقت مین ایک بڑا بھاری حادثہ جانکاہ جسکا نظیر کسی
تاریخ مین نظر نہین آتا معرکہ قتل لارڈ میو صاحب کا واقع ہوا ہے - اِسی صاحب کے وقت مین
حسب منشاء دفعہ ۱ - باب ۳ - ایکٹ پارلیمنٹ مجریہ سنہ ۳۳ع جلوس ملکہ معظمہ وکٹوریا کے
صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کا چیف کمشنر جزائر انڈمان ونکوبار کا بھی مقرر ہوا - اِسی
صاحب کے وقت مین بذریعۂ قانون پورٹ بلیر بابت سنہ ۱۸۷۴ع صاحب چیف کمشنر انڈمان
کو سوائے اختیارات سشن ججی کے اختیارات منظوری سزاے پھانسی کے بھی عطا ہوئے
اور جج کمبل صاحب اور جنرل نارمن صاحب اِسی صاحب کے وقت مین رونق افروز
سٹلمنٹ کے ہو کر موجب ایجاد قوانین و قواعد مجریہ حال سٹلمنٹ کے ہوئے جسقدر قانون
و قواعد ابتک جاری ہین وہ اِسی صاحب کیوقت مین جاری ہوئے - اِس صاحب کو
موجد اول قانون پورٹ بلیر کا کہنا چاہیے - اِسی صاحب کے وقت مین خدا بخش جمعدار
نکوبار کا مع ۱۷ نفر قیدیون کے واقع ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۷۲ع نکوبار سے فرار ہو کر ملک

ہو کر

آچین کو کہ اطراف ناوبار مین ایک ملاقی مسلمان کی ریاست ہو فرار ہو گیا تھا۔ صاحب
چیف کمشنر بہادر خود بذات آچین کو تشریف لیگئے اور سوا سے خدا بخش جمعدار اور پانچ نفر
دوسرے آدمیون کے باقی سب مفرورون کو آچین سے واپس لے آئے مگر خدا بخش
مع رفقاء خود اُسوقت کہین روپوش ہو گیا تھا لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد جب مابین
سلطان آچین اور ہالینڈ کے لڑائی ہوئی تو اُسوقت مین سُنا گیا تھا کہ خدا بخش
مذکور فوج سلطان آچین مین جنرل ہو اور بہت بہادری دکھلا رہا ہو اب اُسکا حال
معلوم نہین کہ کیا ہوا۔ اِس صاحب کے وقت مین اپریل ۱۸۷۲ع مین کچھ برہما لوگ
ایک چھوٹا جہاز برہما انڈمان خرد کی طرف سے لیکر پورٹ بلیر کو آئے اور نالشی ہوئے
کہ ہمارے جہاز کے ۸ نفر برہما خلاصیون کو انڈمان خرد کے جنگلیون نے پکڑ کر مار ڈالا
بمجرد سننے اِس خبر کے چیف کمشنر بہادر نے کپتان و مبر لی صاحب فسٹ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
کو بتاریخ گیارہوین ماہ اپریل ۱۸۷۲ع بذریعہ انڈا منڈ سرکاری اگبوٹ کے مع کسیقدر
سپاہیان جنگلی پلٹن متعینہ پورٹ بلیر و گوو ڈ نام ایک قیدی جمعدار و جنگلیان پورٹ بلیر
کے انڈمان خرد کو واسطے دریافت حال قتل برہما لوگون کے بھیجا۔ صاحب موصوف نے
انڈمان خرد مین اُتر کر جنگلیون کے گھرون کو جلا دیا اور اُن جنگلیون مین سے جو ہماری
جماعت پر حملہ کر آئے تھے ایک جنگلی کو پکڑ لیا چنانچہ بجلدوے اُس کارگزاری کے چند
ملازمان جنگلی پلٹن کو کچھ ترقی خطاب ہو گئی اور گوو ڈ جمعدار جو دائم الحبس تھا رہائی پا گیا
وہ جنگلی جب گرفتار ہو کر اِس سٹلمنٹ کو آیا تو اِن ہمارے دوست جنگلیون سے بہت
شہ زور اور قوی تھا مگر مثل وحشی جانور کے پنجڑے مین بند معلوم ہوتا تھا۔ جب اُسنے
جنرل اسٹوارٹ صاحب کے بنگلہ مین ایک آئینہ قد آدم دیکھکر اُسمین ہو بہو اپنی تصویر دیکھی

تو بہت متعجب ہوا اور گاہے آئینہ کے سامنے اور گاہے پیچھے جاکر دیکھتا تھا۔ اِس جنگلی
کی زبان ہمارے جنگلیون سے سراسر مختلف تھی۔ روٹی وغیرہ ہمارے کھانے کی چیزین
اُسکو پسند نہ تھین وہی مچھلی اور سمندر کے کیڑے مکوڑے اور جنگل کے پھل پھول کھانیکا
عادی تھا اگر وہ جیتا رہتا تو اُسکے ذریعہ سے ہماری سرکار رابطۂ اتحاد اُسکی قوم سے بھی
پیدا کرلیتی مگر افسوس کہ جنگلی مذکور کو ہمارا کھانا پانی موافق نہوا اور تھوڑے روز کے بعد
مرگیا۔ اِہی صاحب کے وقت مین محصول اراضی زرعی و زرچرائی مویشی و محصول نیشکر و مرچی
وغیرہ اِس سٹلمنٹ مین لگایا گیا۔ سنہ ۱۸۷۵ع مین جو سورج کا بڑا گرہن ہوا تھا اُس گرہن مین
تاریکی کے اندر کچھ ستارون کی چال دریافت کرنیکے واسطے کچھ منجم صاحب ملک فرانس
اور انگلستان کے جزیرہ نکوبار کو کہ جو ٹھیک خط استوا پر واقع ہے اِہی صاحب کے وقت مین
آئے تھے مگر افسوس کہ ٹھیک گرہن کے وقت سورج کے نزدیک تھوڑا ابر ہوگیا تھا
جسکے سبب سے وہ محنت اون صاحبون کی ضائع گئی اور شاید کئی سو برس تک وہ نتیجہ
پھر حاصل نہو دے۔ اِہی صاحب کے وقت مین کپتان برچ صاحب بہادر چھٹی مئی سنہ ۱۸۷۳ع
کو اس سٹلمنٹ مین رونق افروز ہوئے اور اُنکے آنے پر بمبا پولیس موقوف ہوکر پنجابی
پولیس بھرتی ہوئی چنانچہ ۲۷ اگست سنہ مذکور کو خود کپتان صاحب موصوف ۱۱۶ نفر
پنجابی و ہندوستانی سپاہیون کو بھرتی کرکے پورٹ بلیر کو لائے۔ اِس صاحب کے
وقت مین بھی لیپس بہادر پنجاب نے مسمی متو ویرن نمبری ۱۰۰۱۰۔ ایک غریب میعادی
قیدی مدراسی کو جنوری سنہ ۱۸۷۳ع مین بیگناہ بجرم قتل نفسی متوفی مجرم ٹھہرا کر پھانسی
لکھوادیا تھا مگر صاحب چیف کمشنر کی دانائی اور منصف مزاجی کے سبب سے وہ بیچارہ
پھانسی کا حکم پاکر رہا ہوگیا اپنی سالانہ رپورٹ سال مذکور مین صاحب ممدوح نے اِس

دھوکہ بازی پولیس کو خوب بیان کیا ہے اگر کسیکو مفصل حال اس مقدمہ کا دریافت کرنا ہو
تو میرے ہاتھ کی لکھی ہوئی عرضی اپیل مشمولہ مثل مذکور معروضہ ۸ جنوری ۱۸۷۴ء کو
ملاحظہ کریں۔ سردار گنیل سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس پورٹ بلیر اسی صاحب کے عہد میں
۱۵ جنوری ۱۸۷۲ع کو اس سٹلمنٹ میں پہونچے۔ اسی صاحب کی کوشش سے اور اسی کے
عہد میں دائم الحبس قیدیوں کو بعد ۲۰ برس کے امید رہائی کی ہوئی۔ یہ ایک ایسی نئی
بات ہے کہ ابتداے عملداری سرکار انگریزی سے ایسی بات کبھی نہیں ہوئی تھی کیونکہ سرکار
کے قیدی دائم الحبس کا رہا ہونا محال بلکہ غیر ممکن تھا خیر کسیقدر دائم الحبس قیدیوں کو
امید تو ہوئی۔ اسی صاحب کے وقت میں پہاڑ گانوں و نیا گانوں و اسٹوارٹ گنج و کاربین کوو
و بملی ٹان و ڈونداس پینٹ آباد ہوئے۔ اسی صاحب کے آخری وقت میں ایک سنگی قلعہ یا
گورہ بارک واقع جزیرہ روس جو کرنیل فورڈ صاحب کے عہد میں شروع ہوا تھا بنکر طیار
ہو گیا ایک لاکھ روپئے سے زیادہ اسکی تیاری میں خرچ ہوا اب دو کمپنی گورہ رجمنٹ
اس بارک میں رہتی ہیں۔ یہ صاحب ساڑھے تین برس اس سٹلمنٹ کی حکومت کرکے
۱۰ مئی ۱۸۷۵ع کو روانہ ہند ہوا اور ۱۱ تاریخ ماہ مذکور کو جنرل بارول صاحب چیف کمشنر
و سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کے مقرر ہو کر رونق افروز جزائر ہذا کے ہوئے۔

L^T GEN^L BARWELL
VII Superintendent
عہد جنرل بارول صاحب بہادر

یہ صاحب بھی بڑا رحم دل اور منصف مزاج اور شیریں زبان نہایت سیدھا سادا تھا۔
اس صاحب کے عہد میں جنرل اسٹوارٹ صاحب سے بھی زیادہ افسران سٹلمنٹ کا اختیار بڑھ گیا

اِس صاحب نے سٹلمنٹ کو دو حصّون یعنی سدرن و ناردن پر تقسیم کرکے ایک حصّہ ماتحت
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور دوسرا حصّہ ماتحت فسٹ اسسٹنٹ کے کردیا جو اختیار منظوری
سزاے پھانسی بذریعۂ قانون پورٹ بلیر بابت سنہ ۱۸۷۴ع کے صاحب چیف کمشنر انڈمان
ونکوبار کو حاصل ہوا تھا وہ اِس صاحب کے وقت مین بذریعۂ قانون سنہ ۱۸۷۶ع کے
منسوخ ہوکر حکم ملا کہ تمامی مقدمات جنمین استصواب پھانسی کی ضرورت ہو حضور گورنر جنرل
اجلاس کونسل کے بھیجے جایا کرین - اِسی صاحب کے وقت مین موضع گارا چرا مانا اور ڈنڈس پوائنٹ مگلی
گھاٹ و ہاتھی ٹاپو و ٹیلا گھاٹی و دمبر لنگنج آباد ہوئے - اِسی صاحب کے وقت کا ایک
بھاری معرکہ فرار ۳۳ نفر قیدیان آمد جدید کا ہی جو ۲۶ - جنوری سنہ ۱۸۷۷ع بوقت ۵ بجے
شام کے مقام ابرڈین سے کھلے خزانے فرار ہوگئے اور جس کسی نے اُنکا تعاقب کیا اُسکو
مار کر ہٹا دیا ۸ نفر منجملہ اِن بھگوڑون کے اُسی رات کو گرفتار ہوگئے - ۳ - فروری سنہ الیہ کو
متصل منگلوٹان کے جنگلیون سے اُن بھگوڑون کا مقابلہ ہوا جسمین کچھ آدمی طرفین کے
مجروح و مقتول ہوئے پھر ۱۶ - فروری سنہ ۱۸۷۷ع کو ایک جماعت فری پولیس سے اِن بھگوڑون کا
مقابلہ ہوا جسمین آٹھ بھگوڑے جان سے مارے گئے اور باقی گرفتار ہوگئے - اِس مقدمہ مین
سردار ٹھاکر سنگھ سب انسپکٹر پولیس و گورکھ سنگھ سارجنٹ نے بہت عمدہ کارگزاری کی
اور بھی چند کانسٹبلان پولیس اور بسنت سنگھ ایک دائم الحبس قیدی نے بڑی بہادری
دکھلائی کہ جسکے صلہ مین قیدی مذکور دائم الحبس سے میعادی ۱۴ سال ہوگیا اور سکنڈ
ٹنڈیل بھی بنایا گیا اور دوسرے لوگون کو بھی حسب حیثیت انعام و اکرام دیا گیا - اِسی صاحب
کے وقت مین ڈیوک آف بکنگھام گورنر مدراس اور جنرل چمبرلین صاحب کمانڈر انچیف
مدراس ۹ - اکتوبر سنہ ۱۸۷۷ع کو واسطے دورہ کے پورٹ بلیر مین رونق افروز ہوئے اور دورہ تک

یہان دیکھہ بھال کر واپس تنشر بھیجدیئے گئے۔ چاٹم کی بڑی کل جسمین ایکساتھہ آٹھہ آرے چلتے ہین اور جو ایکدم مین بیسیون شہتیرون کو چیر کر پھینکدیوے اسی صاحب کے وقت مین تیار ہوئی۔ بروقت جلسہ خطاب قیصرہ ہند کے جو یکم جنوری ۱۸۷۷ع کو قریب سات سَو قیدیون کے ہر دو قسم کی رہائی ہوکر یہان دھوم دھام اور خوشی ہوئی وہ بھی اسی صاحب خوش نیت کے وقت کی بات ہے۔ اکتوبر ۱۸۷۶ع کے اخیر مین یہ صاحب ایک فہرست سٹلمنٹ کے پورانے اور نیک چلن قیدیون کی جسمین قریب بارہ تیرہ سو نام کے تھے حسب الطلب گورنمنٹ بغرض رہائی اُنکے روانہ کرکے خود بھی دہلی مین شریک جلسۂ قیصریہ کے ہوا تھا۔
یکم جنوری ۱۸۷۷ع کو یہان میجر پراتھرو صاحب بہادر قائم مقام چیف کمشنر تھے۔ اُنھون نے سوا اسے رہائی سات سَو قیدیون کے جو گورنمنٹ سے منظور ہوکر آئی تھی حسب ہدایت سرکار نیچے لکھی ہوئی اور بھی بہت سی مہربانیان قیدیون پر کین کہ وہ شاید سالہا سال تک یادگار خلائق رہینگی۔ جن لوگون کو شرطیہ[1] رہائی ملی اگر وہ کاشتکاری کرنا چاہین تو اُنکو ناردن ڈسٹرکٹ مین زمین ملیگی اور دس برس تک اُس زمین کا محصول معاف رہیگا اور چھہ ماہ تک ایسے کاشتکارون کو سرکار سے مفت رسد ملیگی اور اگر شرطیہ رہائی والے کسی دوسری طرح پر اپنی گذران کرنا چاہین تو اُنکو گائے وغیرہ خرید کرنے کے واسطے سرکار سے نقد ملیگا اور ایسے رہائی والون کی عورتین چھہ ماہ تک سرکار سے مُفت رسد پاوینگی۔ اور جب اِن شرطیہ رہائی والون کے دس برس پورے ہو جاوینگے تو حسب قاعدہ مروجہ سٹلمنٹ کے اُنکی قطعی رہائی کی سفارش بھی کیجاویگی۔ ٹکٹ والون کو ہر قسم کا محصول اراضی وزر چرائی مویشی ومحصول پیہ بھر ہی ایک برس تک برابر معاف رہیگا خوش چلن

[1] شرطیہ رہائی بھی سوا اسکے ملک جانے کے قطعی آزادی ہے ۱۲

ٹکٹ لیو تمامی دستورات پاس سے ہمیشہ کے واسطے منسوخ کر دیے جاوین اور ایسے ٹکٹ لینے
بجائے ہرسہ ماہی کے ماہ بماہ مالک کو خط بھیجا کرین اور منگا یا کرین - اور جسقدر قیدی اُس
تاریخ کو یہان حاضر تھے اُنکے مردون کے نو مہینے اور عورتون کے چھہ مہینے واسطے ترقی
کلاس یعنی درجہ آیندہ کے کم کر دیے گئے کہ مرد سوا نو برس مین اور عورتین ساڑھے چار
برس مین ٹکٹ پایا کرین - اِسی صاحب کے وقت مین ۱۸ جنوری ۱۸۶۸ع کو ایک بوٹ
جسمین پانچ گورے ایکیس ۲۱ رجمنٹ کے سوار تھے مغرب و جنوب کے طوفان مین پڑکر شام کے
وقت جزیرہ روس سے بہگیا اور ۳۵ میل کے فاصلے پر جزیرہ ہوی لاک مین جا لگا کہ وہان
مارے لہرون اور تلاطم کے بوٹ تو پتھرون سے ٹکرا کر پرزے پرزے ہوگیا بلکہ ایک گورہ بھی
ڈوب گیا مگر کئی دن کے بعد اُس اُگبوٹ کو جو اُنکے تعاقب مین گیا تھا تلاش کرتے کرتے
باقی چارون گورے ملگئے اور اِسکے سوا اور بھی کئی مچھلی والون کے بوٹ اور ایک ٹکٹ کا
بوٹ جسمین کئی پولیس کے سپاہی بھی سوار تھے اِسی سال مین ڈوب کر بہت آدمی ضائع
ہوگئے - اِسی صاحب کے وقت مین ماہ مارچ ۱۸۶۸ع روس اینڈ کا بازار اور ایک بارک
جلکر ہزارون روپیہ کا لوگون کا نقصان ہوگیا اور خدا نخواستہ اگر زور کی ہوا ہوتی تو
سارا ٹاپو جل جانے کا سامان تھا اُس رات کو یہان کے حکام اور فوج اور قیدیون نے
آگ بجھانے مین بڑی بڑی کوشش کی خود صاحب چیف کمشنر بہادر و ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ وغیرہ
حکام بر سر موقع پہر دن تک حاضر رہے - ابرڈین کی چھاؤنی جو جنرل اسٹوارٹ کے
وقت مین شروع ہوئی تھی اِسی صاحب کیوقت مین تمام ہوکر ۱۹ فروری ۱۸۶۹ع کو
احاطۂ مدراس کی ایک پوری پلٹن نے آکر اپنی چھاؤنی کی - اِسی صاحب کے وقت مین
مسٹر ولیس ہیڈ اسکول ماسٹر اور دو اسکول ماسٹر تعلیم یافتہ مدرسہ کالکتہ اور دو اسکول ماسٹر

ملک پنجاب سے یہاں واسطے تعلیم اطفال قیدیوں کے مقرر ہو کر آئے اور تعلیم اطفال میں بہت ترقی ہوئی چنانچہ اب یہاں سے آٹھ اسکولوں میں ۴۸۲ اوسط روزانہ حاضری طلبہ کی ہے اور اگر اسی صورت سے تعلیم ہوتی رہی تو عنقریب سیکڑوں ریڈر اور منشی تیار ہو جاوینگے اسی صاحب کیوقت میں ڈاکٹر ریڈن صاحب جو ۱۸۶۲ع سے اس سٹلمنٹ میں آکر قیدیوں پر باپ سے زیادہ مہربان تھے ہند کو تبدیل ہو گئے اور ڈاکٹر ڈوگل صاحب جو سراسر رحم مجسم کی خدمت تھے یہاں کے بڑے ڈاکٹر ہو کر آئے۔ ڈاکٹر ڈوگل صاحب نے گرجن کے تیل سے کوڑہ یعنی جذام کی دوا ایجاد کی جو اس سے پہلے کوئی نہیں جانتا تھا۔ اس ڈاکٹر کے وقت میں زخموں پر پٹی باندھنے سے صدہا قیدی پٹی میں لگے اور آخر کو ۹۔ فروری ۱۸۷۱ع کو یہ صاحب خود بھی راہی ملک بقا ہوئے۔ اس صاحب کیوقت میں یہاں ایک عجیب ماجرا واقع ہوا کہ اسکا نظیر شاید کسی دوسری جگہہ بہت ہی کم ہوا ہوگا یکم اکتوبر ۱۸۶۸ عیسوی کو قریب دو بجے دن کے ناگہان ایک ننگ دھڑنگ ہندوستانی تباہ حال بمقام ابرڈین بنگلہ صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پر آکر حاضر ہوا اور بولا کہ میں صاحب سے ملاقات کیا چاہتا ہوں ہم سب لوگ اسکی حالت عریانی اور برہنگی کو دیکھکر حیران و پریشان ہو گئے۔ جب اسکو روبروے صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے لیگئے تو اسنے بیان کیا کہ میرا نام جیت سنگھ نمبری ۲۱۱۲۸ ہے میں ایک مدت سے فرار ہو کر جنگل جنگل مارا پھرتا تھا میں نے اپنی حالت فرار میں واقع ۲۸۔ ماہ ستمبر ۱۸۶۸ع مہابیر اور دار کو دو دوسرے مفروروں اور ایک جنگلی کو کالے پہاڑ کے قریب سمندر کے کنارے پر کلھاڑی سے مار ڈالا۔ اسیوقت قیدی مذکور کا اقبال باضابطہ تحریر ہو کر سردار گھیل سنگھ صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بموقع جا کر تحقیقات کا حکم ملا۔ چنانچہ صاحب ممدوح مع ڈاکٹر ریڈ صاحب کے بسواری اسٹیم بوٹ

موقع واردات کو تشریف لیگئے اور وہان جاکر دیکھا تو نہ کوئی لاش ہی اور نہ کچھ نشان
واردات کا پایا جاتا ہی چوتھی تاریخ ماہ مذکور کو مسمی دار کو مفرور اور آٹھوین کو مسمی مہانبیر
دیکھا قتل کرنا اس جیت سنگھ نے بیان کیا تھا زندہ حاضر ہو گئے اور کسی کا مارا جانا بھی
ثابت نہوا اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ دراصل
کوئی نہی مارا نہین گیا مگر اس شخص نے اپنی جان سے تنگ آکر ایک یہ حیلہ اپنے پھانسی
پانے کا بنایا تھا کہ کسیطرح اقبالی مجرم قتل تین آدمیون کا ہوکر اس تکلیف اور زندگی
بیہودہ سے چھوٹ جاؤن - یہ ظاہر ہی کہ دنیا مین بہت لوگ اپنی زندگی سے تنگ ہوکر اپنے کو
ہلاک کر ڈالتے ہین مگر ایسا حیلہ خودکشی کا شاید کسی دوسرے نے کیا ہو جب اسکا اقبالی
لکھا گیا تو ہم سمجھتے تھے کہ اسکے پھانسی پانیکے واسطے یہ اقبال بس ہی اور اگر وہ دونون
مفرور تھوڑے روز اور واپس نہ آتے اور سردار صاحب سا عقلمند اور تجربہ کار پولیس افسر
اسکو تحقیقات نکرتا تو اس شوریدہ بخت کے پھانسی پانے مین کوئی دقیقہ باقی نرہا تھا
اسی صاحب کیوقت مین کتاب دستی دستور العمل پورٹ بلیر وپینول پولیس مرتب و
جمع ہوکر منظوری گورنمنٹ چھاپی گئی اور بندوبست پچسالہ حسب قاعدہ اضلاع مغرب
وشمال کے یکم جنوری سنہ [illegible]ع سے اسی صاحب کیوقت مین کیا گیا اور زمینون کی بابتہ
پٹا لیکر کاغذات معمولی بندوبست کے مرتب ہوئے اور گھرون پر بھی محصول لگایا
اس صاحب کے آخری وقت مین کرنیل ٹیلر صاحب کمانڈنگ آفسر رجمنٹ نمبر ۲۳
مدراس کی سعی اور کوشش سے ایک مسجد اور ایک مندر بھی بمقام ابرڈین بنایا گیا۔
یہ صاحب صلحکل کا مذہب رکھتا تھا اور اپنے ماتحت افسرون کے خلاف بہت کم کرتا تھا
جسقدر اس سٹلمنٹ مین پرانا ہوتا گیا اسی قدر اختیار افسران ماتحت صاحب

ممدوح کا بڑھتا گیا - یہ صاحب بہت امن چین سے مثل صنم ساڑھے چار برس اِس
سٹلمنٹ مین چیف کمشنری کرکے ۱۲ - دسمبر ۱۸۹۰ء عیسوی کو راہی ہند ہوا اور میجر
کیڈل صاحب بجاے آنکے قائم مقام چیف کمشنر و سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوکر یکم دسمبر کو
رونق افزاے جزائر ہذا کے ہوئے -

MAJOR CADELL.V.C.

Present Superintendent

عہد میجر کیڈل صاحب سپرنٹنڈنٹ حال

یہ صاحب یکم دسمبر ۱۸۹۰ء عیسوی کو عین انتظار مین اِس سٹلمنٹ مین پہونچا اور
تشخیصِ عملہ سٹلمنٹ کا حکم ساتھ لایا - یہ صاحب مدت دراز تک ہندوستانی ریاستون مین
پولیٹکل افسر رہنے کے سبب سے ہندوستانیون کے مزاج اور خو سے خوب واقف ہی
اور اِس سبب سے امید ہی کہ یہ صاحب ہر چھوٹے بڑے امر سٹلمنٹ مین خود توجہ کریگا
اور سلسلہ سماعت اپیل ناراضی افسران ماتحت بھی خود نکالیگا - اِس صاحب کے اِس
سٹلمنٹ مین پہونچنے کے دوسرے دن شام کو مقام وپیر ایلنڈ ایک چین گینگ کے بدمعاش
قیدی نے ہستر ہو سٹ مین ایک قائم مقام سٹلمنٹ افسر پر حملہ کرکے ضرب پا لو سے صاحب
ممدوح کو ایسا سخت زخمی کیا کہ ہلاکت مین کچھہ دقیقہ باقی نہ رہا تھا مگر الحمد للہ کہ احمد جمعدار
بنگالیون نے اُس حملہ آور کو پکڑ لیا اور دوسرا وار نکرنے دیا ورنہ خدا نخواستہ بصورت
دیگر ہمارے نئے صاحب چیف کمشنر کا دل ہم لوگون سے شروع ہی مین بدظن ہوجاتا
اور باعث ترقی تکلیف ہم بیکسون کا ہوتا - اِس صاحب کے شروع عہد مین جرائم اقدام
قتل و خودکشی وغیرہ بہ نسبت سابق کے کثرت سے ہوئے - اور ۲۵ - دسمبر ۱۸۹۰ء کو

مین بڑے دن کی خوشی مین ایک بدمعاش مچھلی نے ایک نفر گورہ رجمنٹ نمبر ۸۹ پر جب وہ سمندر مین غسل کرتا تھا حملہ کرکے اُسکو پھاڑ کھایا - اور اس جزیرے مین دریائی جانور کا صرف یہ پہلا حملہ تھا ورنہ اس سے پہلے کبھی کوئی مچھلی یا دوسرا دریائی جانور غسل کرنے والون پر اسطرح سے حملہ آور نہین ہوا - ۲۳ - فروری ۱۸۸۲ء عیسوی کو قریب ۲ بجے شام کے ایک بڑے زور کا بھونچال پورٹ بلیر مین آیا دو منٹ تک زمین ہلتی رہی بعض مکانات بھی شق ہوگئے - اس صاحب کے عہد مین محکمۂ انجنیری یعنی بارک ماسٹری جسکا لاکھون روپیہ سالانہ کا خرچ تھا یکم اپریل ۱۸۸۲ء عیسوی سے بالکل تخفیف مین آگیا اور کام عمارت ہر دو صاحب ضلعون کے علاقہ مین ہوگیا اور یکم جنوری ۱۸۸۱ء سے بجائے پوری پلٹن مدراس کے صرف دو کمپنی رہا کرینگی اُسکے عوض مین بجائے چارسو ملازمان پولیس کے آٹھ سو جوان پولیس مین رہا کرینگے اسمین لاکھون روپیہ سالانہ کی تخفیف ہوئی -

انتظام حکومت ٹلشٹ

آب بعد تحریر واقعات عجیبہ عہد ہر سپرنٹنڈنٹ کے اجمالاً ذکر انتظام حکومت سٹلمنٹ کا
کرتا ہون یہ جزائر انڈمان مثل دوسری چیف کمشنریون کے ایک لوکل گورنمنٹی ہی بموجب
اشتہار ہوم ڈپارٹمنٹ نمبری ۵ مورخہ ۱۳ - مارچ ۱۸۷۲ع ایکٹ نمبر ۱۴ ۱۸۷۴ عیسوی کہ
اس سٹلمنٹ مین جاری ہوگیا اُس ایکٹ کی دفعہ ۳ کی روسے صاحب چیف کمشنر بہادر کو
اختیار ہی کہ جس جس ایکٹ کو چاہین یہان سے متعلق کردیوین اور جس حاکم کو جو اختیارات
دیوانی یا فوجداری کے چاہین عطا کرین - اور نیز حسب منشاء دفعہ ۱ - باب ۳ - ایکٹ
پارلیمنٹ مجریہ ۱۸۳۳ع بابوس ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحب چیف کمشنر کو بحیثیت لوکل گورنمنٹ
اختیار ہی کہ جو قانون اس سٹلمنٹ کیواسطے چاہین تیار کرکے بمنظوری گورنمنٹ ہند
یہان جاری کرادیوین -

حسب منشاء دفعہ ۱۳ - قانون پورٹ بلیر مجریہ ۱۸۷۶ع کے صاحب چیف کمشنر بہادر
اس قسمت کا سشن جج ہی - صاحب چیف کمشنر بہادر کا حکم ناطق ہی اُسکا اپیل نہین ہوسکتا
صرف واسطے منظوری پھانسی کے بحضور گورنر جنرل ہند کے مثل روانہ کرنا ہوگا —
مقدمات دیوانی مین صاحب چیف کمشنر بہادر بمنزلہ ہائی کورٹ ہی - کوئی جہاز یا مسافر
یا کوئی مال و اسباب بلا اجازت صاحب چیف کمشنر بہادر کے کسی جزیرہ مین منجملہ جزائر
ہذا کے نہین آسکتا اور نہ کوئی آدمی بلا اجازت صاحب چیف کمشنر بہادر کے اس سٹلمنٹ
سے جاسکتا ہی اور کسی قسم کی شراب یا افیون یا گانجا یا کوئی اور مسکر یا نشی چیز یا کوئی ہتھیار
مثل بندوق و تلوار وغیرہ یا بارود یا کوئی دوسری بھک سے اڑجانے والے مادے
بلا اجازت تحریری صاحب چیف کمشنر بہادر کے نہ کوئی اس سٹلمنٹ مین لاسکتا ہی اور نہ
اپنے پاس رکھہ سکتا ہی اور نہ فروخت کرسکتا ہی اور تمامی افسر متعلقہ سٹلمنٹ مع افواج

صاحب چیف کمشنر بہادر کے ماتحت ہین یہ صاحب جزیرہ روس ایلنڈ صدر مقام جزائر ہذا مین
رہتا ہی - اسکی تنخواہ تین ہزار روپیہ تک ہی اس صاحب چیف کمشنر کے ماتحت ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ
جو معاملات فوجداری مین مجسٹریٹ ضلع اور مقدمات دیوانی مین جج ضلع کا اختیار رکھتا ہی
اور پندرہ سو روپیہ تک تنخواہ پاتا ہی بمقام ٹاپو اپرڈین رہتا ہی - دوسرا فرسٹ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہی
وہ جسکو معاملات فوجداری مین فسٹ کلاس مجسٹریٹ اور دیوانی مین پانچ ہزار روپیہ تک کے مقدمات سماعت
کرنے کا اختیار رکھتا ہی اور ایکہزار روپیہ تک تنخواہ پاتا ہی اور بمقام جزیرہ چاتھم قیام رکھتا ہی یہ دونون
صاحب یعنی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور فسٹ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ سوا اختیارات قانونی مندرجہ بالا
کے اس سٹلمنٹ کے دونون ضلعون یعنی سدرن و ناردن کے افسر ضلع ہین اس اختیار مین
یہ دونون صاحب مساوی ہین اور ماتحت و ہدایت صاحب سپرنٹنڈنٹ کے کام کرتے ہین -
ان دونون افسران ضلع کے سوا ایک سکن اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جسکی تنخواہ ۸۰۰ تک ہی
اور دوسرا تھارڈ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جسکی تنخواہ سات سو روپیہ تک ہی اور دو فسٹ کلاس
اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنکی تنخواہ چھہ چھہ سو روپیہ تک ہی اور تین سکن کلاس
اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنکی تنخواہ چار چار سو روپیہ تک ہی ماتحت دونون حکام ضلع کے
کام کرتے ہین اب مع صاحب چیف کمشنر دس سٹلمنٹ افسر جنکی تنخواہ آٹھ ہزار پچاس روپیہ
تک ہی اس سٹلمنٹ کی حکومت کرتے ہین - انکے سوا ایک انجنیر اور تین ڈاکٹر سوا
ڈاکٹرون گورہ رجمنٹ و ہندوستانی پلٹن کے اور کمسریٹ افسر اور ایک کپتان گہاٹ اور دو
کمپنی گورہ رجمنٹ اور ایک پوری نیٹو رجمنٹ اور ایک سرکاری اگبوٹ مع اور بہت سے
افسران ماتحت متعلقہ ہر سر رشتہ کے اس سٹلمنٹ مین رہتے ہین - اور تخمیناً [illegible] نفر قیدی
قیدیون کے قریب چار سو آدمیون کے سر رشتہ یہان پولیس موجود ہی اور کسیقدر ضروری

تقسیم ہوکر دستور العمل ادوھر پولیس کا یہان جاری ہی۔ ایک کمپنی کا آگبوٹ جسکا خرچہ قریب
دس ہزار ۱۰۰۰۰ روپیہ ماہواری کے ہی مہینہ مین ایک مرتبہ کلکتہ سے یہان آتا ہی اور نکوبار اور
رنگون ہوکر پھر کلکتہ کو واپس چلاجاتا ہی۔ اب خرچ اس سٹلمنٹ کا قریب بارہ لاکھہ ۱۲۰۰۰۰۰ روپیہ
سالانہ کے ہی مگر ہر قسم کی آمدنی چالیس ہزار ۴۰۰۰۰ روپیہ سالانہ سے بھی کم ہی کہ اس صورت مین
قریب گیارہ بارہ لاکھہ روپیہ کے اس سٹلمنٹ مین سرکار کو نقصان ہوتا ہی۔

اب بعد مختصر تذکرہ انتظام حکومت سٹلمنٹ کے کسیقدر ذکر پولیس پورٹ بلیر کا بھی کرنا ضرور ہی
عہد جان ہاٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم سے قریب ایک سو آدمیون کے یہان قیدی پولیس
مقرر ہی اور شروع عہد کرنیل فورڈ صاحب سپرنٹنڈنٹ چہارم تک وہی قیدی پولیس ہر باب
مین محافظت و نگہبانی [illegible] کرتے تھے اور انکو وردی وغیرہ دیکر ضروری قواعد بھی
سکہلائے گئے تھے۔ فورڈ صاحب کے آخر وقت مین یہان سے پولیس مقرر ہوکر آیا مگر
چونکہ [illegible] بات مین انکا فریب ثابت ہوچکا تھا اسلیے عہد جنرل اسٹوارٹ صاحب مین [illegible]
نکالا گیا اور بجاے انکے پنجابی پولیس مقرر ہوا۔ اس پنجابی پولیس کے اول ڈسٹرکٹ
سپرنٹنڈنٹ کپتان [illegible] صاحب مقرر ہوے مگر [illegible] اثنا مین مسٹر [illegible] تبدیل ہوکر
ایک بڑے خاندانی رئیس باشندہ [illegible] سیالکوٹ کے [illegible] اوقات [illegible]
مین افسر [illegible] کمشنر [illegible] مقرر ہوکر یہان تشریف لائے اور انکی لیاقت اور دانائی اور
تجربہ کاری پولیس کے سبب [illegible] انتظام [illegible]
۱۱- جولائی [illegible] مستقل سپرنٹنڈنٹ پولیس پورٹ بلیر کے مقرر ہوگئے [illegible] صاحب
دانائی اور خوش انتظامی کے سبب فرار بذریعہ بوٹ جو پیشتر یہان اکثر ہوتی تھی بالکل بند ہوگئی
اور دوسرے جرائم بھی بہ نسبت پہلے کے بہت ہی کم ہوگئے ظلم و فساد کا دروازہ مسدود ہی [illegible]

خرچہ پیل و بھیڑی و رسد قیدیان وغیرہ ۳۸۰۰۰ روپیہ
و شراب و چارہ مویشی و تیل روشنی و
ظروف قیدیان وغیرہ ہر شئے متعلقہ کمسریٹ ـــ
خرچہ ادویات وغیرہ ہسپتال ـــ ۴۰۰۰ روپیہ
خرچہ رنگ و بوٹ و کوئلہ وغیرہ گودام مع
اشمول نکوبار ـــ ۵۰۰۰ روپیہ
خرچہ پارچہ وردی قیدیان ـــ ۴۵۰۰ روپیہ
خرچہ کلہاڑی و چاقو وغیرہ ہتھیاران ـــ ۳۰۰۰۰ روپیہ
کمیشن بقالان ـــ ۳۵۰۰ روپیہ
خرچہ جنگلیان ـــ ۳۴۰۰ روپیہ
خرچہ اسکول و کتاب خانہ و ڈاک ـــ ۶۶۵۰ روپیہ
محصول اگبوٹ کمپنی ۱۲۴۳۰۰۰ روپیہ
خرچہ نکوبار ۵۰۰۰ روپیہ
تنخواہ و خرچ عمارات یعنی محکمۂ انجنیر حساب تخمینا ۱۰۰۰۰۰ روپیہ
میزان کل ۱۳۱۶۸۵۵ روپیہ
اسمیں خرچ فوج و اگبوٹ و جہاز سرکاری متعینہ
پورٹ بلیر شامل نہیں ہے ـــ

منہا ایک لاکھ روپیہ ۱۰۰۰۰۰ روپیہ

باقی ۱۲۱۶۸۵۵ روپیہ
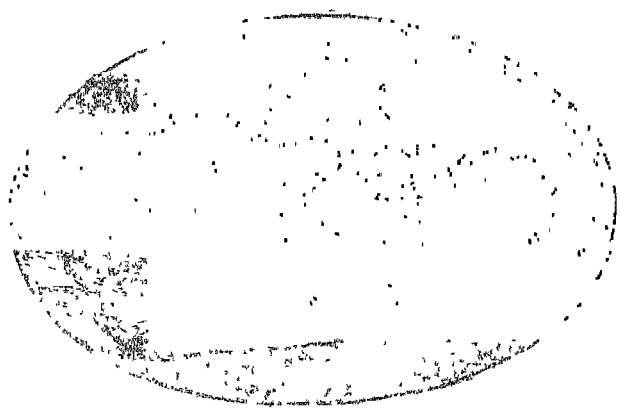
ارل میو صاحب بہادر کے-پی-جی-یم-ایس-آئی-
ویسرائے وگورنر جنرل کشور ہند

شیر علی قیدی نمبری ۱۵۵۵۷
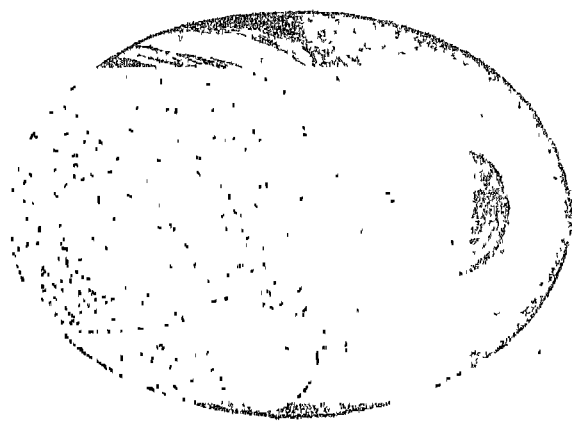
CHAPTER III
On the Assassination of LORD MAYO

فصل سوم
حالات قتل نواب امیر کبیر لارڈ میو صاحب بہادر

یہ صاحب ۱۲۔۱ ماہ فروری ۱۸۲۲ء مین بمقام ڈبلن جزیرۂ ایرلینڈ مین پیدا ہوئے اپنے
کلان برادر کے بعد امیر کبیر و خاندانی لارڈ یعنی نواب تھے۔ ۱۸۶۹ء مین بجاے جان لارنس صاحب
سرکار ہند کے گورنر جنرل اور وایسراے مقرر ہو کر رونق افروز مسند گورنری ہند کے
ہوئے۔ اُنکے ملکی و مالی و لشکری انتظامات قابل تعریف ہین۔ اب قبل ذکر کرنے معرکہ
قتل لارڈ صاحب کے اُنکے پورٹ بلیر کو آنے کا سبب تحریر کرتا ہون تاکہ ناظرین کو سارا حال اول
آخر تک معلوم ہو جاوے۔ سنہ ۱۸۷۱ء مین بعد تشریف لیجانے کرنیل مین صاحب کے بعہد
جنرل سٹیورٹ صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ کے ایک کرسچن قیدی نے ایک دوسرے کرسچن قیدی کا
کو حالت نشۂ شراب مین جان سے مار ڈالا اور بوجہ شرافت قومی اُسکا مقدمہ مع گواہان
وغیرہ کے سپرد ہائی کورٹ بنگال کے ہوا اور عند التحقیقات ہائی کورٹ کے کرسچن قیدیون کی
آزادی اور شراب خواری وغیرہ موبمو ثابت ہوگئی اور اسکی رپورٹ اور حالات متعلق آزادی
قیدیان مذکورہ کی گوش گزار لارڈ میو صاحب کے ہوئی۔ یہ سب حالات معلوم ہونے سے
ارادہ لارڈ صاحب بہادر کا واسطے درست کرنے قواعد سٹلمنٹ ہذا کے ہوا تب اُس مین

غور کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ بہت مشکل اور خطرے کا کام ہے کہ صرف ایک سپرنٹنڈنٹ مع
ایک اسسٹنٹ کے ایکسو گورون کے ساتھ آٹھ نو ہزار قیدیون کی کہ جنمین ہزارون نامی گرامی
بدمعاش اور ڈکیت و خونی وغیرہ جمع ہین حفاظت کرسکین اسواسطے ضرور ہے کہ تمامی بندوبست
اور دستور و قواعد سٹلمنٹ کی بدلی کرکے ایک عمدہ اور سخت قاعدہ تجویز ہوکر ایک بھاری جماعت
پولیس اور ایک ہندوستانی پلٹن مع بہت سے سٹلمنٹ افسرون کے یہان مقرر کیجاوے۔
کرنیل مین صاحب بہادر نے اپنے تین چار برس کے تجربات کا ایک دستور العمل پورٹبلیر
کا تحریر کرکے اٹھارہ سو اکہتر میں حضور گورنر جنرل بہادر کے روانہ کیا تھا تب لارڈ میو صاحب بہادر نے اسکو
مطالعہ فرماکر اسکی تبدیلی اور ترمیم کا ارادہ کیا اور دل و جان سے اس کام مین مصروف
ہوئے اور چاہا کہ بیس ہزار قیدیون کے رہنے کا اس سٹلمنٹ مین بندوبست کیا جاوے۔
اسواسطے ایک قانون جسکا مفصل حال اس کتاب کے دوسرے مقام پر ملیگا تیار ہو کر
۱۰ جون اٹھارہ سو اکہتر ع کو لارڈ صاحب نے اپنے قلم خاص سے اسکی تصحیح و ترمیم کرکے یہ لکھا کہ
چارج جزائر انڈمان کا جسکو میجر جنرل اسٹوارٹ صاحب لینے والا ہے بہت بھاری جوابدہی
کا کام ہے اور میرے خیال مین تمام ہند کی سرکاری خدمتون مین کوئی خدمت اس سے
زیادہ جوابدہی اور ہوشیاری سے چلانے کی نہین ہے اور مجھکو امید قوی ہے کہ اگر حکام پورٹبلیر
اندک توجہ کرکے بندوبست کرینگے تو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہان کی آمد سے وہان کا خرچ
جو لاکھون روپیہ سالانہ کا ہے نکل آویگا ۔ وہ دستور العمل جدید جو پورٹبلیر سے دو ہزار میل کے
فاصلہ پر کوہ شملہ مین بیٹھکر بنایا گیا تھا اب جنرل اسٹوارٹ صاحب کے حوالہ ہوا کہ اسکو جزائر
مذکور مین لیجاکر اور چلاکر دیکھو ۔ جب جنرل صاحب موصوف نے یہان پہونچکر ان قواعد کو
چلانا شروع کیا اور بعد کسیقدر چلانے کے اپنے نتیجہ کارگزاری کی رپورٹ بجضور گورنر جنرل ارسال

روانہ کی تو اُسمین یہ لکھا تھا کہ جب تک کوئی شخص یہان آنکر جزائر ہذا کو خود نہ دیکھے
تب تک قواعد وطرق کارروائی جزائر ہذا اُسکی سمجھہ مین نہین آسکتے بنا برین اب
لارڈ صاحب بہادر نے مصمم ارادہ فرمایا کہ جزائر مذکور کو خود جاکر معاینہ فرمائین -
چند باتون کے سبب سے بوقت صاحب ممدوح کے سامنے پیش تھین ملک برہما
اور جزائر انڈمان اور ملک اڑیسہ مین خود رونق افروز ہوکر وہان کا بندوبست عمدہ
طور پر کرنا منظور خاطر تھا اسواسطے یہ ارادہ کیا کہ اول برہما اور وہان سے انڈمان اور
وہان سے اڑیسہ جاکر بعدہ کلکتہ واپس آنا چاہیے - ۲۴ جنوری سنہ ۱۸۷۲ع کو بسواری
جنگی آگبوٹ فری گیٹ گلاس گیو اور آگبوٹ ڈہاکہ کے کہ جو جہازی کمپنی کلکتہ نے
لارڈ صاحب بہادر کے ہمراہ رکاب کردیا تھا لارڈ صاحب بہادر بمعیت لیڈی میو صاحبہ
و مسی لمبین صاحبہ و مسٹر بیر و الیس صاحب و مس نارمن و مسٹر و مس اچیس فارن سکرٹری
و مسٹر و مس برن صاحب و مسٹر و مس اسمتھ صاحب و کرنیل ہالسی مع مس خود و مسٹر الس کا کرل
مع میم صاحبہ خود و کرنیل تھولیر صاحب مع میم صاحبہ و دختران خود و لیڈی بارنٹ صاحب
و کرنیل بنال مع میم صاحبہ خود و مسٹر ایلن و مسٹر گریلڈ فرجیرپاڈ اور رفاقتی اشتاف ہمراہ
لارڈ صاحب و پراویٹ سکرٹری اور چار صاحب خاص گورنر صاحب کے کلکتہ سے روانہ
رنگون ہوگئے جب لارڈ صاحب بہادر کلکتہ سے سوار ہوئے اُسوقت لفٹننٹ گورنر بنگال
اور دوسرے بہت سے معزز سردار لارڈ صاحب کے رخصت کرنے کو گھاٹ پر موجود تھے -
لارڈ صاحب بہادر بہت خفا کہ پہر سے آن سرداروں سے رخصت ہوئے کیونکہ اُس
زمانہ مین بابت اقلات دار السلطنت بلوچستان کے کسیقدر گڑبڑ تھی اور تھوڑے روزون کے
آگے صاحب ممدوح نے ایک ایلچی طرف بلوچستان کے روانہ فرمایا تھا اُسکی طرف بھی دل

لگا ہوا تھا باین وجہ چلتے وقت یہ بھی فرمایا کہ اگر جانب سرحد سے کچھ خراب خبر مجھکو پہونچیگی
تو مین انڈمان واڑیسہ نہین جاؤنگا یہانسے واپس کلکتہ آؤنگا - الغرض یہانپر پہونچکر
رنگون کا ملاحظہ کرکے مولمین کو تشریف لیگئے اور وہان سے ۵ - فروری ۱۸۷۲ع کو
بجانب انڈمان مع صاحب چیف کمشنر بہادر برما کہ وہ بھی بسواری اگبوٹ تھیسس کے
ہمراہ رکاب صاحب ممدوح کے ہوگئے تھے کوچ کیا - ۸ - فروری ۱۸۷۲ع کو ۸ بجنے
کے بعد فجر سے ایک دوسرے کے بعد چار اگبوٹ راس ایلنڈ کے شرقی جزائر کی اڑ سے
سامنے کے سمندر مین نظر آنے شروع ہوئے اور آٹھ بجے تک چارون اگبوٹ بیچ سمندر پہونچکر
مابین راس اور ابرڈین کے لنگر ڈالدیا اس سے پہلے کبھی ایکساتھ چار اگبوٹ اس جزیرے
مین جمع نہوئے تھے ان چارون اگبوٹ مین فری گیسٹ گلاسگو اور ڈھاکہ لارڈ صاحب
اور انکے ہمراہیون کی زیر سواری تھے اور تھیسس پر چیف کمشنر بہادر برما جو اپنے ہمراہ رکاب
صاحب بہادر ممدوح الصدر آئے تھے اور اسکوشیا چوتھا اگبوٹ اسی دن کلکتہ سے ڈاک
لیکر آیا تھا - لارڈ صاحب بہادر کے دل مین جزیرہ انڈمان مین جلدی سے پہونچنے کی
بہت تمنا تھی اب آٹھ بجے کے وقت لنگر ہونے کے ساتھ ہی چاہا کہ اترکر راس ایلنڈ کو
ملاحظہ کرین - لیکن دوسرے ہمراہیان صاحب ممدوح کے اسوقت مانع ہوئے یہ راقم بھی اس روز
راس ایلنڈ مین حاضر تھا سات بجے فجر سے ہر مرد و عورت خواہ فری خواہ قیدی اونچی
اونچی جگہون پر کھڑے ہوکر اگبوٹون کی آمد کا نظارہ کر رہے تھے اور لارڈ صاحب کی آمد
کی ایسی خوشی ہر دل مین سمائی تھی کہ ہر متنفس کو گویا وہ دن عید تھا ہر قیدی یہ سمجھتا تھا
کہ لارڈ صاحب بہادر مجھکو تو ضرور رہائی دیجاوینگے - ۹ بجے کے قریب جنرل اسٹوارٹ صاحب
بہادر فری گیسٹ مین تشریف لیگئے اور وہان جاکر پرائیوٹ سکرٹری کو مطلع کردیا کہ ہمنے

واسطے حفاظت لارڈ صاحب بہادر کے بخوبی بندوبست کردیا ہے مشقتی قیدیون کو کہ جنگی
یا شہر سے کچھ بفاصلہ ہے حکم دیا گیا ہے کہ اپنے اپنے کام پر سے غیر حاضر نہونے پاوین اور
فری پولیس کی گارد جو شہر میں یا ہولی بند و تین لیکر آگے پہنچے اور وہان پہنچے یا مین لارڈ صاحب بہادر
کے جنگی اور پیپر و شہر میں جہان زیادہ بدمعاش رہتے ہین سواے فری پولیس کے
جنگی پلٹن بھی مسلح ہوکر تیار رہینگی اب لارڈ صاحب بالاتفاق اترکر ٹاپوؤن کا ملاحظہ فرماوینگے
اسی دم لارڈ صاحب بہادر بوٹ مین سوار ہوکر مع چند ہمراہیان خود گھاٹ راس ایلنڈ پر
رونق افروز ہوئے اور بوٹ مین قدم رکھنے کے ساتھہ ہی ۱۲ ضرب توپ کی سلامی ہوئی
سواے مشقتیون کے ہر کہ و مہ مرد و عورت لڑکے بچے فری و قیدی بڑی دھوم دھام سے
پیل پر حاضر و ناظر تھے لارڈ صاحب بہادر ٹاپو مین اترنے کے ساتھہ ہی بازار کی طرف
متوجہ ہوئے فری اور قیدیون کا چارون طرف لارڈ صاحب بہادر کے ایک ازدحام تھا
اول اسکول راس ایلنڈ کو ملاحظہ فرمایا بعدہٗ بازار مین ہوکر قیدی ہسپتال مین تشریف
لیجا کر وہان مردانہ و زنانہ ہسپتال کو ملاحظہ فرمایا ازان بعد سات و دو نمبر کی
بارکون کے بیچ ہوکر سات نمبر بارک کے شمالی کنارہ پر بہت دیر تک کھڑے رہے اور
جنرل صاحب سے دربارۂ بنانے ریل کے بات چیت کرتے رہے اور وہان سے جنگی
پلٹن کی بارک کو ہوکر گرجا مین تشریف لیگئے اور گرجا کے دروازے پر کھڑے ہوکر بہت
دیر تک نسبت ترقی آبادی سٹلمنٹ اور خصوصاً مونٹ ہریٹ کے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر
سے گفتگو کرتے رہے اور گرجا سے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر کے مکان پر تشریف لیگئے
اور وہان کسیقدر ٹھہر کر ٹیفن کھایا- راہ مین چلنے وقت اگر کبھی فری پولیس کے لوگ
لارڈ صاحب کے بہت نزدیک ہوجاتے اور قیدیون کو ذرا دور ہٹا دیتے تو لارڈ صاحب

ناراض ہوکر پولیس کو دور کردیتے تھے راقم کو چند بار اُسوقت ساتھ چلنے مین ایسا اتفاق ہوا
کہ لارڈ صاحب بہادر خود بہقدر متصل ہوگئے تھے کہ کپڑے سے کپڑا چھو جانے کی نوبت اگئی تھی
اور پیٹی افسر و منشی وغیرہ معزز قیدی ایسے ملے ہوئے بیچ مین چلے جاتے تھے کہ لارڈ صاحب بہادر
کے مصاحب وغیرہ سے بھی بعض وقت صاحب ممدوح کے نزدیک ہوجاتے تھے اور لارڈ صاحب بہادر
کے چہرہ سے ایسی خوشی معلوم ہوتی تھی کہ کپڑون مین پھولے نہ سماتے تھے اور لارڈ صاحب بہادر
کے آنے کے پہلے سے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر و نیز دوسرے افسران سٹلمنٹ نے
ہملوگ پورانے قیدیون سے وعدہ واثق کیا تھا کہ بروقت تشریف لانے جناب لارڈ صاحب بہادر
کے تم سب پورانے اور خوش چلن قیدی اور خصوصاً قیدیان بغاوت وغیرہ بالکل رہا ہوجاؤگے
اس امید پر ہم سب پورانے قیدی اپنے تئین چھوٹا ہوا سمجھکر مارے خوشی کے پھولے پھرتے
تھے اور ہر دل پر وہ کیفیت خوشی اور شادمانی کی طاری تھی کہ جسکو نہ قلم و نہ زبان بیان
نہین کرسکتا۔ بعد اسکے لارڈ صاحب مع رفقا خود گورہ بارک کو تشریف لیگئے اور شمالی طرف
جزیرہ راس ایلنڈ کو ملاحظہ فرماکر بخیر و عافیت اگبوٹ کو لوٹ آئے اور پھر وہان سے دوپہر
بعد وییر ایلنڈ کو تشریف لیگئے۔ جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر اُس روز تمام دن لارڈ صاحب
بہادر کے دہنی طرف اور پرایوٹ سکرٹری لارڈ صاحب بہادر کے بائین طرف اور دوسرے
صاحب لوگ صاحب ممدوح کے اردگرد رہے بعد ملاحظہ وییر اور جیل وییر کے قریب شام
کے صاحب ممدوح چاٹم مین پہونچے اور وہان آرہ گھر وغیرہ کو بہت دیر تک دیکھتے رہے۔
ایک تختہ لال لکڑی کا جو آرہ گھر مین پڑا تھا اور جسکا آخر کو صندوق کفن و دفن صاحب ممدوح
کا بنایا گیا بہت پسند فرمایا اس دن پھر کے گشت مین چند قیدیون نے عرضیان بھی
لارڈ صاحب بہادر کو دین صاحب ممدوح نے وہ عرضیان بہت خوشی سے لے لین۔

چاٹم سے چلتے وقت صرف ایک گھنٹہ دن باقی رہا تھا اُسوقت لارڈ صاحب نے فرمایا
کہ ہم اِسوقت مونٹ ہریٹ کو بھی دیکھ سکتے ہین پرادوٹ سکرٹری جسکا کام تھا کہ لارڈ صاحب
کو بعد غروب آفتاب کے باہر رہنے دیوے مانع ہوا اور عرض کیا کہ اب وقت بہت تنگ ہے
کل فجر مونٹ ہریٹ کو چلکر ملاحظہ کرینگے لیکن لارڈ صاحب نے نہ مانا اور جب جنرل اسٹوئرٹ صاحب
نے ارادہ مصمم لارڈ صاحب کا اُسیوقت مونٹ ہریٹ جانیکا دیکھا تو ایک بوٹ مین گارد فری اپنے
کا ہوپٹون کو اول روانہ کردیا بعد اُسکے لارڈ صاحب بھی مع ہمراہیان خود ہوپٹون مین
رونق افروز ہوے جب اِس جگہ پہونچے تو پانچ گھنٹے بج کر تھوڑی دیر ہوئی تھی اور
بہت ٹھنڈا اور سہانا وقت تھا۔ اِس سٹلمنٹ مین مونٹ ہریٹ سب سے بلند پہاڑ سطح سمندر
سے ۱۱۱۶ فٹ اونچا ہے اور جلنے مین پل ہوپٹون سے قریب ڈیڑھ میل کے چڑھائی کی راہ ہے
کرنیل ٹیلر صاحب سپرنٹنڈنٹ سوم کے وقت مین یہ مونٹ یعنی پہاڑ بنام ہریٹ میم کرنیل صاحب
موصوف کے آباد کیا گیا تھا اور اِسی سبب سے مونٹ ہریٹ کہلاتا ہے یہ پہاڑ اونچا ہونے
کے سبب سے نسبت اور سب جگہون کے زیادہ سرد ہے یہان یہ پہاڑ شملہ کا کام دیتا ہے
گرمی کے موسم مین اکثر صاحب لوگ وہان جاکر رہتے ہین مونٹ ہریٹ کی چوٹی پر سے
تمام سٹلمنٹ اور آس پاس کے جنگل اور سمندر اور کھاڑیان مثل ہتھیلی کے نظر آتے ہین اور
دیکھنے والے کو عجب کیفیت ہوتی ہے۔ ہوپٹون مین لارڈ صاحب کی سواری کے واسطے
ایک بابو حاضر تھا مگر دوسرے لوگون ہمراہیان کے واسطے کچھ سواری حاضر نہ تھی اِسواسطے
اول لارڈ صاحب بہادر اکیلے ٹٹو پر سوار ہونے سے راضی نہوئے اور چاہا کہ سب کے ساتھ
پاپیادہ چلین مگر سب کے مصر ہونے سے آخر کو سوار ہوئے لیکن نصف چڑھائی پر جاکر صاحب
ممدوح ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اب پانون چلنے کی میری باری ہے کوئی تم مین سے اِسپر سوار ہوجائے

لیکن اُن لوگون نے نمانا۔ جب لارڈ صاحب بہادر اوپر پہونچے تو اُس جگہہ کو دیکھکر بہت
خوش ہوئے اور فرمایا کہ اس شملٹ مین بہت جگہہ ہے جسمین لاکھون آدمی رہسکتے ہین وہ
وقت غروب آفتاب کا تھا لارڈ صاحب بہادر وہان بیٹھکر سمندر مین غروب آفتاب کا تماشا
دیکھنے لگے دو ایک مرتبہ آہستہ سے بولے کہ کیا خوبصورت جگہہ ہے اوسکے بعد تھوڑا سا
ٹھنڈا پانی پیا اور پھر مغرب کی طرف دیکھکر اپنے پرایوٹ سکرٹری سے فرمایا کہ ایسا خوبصورت
نظارہ مین نے اپنی ساری عمر مین کبھی نہین دیکھا۔ اب اندھیرا شروع ہو گیا اور نیچے
اُترنے کی تیاری ہونے لگی اور جب قریب تین حصے کے راہ اُتر آئے تو کچھہ آدمی روشن
مشعلون کے اُس تاریک وقت اور جنگل کے اندھیرے مین ہوپٹون کی طرف سے مثل
عالم جنات کے پہونچے وہان سے اب سب آدمی مشعلون کی روشنی مین ہوپٹون تک آئے
تو اُسوقت آگبوٹ مین سات بجے تھے اور تاریکی مثل ظلمات کے چارون طرف چھا گئی تھی
اب لارڈ صاحب بہادر پل ہوپٹون پر پہونچے دو مشعل والے لارڈ صاحب کے آگے اور
سپرنٹنڈنٹ صاحب اور پراوٹ سکرٹری لارڈ صاحب بہادر کے داہنے بائین اور ایک
لفٹنٹ اور ایک کرنیل فری گیٹ گلاسگو کے تھوڑے فاصلے پر پیچھے کی طرف لارڈ صاحب بہادر
کے داہنے بائین چلتے تھے اور مسلح گارد فری پولیس کا لارڈ صاحب بہادر کے پیچھے پانون سے
پانون ملا ہوا چلتا تھا اُسوقت سپرنٹنڈنٹ صاحب لارڈ صاحب بہادر سے اجازت لیکر
نمایش گاہ کی تیاری کی بابت جو لارڈ صاحب بہادر کے دکھلانے کے واسطے بمقام ابرڈین
۹ تاریخ کی فجر کو ہونیوالی تھی ایک طرف کو ہٹ گئے اُسوقت لارڈ صاحب بہادر نے مع
پراوٹ سکرٹری کے آہستہ آہستہ چلکر گھاٹ کی سیڑھیون کی طرف جاکر بوٹ مین اُترنا
چاہا اُسوقت یکبیک لارڈ صاحب بہادر کی طرف کچھہ ضرب کے کھٹکے کی آواز سنی گئی

اور جب اُسطرف دیکھا تو معلوم ہُوا کہ لارڈ صاحب کی پُشت پر کوئی ہاتھہ مع چھُری کے
وار کر رہا ہی اور ایک آدمی لارڈ صاحب کی پُشت پر چمٹا ہوا ہی اُسی دم پُلس افسر وغیرہ
دس بارہ آدمی قاتل پر گر پڑے اور اُسکو پکڑ لیا اُسمین ارجن نام ایک قیدی کوتوالی
پیادہ نے قاتل کو پکڑ کے چھُری اُسکے ہاتھہ سے چھین لی کیونکہ مشعلین اُسوقت گُل ہوکر
ایسا اندھیرا ہوگیا تھا اور ایسی گڑبڑی پڑ گئی تھی کہ اگر قاتل پکڑا نجاتا تو وہ اور کئی ایک
مخصوصاً صاحب سپرنٹنڈنٹ کو ضرور مار ڈالتا ۔ اِس بہادری کے صلہ مین ارجن کوتوالی پیادہ
کی رہائی ہوگئی اور بہت سا انعام اور اچھی نوکری اُسکے ضلع مین دیگئی جب مجرم پکڑا گیا
تو پولیس والے شیر ہوگئے اور اگر پراویٹ سکرٹری اُسکو نہ چھُڑا دیوے تو وہ اُسکو مار مار کر
مار ڈالتے اُس دھکم دھکا مین لارڈ صاحب بہادر زخم کھانے کے بعد سمندر مین گر گئے اور جب
دیکھا تو وہ کھڑے پانی مین کھڑے ہوئے اپنے منہ کو اپنے ہاتھون سے صاف کر رہے ہین
اوسی دم پراویٹ سکرٹری کود کر صاحب ممدوح کے پاس پہونچا تب لارڈ صاحب بہادر نے
آہستہ سے فرمایا کہ اُنھون نے مجکو ضرب ماری اور پھر دوبارہ ایسی اونچی آواز سے کہ وہ آواز
[illegible] پر بھی سُنی گئی بولے کہ کچھ اندیشہ نہین ہی بہت بھاری ضرب نہین لگی اُسوقت
صاحب ممدوح کو پُل پر لاکر ایک گاڑی پر جو اُسوقت پُل پر کھڑی تھی بٹھلا دیا اور مشعلین پھر
روشن کرائی گئین اُسوقت دیکھا کہ اُنکی پُشت پر گوشت کٹکر ایک چھید ہوگیا ہی اُسمین سے پرنالے
کی طرح خون بہتا ہی لوگون نے چاہا کہ اُس خون کو رومالون سے صاف کردیوین ایک دم
[illegible] صاحب ممدوح گاڑی پر بیٹھے رہے لیکن [illegible] چپ چاپ [illegible] اُسکے بعد پاؤن لڑکھڑا کر
[illegible] کی طرف [illegible] اور گر پڑے [illegible] بعد آہستہ سے فرمایا کہ میرا سر اوپر اُٹھاؤ اور یہ گویا آخری
بات تھی اُسکے [illegible] نہ بولے تب سب صاحب [illegible] اُنکو [illegible] مین [illegible] کوئی [illegible]

کہ وہ مرگئے اور کوئی انکو بیہوش سمجھکر اُنکے کوٹ کو جلدی سے پھاڑکر خون کو چیتھڑون اور
ہتھیلیون سے روکنے لگا کچھ آدمی اُنکے پانون کے تلوؤن اور ٹانگون کو مالش کرنے لگے
دو تین آدمیون نے اُنکے سر کو تھانبا۔ اُسوقت خونی بھی اُنسے تھوڑے فاصلے پر ہاتھ پانون
جکڑا ہوا سرنگون اُسی بوٹ مین بیٹھا تھا جب یہ بوٹ تھوڑی دور پر سوپرنس پیٹے کے
سامنے پہونچا تو اُسوقت آگبوٹ مین آٹھ بجے تھے اور جب فری گیٹ کے نزدیک پہونچا تو دیکھا
کہ آگبوٹ پر لوگ کھڑے ہوئے ہنسی سے مچھلیان پکڑ پکڑ کر ہنسی خوشی کر رہے ہین اور کھانا
کھانے کے لارڈ صاحب کے منتظر ہین۔ اتفاق سے اِس بوٹ کی بتی بھی آگبوٹ کے نزدیک
جاکر بجھگئی تھی اِس سبب سے آگبوٹ والون کو کچھ معلوم نہوا کہ اِس بوٹ مین کیا حادثہ ہے۔
بوٹ سے اُتار کر لوگ صاحب ممدوح کو آگبوٹ پر لیگئے اور چارپائی پر لِٹا کر دیکھا تو وہ بالکل
سرد ہوگئے تھے اور کچھ رمق جان باقی نہ تھی۔ اُس رات کو مارے غم کے ۶۰۰ آدمیون مین
جو فری گیٹ مین تھے کوئی نہین سویا ہر کوئی یہ کہتا تھا کہ لارڈ صاحب کی جگہہ مین کیون
نہ مارا گیا ایسی کمبخت رات جہاز والون مین شاید کسی نے نہ دیکھی اور نہ سنی ہوگی تمام رات
ہر متنفس آہین بھرتا اور روتا اور افسوس کرتا رہا وہ گویا قیامت کی رات ہوگئی غرض اُس
رات کا غم قابل تحریر نہین ہے اور جو لیڈی میئو کے دل پر صدمہ اُس رات گذرا ہوگا وہ
تو سچی بھولے بھالے دل سے پوچھا چاہیے۔ ڈاکٹرون نے جب رات کو زخمون کو دیکھا
تو معلوم ہوا کہ دو زخم کاری مونڈھے کے پاس سے شروع ہوکر چھاتی تک چیرتے چلے گئے تھے
اگر اُن دونون مین ایک ہی زخم لگتا تو بھی واسطے قتل انسان کے کافی ہوتا۔ فجر کو
اِس غم مین مستدل جہازون کے بیڑے سرنگون کردیے گئے اور رسیان ڈھیلی چھوڑ دی گئین۔
۹ تاریخ کو مسٹر ہیر والیس صاحب ممبر کونسل اور مسٹر اچیسن فارن سکرٹری اور دوسرے

سرداروں نے جمع ہوکر واسطے تقرری قائم مقام گورنمنٹ کے تجویز کرکے ایک اگبوٹ کو
مع فارن سکریٹری کے مدراس کو روانہ کردیا کہ وہان سے لارڈ نیپیر صاحب گورنمنٹ مدراس
کو لیکر کلکتہ مین قائم مقام گورنر مقرر کریں اور دوسرا اگبوٹ مع ممبران کونسل وغیرہ کے
بنگال کو روانہ ہوگیا۔ فری گیٹ گلاسگو مع لاش صاحب مرحوم کے پورٹ بلیر مین کھڑا تھا
یہان ڈاکٹرون نے صاحب مرحوم کے پیٹ کو چاک کرکے خوشبوؤن سے بھر کر پھر سیدیا۔

اب باضابطہ تحقیقات مقدمہ قتل کی شروع ہوئی۔ اول ہی رات جب قاتل کو جہاز پر
لائے تو صاحب فارن سکریٹری نے اُس سے پوچھا کہ تمنے یہ کام کسواسطے کیا اُسنے جواب دیا
کہ خدا نے مجھکو حکم دیا تو مین نے یہ کام کیا۔ پھر اُسنے پوچھا کہ اس کام مین تمھارا رازدار یا
شریک کوئی ہے اُسنے جواب دیا کہ میرا شریک خدا ہے کوئی آدمی میرا شریک نہین ہے۔ اور جب
میجر پلیفر صاحب کے جو مجسٹریٹ پورٹ بلیر تھے اُسکو سامنے حسب قاعدہ عدالت کے لیگئے
تو اُسنے کورٹ کے باضابطہ سوال کے جواب مین کہا کہ ہان مین نے یہ کام کیا۔ اُسکے بعد
شہادت گواہان رویت کی حسب دستور لکھی گئی اور معمولی قاعدہ پر مقدمہ دورہ سپرد ہوا
اوسی دن دوپہر بعد صاحب سپرنٹنڈنٹ و سشن جج پورٹ بلیر نے اجلاس سشن شروع کیا
تو اُسوقت مجرم نے کہا کہ مین نے یہ کام نہین کیا اور محض لاعلمی بیان کی مگر گواہی گواہان
رویت کی کہ جنھون نے مجرم کو لارڈ صاحب بہادر کی پشت پہ سے مع خون آلودہ چھری
چمٹا ہوا چھوڑایا تھا واسطے ثبوت جرم کے حسب قاعدہ عدالت کافی ووافی تھی چنانچہ
اوسی ثبوت پر فتویٰ سزاے پھانسی کا صادر ہوکر مسل مقدمہ ہائی کورٹ بنگال کو بھیجی گئی
۲۰۔ فروری ۱۸۷۲ء عیسوی سزاے مذکور ہائی کورٹ بنگال سے منظور ہوکر ۱۱ مارچ سنہ الیہ
تاریخ پھانسی دینے کی مقرر ہوئی۔

اب اس مقام پر قاتل کا نام اور اُسکے حالات سُنیے یہ شخص شیر علی نام نمبری ۱۵۵۵۷
اطراف پشاور کا رہنے والا ایک پہاڑی افغان تھا بہت دن تک سواران پولیس پنجاب
مین ملازم سرکار رہا تھا سرکاری عملداری مین اسنے ایک افغان اپنے دشمن کو مار ڈالا تھا
اُس جرم قتل مین صاحب کمشنر پشاور نے ۲۰ اپریل ۱۸۶۷ع مین اسکو پھانسی کی سزا
تجویز کی تھی مگر بوجہ نہونے گواہان رویت قتل کے چیف کورٹ پنجاب نے سزاے موت کو
سزاے حبس بعبور دریاے شور سے بدل دیا اور پورٹ بلیر کو بھیجا گیا ۱۸۶۹ع سے اُسنے
اپنے دل مین یہ ارادہ مصمم کیا تھا کہ اگر موقع ملے تو کسی بڑے افسر انگریز کو مارا چاہیے اور
اسی وجہ سے ناصبور اُسی وقت سے سب آدمیون سے الگ اور چُپ چاپ رہتا اور
سوال کرنے پر بھی دس باتون مین ایک بات کا جواب بہت آہستگی سے دیتا اور اکثر
سر جھکائے اور آنکھ بند کیے یاد الٰہی مین مصروف رہتا لوگون کی صحبت سے اُسکو ایسی وحشت
ہوگئی تھی کہ جب اپنے کام کاج سے فرصت پاتا تو سمندر کے کنارے پتھرون پر جا کر نماز
پڑھا کرتا اور رات کو آٹھ بجے کے بعد اپنے بستر پر اگر چُپ چاپ سو رہتا اور اکثر روزہ
رکھتا اور دن مین کھانا نہ کھاتا تھا اور اسکی تنخواہ و مزدوری سے جسقدر بچ رہتا اُسکا
دو مہینے کے بعد کھانا پکا کر مسکینون کو تقسیم کر دیتا اس نیک کرداری سے سب آدمیون کی
آنکھ مین وہ نہایت متقی اور پرہیزگار مشہور ہوگیا تھا اُسکی خوش چلنی کے سبب سے پٹی افسر بھی
اُسکا بھروسا کرکے اُسکو مطلق العنان چھوڑ دیتے یہان تک کہ جب [illegible] سے تبدیل ہوکر
ہوپیون گیا تو مشقتی قیدیون کے اوپر اُسکو منتظم بنا دیا گیا تھا لیکن کوئی واقف نہ تھا
کہ یہ سب ظاہری بناو اور اتقا کسی دوسری غرض پنہان کے واسطے ہے
یعنی ۱۸۶۹ع سے ۸ فروری ۱۸۷۲ع تک یہ آدمی ہمیشہ کسی بڑے افسر کے قتل کی فکر مین رہا

مگر کبھی ایسا موقع وقابو نہ پایا جب ۸ - فروری سنہ ۱۸۷۲ع کو چار اگبوٹ پہونچے اور لارڈ صاحب
کی سلامی ہوکر تمام سٹلمنٹ مین انکی آمد مشہور ہوئی تو اسنے سمجھا کہ اب وہ موقع جسکی
مدت سے تمنا ہے آپہونچا اسواسطے اُسنے اُس دن چھری کو تیز کیا اور ارادہ کیا کہ
سپرنٹنڈنٹ صاحب اور گورنر جنرل صاحب دونون کو مار ڈالو تمام دن وہ اس تاک مین
رہا کہ کسی صورت سے اُس ٹاپو مین پہونچا چاہیے کہ جہان لارڈ صاحب بہادر سیر کرتے پھرتے تھے
اس تمنا مین شام ہوگئی اور شام کے وقت تقدیر الٰہی لارڈ صاحب کو اسی جزیرہ مین
کہ جہان یہ شخص چھری تیار کرکے منتظر تھا لے آئی بمجرد لنگر ہونے بوٹ لارڈ صاحب
سیر کو ماونٹ ہریٹ پر گئے یہ شخص اپنی چھری بغل مین لیکر جنگل کی راہ سے ماونٹ ہریٹ کو روانہ
ہوا اور چڑھتے وقت یہ شخص لارڈ صاحب کے پاس پاس چلتا تھا مگر بوجہ سواری یا بوجہ
اور روز روشن اور موجودگی دوسرے صاحبون کے اسکو اس بدکام کرنے کا موقع نہ ملا
اور ماونٹ ہریٹ پر جاکر بھی وہ ویسے ہی نا اُمید رہا اور آخر گھاٹ ہوپٹون پر آکر گاڑی اور
پتھرون کی آڑ مین چھپ رہا اور وہان سے مثل شیر کے نکلکر گارد کو چیرتا ہوا لارڈ صاحب بہادر تک
جا گرا اور وہ نالائق کام کرکے اپنے تئین تمام کرہ ارض پر پشتون تک بدنام کر گیا یہ شخص
گو بہت بدرو اور دبلا پتلا آدمی تھا مگر اپنی خلقت سے ایسا مضبوط اور شہ زور تھا کہ جب
بعد گرفتاری کے اسکو گورہ بارک مین بہت بھاری بیڑی اور ہتھکڑی دیکر بند کیا اور گورونکا
پہرہ اوسپر مقرر کیا تو اوسنے اُس حالت مین بھی ایک دن رات کو مثل شیر کے کود کر بتی کو
بجھا دیا اور سنتری کا سنگین چھین لیا کر اسکو زخمی کیا اور قریب تھا کہ سنتری کو قتل کرکے
قید سے بھاگ جاوے مگر دوسرے گورے [illegible] پہونچ گئے اور اسکو کوٹ پیٹ کر پھر بند کیا [illegible]
[illegible] مین یہ بات تمام مشہور ہوگئی تھی [illegible] شیر علی پہرہ والے گورے کو قتل کرنیکے

فرار ہو گیا لیکن عند الدریافت اس خبر کی صحت اسقدر تھی جو افواہ کو رہوئی یہ آدمی پھانسی
پڑنے وقت تک اپنے اس قصور عظیم کا ہرگز تائب نہوا بلکہ اسپر فخر کرتا تھا۔ جب اسکو ۱۱۔ تاریخ سنہ ۱۸۷۲ء
کو بمقام پیپ پھانسی پر چڑھایا اور موافق معمول کے میجر پلیفیر صاحب بہادر مجسٹریٹ نے معرفت
قادر علیخان جمعدار پیر کے اس سے کہا کہ بقصور قتل لارڈ صاحب بہادر کے تمکو پھانسی کا حکم ملا
اب تمکو جو کچھ کہنا ہو سو کہو اسکے جواب میں پھانسی پر کھڑے ہوئے اسنے بہت دلیری سے
کہا کہ میں نے جب اس کام کا ارادہ کیا تھا تو اپنے تئین پہلے سے مردہ سمجھ لیا تھا اگر میں
اپنے تئین مردہ نہ سمجھ لیتا تو وہ کام ہرگز مجھ سے سرزد نہو سکتا اور پھر کہا کہ مسلمان بھائیو
میں نے تمہارے دشمن کو مار ڈالا اب تم شاہد رہو کہ میں مسلمان ہوں اور کلمہ پڑھا دو دفعہ
کلمہ ہوشیاری سے پڑھا تیسری بار پھانسی کی رسی سے گلا گھٹ کر پورا کلمہ ادا نہوا اور تھوڑی
دیر اپنے ہاتھ پاؤں رگڑ رگڑا کر ایکماہ چار روز بعد تاریخ قتل لارڈ صاحب بہادر سے اپنی واجبی سزا کو
پہونچا۔ ناظرین کی خدمت میں عرض ہے کہ بعد بغور پڑھنے اس قصہ قتل لارڈ میو صاحب بہادر کے
تامل کر کے دیکھیں کہ یہ محض قدرت کاملہ اس جناب باری کی تھی کہ جو ایک ایسے ادنی کے
ہاتھ سے ایک ایسے اولو العزم قائم مقام قیصرۂ ہند کو باوجود موجودگی صدہا محافظین کے
ایک آن میں قتل کرا دیا کیونکہ بمقابلہ اس امیر کبیر کے شیر علی بمنزلہ ایک مچھر کے بھی نہ تھا
گو بعضے لوگ جو کارخانہ دنیا کو محض لوگوں کی عقلمندی اور بندوبست پر منحصر سمجھتے ہیں
یہ کہیں گے کہ کچھ تدبیر کی غلطی ہو گئی ہو گی جو ایسا حادثہ واقع ہوا حالانکہ یہ سمجھ انکی سراسر
غلط ہے کیونکہ سنہ ۱۸۷۱ء میں بعد قتل نارمن صاحب چیف جسٹس کلکتہ کے لارڈ صاحب بہادر کو
کوہ شملہ پر یہ خبر ملی تھی کہ اب کچھ لوگ درپے قتل لارڈ صاحب بہادر کے بھی ہیں اور اسی غرض سے
جب آخر سنہ ۱۸۷۱ء میں لارڈ صاحب بہادر کلکتہ تشریف لائے تو وہاں انکی کوٹھی پر گارڈ وغیرہ کا

بہ نسبت پہلے کے بہت کچھ انتظام کیا گیا تھا اور سکرٹری صاحب اِس سببسے لارڈ صاحب کو
کبھی بعد غروب آفتاب کے باہر نہین رہنے دیتے تھے اور بکمال درجہ کی خبرداری اور ہوشیاری
ہورہی تھی اور ایک مرتبہ خود لارڈ صاحب بہادر نے وہ بیحساب حفاظت اور خبرداری دیکھکر
تبسّم کرکے یہ بھی فرمایا تھا کہ مارنے والے کو یہ سب خبرداری اور ہوشیاری مانع نہین ہوگی
اور یہ کلمہ گویا بطور پیشین گوئی کے کچھ ایسے وقت قدرت کاملہ سے اُنکے منہ سے نکلا تھا کہ وہی
بات ظہور مین آئی - اب دیکھو کہ جب بوقت ۵ بجے کے لارڈ صاحب بہادر نے چاہا تُم سے ارادہ ہو پر پیدل
جانے کا کیا تو پرائوٹ سکرٹری صاحب کس کس اصرار سے مانع ہوا لیکن تقدیر نے نہ سُننے دیا
اور اُس دن سوا ایک شخص شیر علی کے سارے قیدی لارڈ صاحب کے ادب بجا لانے کو
تیار تھے اگر لارڈ صاحب تن تنہا قیدیون مین پھرتے تو بھی کچھ جائے اندیشہ نتھی لیکن تقدیر
اُس دشمن کے دروازہ پر کہ چھپا ہوا تیار کرکے منتظر بیٹھا تھا لیگئی اب جو موت کا وقت نزدیک
آیا تو باوجود جلدی کرنیکے سات بجگئے اور بالکل تاریکی چھا گئی اور دشمن یہ موقع دیکھکر سر راہ
پل پر ایک گاڑی کی آڑ مین آکر چھپ رہا اور جب اُس گاڑی کے نزدیک لارڈ صاحب
پہونچے تو جنرل اسٹوارٹ صاحب کو کسی ضرورت کے سبب سے تقدیر نے لارڈ صاحب بہادر سے
علیحدہ کردیا اور وہی ٹھیک طرف جدھر سے حملہ ہوا خالی ہوگئی گو دو مشعلین بھی آگے تھی
تھین مگر جب وقت اجل قریب آیا وہ بھی ٹمٹمانے لگین بائین طرف اور پیچھے لارڈ صاحب بہادر کے
بہت بھاری انتظام تھا مگر تقدیر سے اُسطرف جہان وہ دشمن چھپا ہوا تھا خالی تھی جب
اپنی جگہہ سے مثل برق کے کود کر لارڈ صاحب سے طویل القامت اور جسیم جوان پر باس پست قد
اور بکمزوری کہ اُنکے صرف مونڈھے تک بھی نہ پہونچتا آنکھ جھپکنے مین اُنکی پشت پر پہونچکر دو
کاری زخم مار دیے جبتک کہ وہ لارڈ صاحب کی پُشت پر نہ چمٹا تھا تب تک حاضرین و

محافظین مین سے کسی نے اُسکو نہین دیکھا کہ کہان سے آیا اور کون ہے - وہ کرچون والے صاحب اور وہ بھری بندوقون والے اہل پولیس تقدیر سے آنکھون سے اندھے ہوگئے تھے جب وہ وار کرچکا تب دیکھا گیا کہ پشت پر لارڈ صاحب بہادر کے ایک شخص چھپا ہوا چھری سے وار کر رہا ہے اُسوقت کی خبرداری اور ہوشیاری سے کیا کام ہوتا تھا - میری غرض اس بحث و حجت سے یہ ہے کہ خدا جو چاہے سو کرے بندوقون کا انتظام و بندوبست اُسکے حکم اور تقدیر کو نہین روک سکتا ہے وہ جو چاہتا ہے سو ہوتا ہے اور جو چاہا سو کیا اور جو چاہیگا سو کریگا توریت و انجیل اور دوسری مقدس کتابین اور صحائف اور قرآن مجید اور ہندؤنکا بید اور شاستر غرض سب مذہبی کتابین اس بات پر متفق ہین کہ خدا جو چاہتا ہے سو کرتا ہے اگر تمام دنیا اور اُسکے عقلا اور زورآور جمع ہون توبھی اُسکے ارادہ کو روک نہین سکتے -

اب بعد ختم اس قصہ جانکاہ اور سِرّ الٰہی کے یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر کوئی ایسا بڑا امیر کبیر مدار المہام سلطنت ہندو راجون یا مسلمان بادشاہون کا کسی جگہہ مین ایسی بیدردی سے بلا وجہ مارا جاتا تو شاید وہ مقام بلکہ علاقہ تک مع زن و بچہ کے توپ سے اُڑا دیا جاتا لیکن سرکار انگریزی نے جو اس مقدمہ مین منصف مزاجی کی ہے وہ بلاشبہہ سیکڑون برس تک قابل یادگاری کے ہے یہ خاکسار کاتب اوراق ہذا بروز قتل لارڈ میو صاحب کے روس ایلنڈ مین حاضر تھا بوقت ۷ بجے فجر کے ۹ - فروری سنہ الیہ کو منشی محمد اکبر زمان صاحب نے جو میرے گھر کے سامنے رہتے تھے مجکو آواز دیکر باہر بلایا اور کہا کہ تمنے کچھہ سُنا ہے مین نے کہا نہین پھر فرمایا کہ لارڈ صاحب بہادر مارے گئے کسی شخص شیر نام پنجابی نے لارڈ صاحب کو مار ڈالا مین یہ خبر وحشت اثر سُنکر ہکا بکا رہگیا اور بیساختہ میرے مُنہ سے آہستہ سے یہ بات نکلی کہ یہ خبر غلط ہوگی ایسا نہین ہوسکتا کہ کوئی آدمی لارڈ صاحب بہادر کو مار سکے تب اُنھون نے کہا نہین یہ خبر صحیح ہے مین نے تحقیق سُنا ہے تب تو مجھپر

عالم بیخودی کا طاری ہو گیا اور بدن کانپنے لگا۔ اِس حادثۂ عظیم کا ایسا درد دل پہ غالب ہوا
کہ پہروں تک میری وہی حالت رہی اور جن لوگوں نے یہ خبر رات کو سُنی تھی اُنہیں رات کو
کوئی نہیں سویا ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ شاید تھوڑی دیر کے بعد سب ٹاپو اُڑا دیے جائینگے اور
کوئی متنفس انڈمنیم قیدی زندہ نہ بچیگا غرض یہ حالت عرصہ تک لوگوں کے دلوں پر رہی اور
نہایت خائف و لرزان تھے اور جب شروع مارچ ۱۸۷۲ع میں کلکتہ سے لیبٹ صاحب
ڈپٹی کمشنر پولیس کلکتہ اور لالہ ایشری پرشاد ڈپٹی کلکٹر سورج گڈھ اور دوسرے بہت سے منتخب
اور کارگزار ملازم پولیس بنگال کے واسطے تحقیقات اِس مقدمہ کے پورٹ بلیر کو آئے اور
ایشری پرشاد وہ تھے کہ جو ۱۸۶۴ع میں ہم لوگوں کے مقدمہ کی جلدوسے میں ایک چھوٹے
عہدہ دار پولیس سے ایکدم ڈپٹی کلکٹر ہو گئے تھے اِس بات کا بیڑہ اُٹھا کر آئے تھے کہ ہم سب بڑے بڑے
آدمیوں کو جو پورٹ بلیر میں ہیں اِس مقدمہ میں ضرور ماخوذ کرینگے غرض اُنکے پہونچنے پر ٹاپو میں
یکبارگی شور شغب مچ گیا کیونکہ قیدیوں کو بُلا بُلا کر دم دینے لگے کہ اگر تم کسی بڑے آدمی پر یہ مقدمہ
ثابت کراؤ تو ہم تمہاری رہائی کرا دینگے اِس امید پر پچاسوں دائم الحبس قیدی جھوٹی گواہی
دینے کو تیار ہو گئے مگر اتفاق سے وہ واردات ایسے شخص کے ہاتھ سے اور ایسے دور دراز
ٹاپو میں واقع ہوئی تھی کہ ہم لوگوں پر کوئی ذریعہ کسیطرح کے الزام لگانے کا قائم نہیں ہو سکتا تھا
اور علاوہ اِسکے جنرل اسٹوارٹ صاحب چیف کمشنر و میجر پلیفیر صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ و کپتان
پراتھرو صاحب فسٹ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ وغیرہ ایسے بیدار مغز اور ہوشیار اور ہر کس و ناکس کے
واقفکار حاکم اِس جزیرہ میں اُسوقت موجود تھے کہ لالہ ایشری پرشاد اور بہت دوسرے پولیس والوں کا
منکا خالی گیا اور مثل سابق کوئی بیگناہ اُنکے پنجہ ناحق میں نہ پھنسا اور اُنکی سُرخروئی و کارگزاری
بنظر حکام ثابت نہوئی اور جسقدر اصل بات تھی سو وہ مثل آئینہ کے تھوڑے روز کے بعد سب حاکم

دل پہ نقش ہوگئی کہ اُس جنگلی اور وحشی کے اِس فعل مین کوئی آدمی شریک نہین تھا اور اگر شریک
ہوتا تو یہ واردات ہونے پاتی اور غالباً ایسا مخبر شاہ پر راجہ یا نواب ہو جاتا غرض یہ ایک معرکہ عظیم
بمقام پورٹ بلیر ایسا واقع ہوا کہ کسی تواریخ مین کوئی معرکہ اِسکا نظیر و ثانی پایا نہین جاتا یہ
واردات محض اُسکی قدرت کاملہ کا ظہور تھا گو بہت سے خوشامدی مسلمان اور ہنود پنڈت و مولوی
نے واسطے سزا اِس قاتل کے اِس بات کا فتویٰ دیا تھا کہ اُسکی لاش جلا کر اُسکی راکھ سؤر کی
کھال مین بھری جاوے یا وہ زندہ ہی جلا دیا جاوے اور اِس قسم کے دوسرے سخت عذاب اُسپر
کیے جاوین مگر مرحبا و صد آفرین حاکمان وقت پر کہ اُنھون نے کسی کی بات کو نہین سُنا اور
لارڈ صاحب بہادر سے شخص اولو العزم کے قاتل کو وہی سزا دی کہ وہ اگر کسی ادنیٰ قیدی کو مار ڈالتا
تو اُسکو اُس حالت مین بھی وہی سزا ہوتی مگر جھنڈا شاہ نام ایک سرجنگی فقیر جو سالہا سال سے
ماؤنٹ ہریٹ مین دھونی لگائے ہوئے بیٹھا ہے اور جو واقع ۲۱ دسمبر [illegible]ع ضلع بریلی سے
بجرم ترغیب ہی بغاوت ۱۴ برس کا سزایاب ہوکر پورٹ بلیر کو آیا تھا اور جسکو حسب ارشاد حکام
بریلی کے ۲۱ دسمبر [illegible]ع کو رہا ہونا چاہیے تھا ابتک رہا نہین ہوا اُسکے بظاہر بوجہ قیاس کہتے ہین
جو حکمت ہے ہم عوام اُسکو نہین جانتے۔

بقول شخصے۔ رموزِ مملکتِ خویش خسروان دانند۔

اشعار مؤلفہ مولوی ایوب خان محرر سپرنٹنڈنٹ جو مناسب حال اِس جگہ کے ہین
واسطے ملاحظۂ ناظرین کے تحریر ہوتے ہین

عہد لنسڈن گورنر جنرلِ ہندوستان — قیدیون کی پرورش کو لائے تشریف انڈمان
پنجشنبہ فروری کی آٹھوین تاریخ تھی ہا — روز محشر سے وہ شب پیدا ہوئی تھی تو امان
آفریدی شیر علی نے چھوری سے بسمل کیا — نیل کا ٹیکا لگا یا قیدیون پہ جاودان

واے ویلا واے درد واے حسرت کی ندا — آسمان سے ارض تک تھی ارض سے تا آسمان

بعد تحقیقات پھانسی شیر علی کو جبھی لگی — قابضِ ارواح نے سختی سے کھینچی اسکی جان

تھی خطا جسکی وہ پھانسی پاگیا تحقیق سے — حاکم اپنے کو بجا ہی گر کہون نوشیروان

آفرین صد آفرین ہی تم پہ جنرل اسٹورٹ — قیدیانِ بیگنہ کو تم نے رکھا با امان

ورنہ سپرنٹنڈنٹ ہوتا آپ کی جا پر اگر — قیدیانِ نارتعۂ آتشین کی لیتا خفا جان

نام ہی انصاف اسکا نام اسکا عدل ہی — کب ہو اسکا شکر تمسے کب ہی یہ اپنی زبان

جب تلک ہم قید ہین سایہ ترا ہم پر رہی — ایک دن دیکھینگے تیرے فیض سے ہندوستان

حاکمِ بالا رحیم و نائب انکے سب رحیم — ایسے حاکم ایسے نائب حق ہی ہم پر مہربان

ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب نائب و مختار کل — جود مین حاتم کہون انصاف مین نوشیروان

کالا آبادی مین فسٹ اسسٹنٹ صاحب بیدل — یکتاے کشورِ انصاف ہین وہ بیگمان

نائب ثالث جنہین کہتی ہی مسٹر ہین خلق — دیدۂ چشم و نہ دو رحم و خوش سخن شیرین زبان

ڈاکٹر صاحب بہادر نام جنکا ہے ہین ندر — حضرت عیسی کی صورت قیدیون پر مہربان

نرم گفتاری ہی کہ ہر کسکی دل ہی چھینتی — خوش بیان و خوش کلام و خوش سخن خوش داستان

جتنے صاحب ہین بیان چھوٹے بڑے سب بے مثال — لطفِ حق کہتے ہین جسکو قیدیانِ انڈمان

نام ہر صاحب کا آسکتا نہین اس بحر مین — وصف کس کس کا کہون مجھسے نہین ہوتا بیان

بس کر اے کیفی قلم کو تھام قصہ ہی دراز — فکر تاریخ کی لیکن بیان ہو تو امان

فرق باقی جب نکالا چرخ نے تو بول اٹھا — جان[۲] ظالم سے چھٹی مظلوم سے چھوٹا جہان[۱]

سلہ ظالم قاتل مظلوم مقتول کے عدد جو ۱۹۸۷ ہوتے اونمین سے فرق باقی یعنی حرف ب کے دو عدد اور جان اور جہان کے ۱۱۳ عدد یعنی کل ۱۱۵ عدد کم کرنے سے ۱۸۷۲ باقی رہتا ہی جو تاریخ اس معرکۂ جانکاہ کی ہی ۱۲

CHAPTER IV

On the Rules and Regulations for the management of convicts from 1858 to 1879, and their various changes from time to time

فصل چہارم

دستور العمل سابق و حال جو ابتداء ۱۸۵۸ء سے آج تک اس سٹلمنٹ مین جاری ہوتے رہے

اس سٹلمنٹ کے دستور العمل و قواعد ابتداے ۱۸۵۸ء سے آج تک وقتاً فوقتاً صرف سپرنٹنڈنٹون وغیرہ کی راے پر ایسے بار بار بدلتے رہے ہین کہ شاید اسکا نظیر کسی دوسری جگہہ پایا نجاوے۔ ایک فعل جو کسی ایک وقت مین موجب مہربانی اور تعریف کا تھا وہی فعل دوسرے وقت مین داخل جرم کبیرہ ہوگیا اسواسطے مجکو ضرور ہوا کہ ابتداے آبادی سٹلمنٹ سے جو جو پھیر پھار اور تبدیل ضابطہ و دستور العمل بیان ہوتے رہے اُن سب کو اجمالاً یہان تحریر کرکے ناظرین کتاب ہذا کو اس لطف سے بھی خالی نرکھون۔ ڈاکٹر واکر صاحب جو پہلے جیل آگرہ کے سپرنٹنڈنٹ تھے اب پورٹ بلیر کے سپرنٹنڈنٹ و کمشنر مقرر ہوکر دسوین مارچ ۱۸۵۸ء کو مع ایک جہاز قیدیون کے پورٹ بلیر مین پہونچے اُسوقت مثل جیلہاے ہند کے یہان بھی بھنڈارہ یعنی لنگر مقرر ہوا اور سب قیدیون کو پکا ہوا کھانا دونو وقت سرکار سے ملنے لگا چونکہ اُس وقت جنگل کٹانے کی بہت جلدی تھی اور صرف بھنڈارہ کا پکا ہوا کھانا کھا کر جنگل کی کٹائی کا کام ہمارا نہین ہوتا تھا اِسواسطے مصلحتاً سب قیدیونکو

ذکر ٹھیکہ کٹائی جنگل ایام ہیٹ لی

درختون کی کٹائی کا ٹھیکہ ٹوٹ گیا اور ایک محرر واسطے پیمائش کٹائی کے مقرر ہوا بعض تندرست
آدمی چار چار پانچ پانچ روپیہ روزانہ پیدا کرتے تھے مگر سست اور کاہل کچھ بھی نہین کما سکتے
اور بہت آدمی ہسپتال مین داخل ہو کر کام نہین کرتے تھے۔ اسواسطے یہ بندوبست ہوا کہ
تندرستون کی کمائی سے بیمار اور کمزورون کا بھی گذارہ کرایا جاوے اور جو بار سرکار کے
ذمہ تھا وہ جب کمائی کا حساب ہو کر اسکا روپیہ کمیشن سکشن کو بانٹا جاتا تو جس کمیشن مین
چند تندرست بیمار اور کمزور ہوتے تھے انکا خرچہ بھی اسی روپیہ سے دلوایا جاتا تھا مگر تھوڑے
دنون کے بعد بہت آدمیون کے پاس سیکڑون روپیے جمع ہوگئے سرکار کی طرف سے
دوکان مقرر تھی اُنہین سے جو سکا چاہا خرید کر کھاوے پیوے چند روزہ کا دستور پھر کلیہ
موقوف ہوگیا لیکن تھوڑے عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے دیکھا کہ اس بندوبست مین
نہین بہتری اسواسطے بشرح ذیل نقد تنخواہ مقرر ہوگئی۔

ذکر کلاس سسٹم اول بعہد ڈاکٹر واکر صاحب

ڈویژن کا کمشنر یعنی جمعدار	۱۲ روپیہ ماہواری	۴۰۰ قیدی کا پہ
سب ڈویژن کا کمشنر یعنی نائب جمعدار	عہ ماہواری	۴۰۰ قیدی پہ
ٹولیدار	للعہ //	۲۵ //
مشقتی قیدی	ا رو پائی یومیہ	
آفس محرر	للعہ سے عہ تک	

پس اس حساب سے چار چار سو قیدیون کا ایک ایک ڈویژن مقرر ہو کر اسپر ایک بڑا اور
ایک چھوٹا جمعدار اور حسب ضرورت ٹولیدار واسطے حفاظت اور لینے کام کے مقرر ہوگئے یہی بندوبست
کرنیل ٹیلر صاحب سپرنٹنڈنٹ سوم کے وقت تک رہا مگر جب بعد کرنیل ٹیلر صاحب بہادر
واقع ۱۴ اکتوبر ۱۸۶۴ء جنرل [illegible] صاحب بہادر پورٹ بلیر کو تشریف لائے تو قیدیون کی

نیک چلنی اور خوش رونگی کو بہت پسند فرمایا مگر قلیل تنخواہ اور پھٹے پرانے کپڑے قیدیون کو پہنے ہوئے دیکھکر صاحب ممدوح نے بحضور گورنمنٹ واسطے ترقی تنخواہ قیدیون کے رپورٹ کی اور یہہ بھی سفارش کی کہ سال مین تین مرتبہ قیدیون کو سرکار سے کپڑہ بھی دیا جاوے چنانچہ وہ سفارش منظور ہوکر تنخواہ قیدیون کی ۱۸۶۴ء مین بعہد کرنیل فورڈ صاحب حسب مندرجۂ ذیل مقرر ہوئی اور اُسوقت سے کپڑہ بھی ملنے لگا۔

ذکر ملنے تنخواہ و کپڑے سالانہ قیدیون کو

بعہد کرنیل فورڈ صاحب کلاس منشی وغیرہ

ٹنڈیلان کانگشتین یعنی جمعدار	سے/ ماہواری		۴۰۰ قیدیون پر
سب ٹنڈیلان کانگشتین یعنی نائب جمعدار	سے/	//	۴۰۰ //
ٹوکیدار	صہ/	//	۲۵ //
÷ منشی قیدیون کے تین کلاس مقرر ہوئے		۱	÷

فسٹ کلاس	۳/	یومیہ
سکنڈ کلاس	۲/	//
تھارڈ کلاس	۲/	//

اور منشی کو سے/ ماہواری سے عسہ/ ماہوار تک اور اسپیشل ریٹر یا ہول سیل وغیرہ اور بہت لوگون کو اچھی اچھی تنخواہ ملنے لگی اور ڈاکٹر واکر صاحب کے وقت سے نرخ غلہ کا ۱۲ اسیر اور اوسکی پوسنے دو سیر مقرر ہوگیا تھا تو سب قیدی تنخواہدار اُسوقت سے تاموقوفی تنخواہ کے بہت آرام سے رہتے تھے اِس سبب سے جرائم کبیرہ یا فرار کا نام نرہا۔ جان ہاٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم کے وقت مین سوائے اِن کلاسون مذکورۂ بالا کے ایک کلاس پیشہ ورونکا بھی مقرر ہوا یہہ لوگ عہ/ ماہوار سرکار مین فیس دیتے تھے اور اپنے طور پر دوکان وغیرہ پیشہ کرکے اپنا گذارہ کرتے تھے اِن پیشہ ورون کو ہفتہ مین ایک دفعہ اتوار کے روز

تقرری پیشہ وران بعہد جان ہاٹن صاحب

سپیشل پرمٹ پر حاضر ہونا پڑتا تھا اور باقی دنون جہان چاہین رہین اور جو کام چاہین
سو کرین کرنیل فورڈ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ چہارم کے اخیر وقت تک بھی ایک ٹاپو سے

ذکر عدم پابندی پاس بایام سابق

دوسرے ٹاپو جانے کو پاس یا اجازت کی ضرورت نہ تھی پیشہ ور جب چاہین اور ملازم
یا مشققتی لوگ جب اپنے کام سے فراغت کر لیوین یا اپنے افسر سے پوچھ لیوین تو جس
ٹاپو مین چاہین جاوین کوئی مانع و مزاحم نہ تھا - پاس کا تو کوئی نام بھی نہ جانتا تھا

ذکر آزادانہ رسل و رسائل قیدیان بایام سابق

مارچ سنہ ۱۸۵۸ع سے اگست سنہ ۱۸۷۲ع تک رسل و رسائل اور آمد و شد خطوط قیدیون کی
بلا روک ٹوک مثل فری لوگون کے تھی قیدی لوگ اخبار و کتاب و نوٹ و ہنڈوی جو

ذکر مالداری قیدیان بایام سابق

چاہتے تھے سو منگاتے تھے اور جو چاہتے یہان سے بھیجتے بلکہ ملک کے مالدار اور سیٹھ
ساہوکار قیدیون کو چھانٹ چھانٹ کر دوکاندار بنایا جاتا تھا تاکہ اپنے گھر سے پیسا اور مال
منگا کر عمدہ دوکان لگا دین اور سٹلمنٹ کو نفع پہونچاوین - اُس شروع آبادی سٹلمنٹ مین
کہ جب چار آنہ والی پکل یعنی اچار کی بوتل یہان ایک روپیہ کو بکتی تھی تو رامکھو جی اور
بھگوان داس اور کرشن داس اور کھنایا اور دیال جی بمبئی کے سیٹھون نے یہان
ہزارون روپیہ کمایا بلکہ جب یہ لوگ یہان سے ہزارون لاکھون روپیہ جمع کر کے بعد
انقضاے میعاد سزاے خود اپنے ملک کو واپس گئے اور اُنکے روپئے کی دھوم دھام کی
خبر شدہ شدہ گورنمنٹ کو پہونچی تو دوسرے قیدیون کی نسبت وبال جان ہو گئی اور
سلسلہ تجارت قیدیون کو رفتہ رفتہ سرکار نے کم کر دیا - شروع آبادی سٹلمنٹ مین کہ جب
سرکار کو یہ سٹلمنٹ آباد کرنا منظور تھا تو اگر کوئی قیدی بروقت روانہ ہونے کے اپنے قبیلے

ذکر آنے عیال اطفال قیدیان کا ہندستان سے

چاہتا تو اپنے عورت بچون کو سرکاری خرچ سے ساتھ لاتا چنانچہ میر ولایت حسین اور پیارا سنگھ
وغیرہ اُسی وقت مین اپنے قبیلون کو ساتھ لیکر آئے تھے اور یہان ان فری عورتون کو

سرکار سے تنخواہ ملتی تھی اور ڈاکٹر واکر صاحب کے وقت سے جان ہاٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ
دوم کے وقت تک تو یہ دستور رہا کہ جب تک قیدیان آمدہ جدید یہان پہونچنے کے بعد اپنے
بال بچون کے بلانے کے واسطے خط لکھکر ٹکٹ لگوا کر روانہ نکر دیوین تب تک انکی بیڑی نہین
کاٹی جاتی تھی اور ہر شخص سے جبراً و بترغیب دیگر خط واسطے بلانے انکے عیال و اطفال کے
لکھواتے تھے مگر کرنیل مین صاحب کے عہد میں یہ امر یعنی بلانا عیال و اطفال کا موقوف ہو گیا لیکن
سنه ۶۶ء تک یہ دستور رہا کہ اگر کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہتا تو سرکار
اپنے خرچ سے بخوشی منگا دیتی تھی مگر جب جنرل سٹیورٹ صاحب جنکو سرکار نے واسطے بندوبست
ترقی سٹلمنٹ کے یہان بھیجا تھا بعد کرنیل مین صاحب کے تشریف لائے اور دیکھا کہ باوجود
ایسی کوشش و ترغیب و جبر کے ابتک کچھ عیال و اطفال قیدیون کے سٹلمنٹ مین نہین آئے
تو غور اسکے بندوبست مین کچھ مستقل ہو کر جسکے سبب سے ہندوستانی آدمی اپنے بال بچون کو
بلانا نہین چاہتے چنانچہ صاحب ممدوح نے ایک بڑی طول طویل رپورٹ اس بارہ مین سرکار
کو لکھی اور انکی کوشش کے سبب سے قواعد مندرجہ ذیل حسب ہدایت سرکار کے جاری ہو کر
ہر خاص و عام کو پڑھ پڑھ کر سنائے گئے کہ انکی بجنسہ نقل واسطے ملاحظہ ناظرین کے
درج ذیل ہے

حکم نامہ چیف کمشنر صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر انڈمان

جنرل سٹیورٹ صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند جو اس جزیرہ مین تشریف لائے تھے انکی سفارش
کے سبب سے جناب جان لارنس صاحب بہادر گورنر جنرل ہند یہ حکم جاری فرماتے ہین کہ قیدی لوگ
جو اپنے عیال و اطفال کی جدائی کے سبب سے غمگین رہتے ہین سرکار کو منظور ہے کہ انکو اس
غم سے چھوڑا دیوے اسواسطے سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کو حکم ہے کہ قیدیون کے بال بچون کو

بلانے کے واسطے جو تجویز اور طریقہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک بہتر معلوم ہووے کہ
سو حضور مین رپورٹ کرینگے تو اسکو سرکار منظور کرکے حکم صادر فرماویگی پہلے جو جان ہاٹن صاحب
کے وقت مین حکم بال بچون کے بلانے کا جاری ہوا تھا اسمین کسیقدر نقص تھا اور علاوہ
اسکے بوجہ قرب ایام بغاوت کے لوگ اس سٹلمنٹ کو آنا پسند نہین کرتے تھے پس اسکا
نقص اور غلطی کے رفع کرنے کو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے نزدیک یہ عمدہ بندوبست قیدیون کے
عیال و اطفال بلانے کے واسطے ہوا اور اسی مضمون کی صاحب سپرنٹنڈنٹ بحضور
گورنمنٹ رپورٹ کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ جو کوئی قیدی اپنے عیال و اطفال کو بلانا چاہے
وہ اوّل ایک خط اپنی طرف سے اس مضمون کا انکو لکھے کہ تم عورتون مین سے جو کوئی
ہمارے پاس آنا چاہے ایک معتبر آدمی عزیزون سے ساتھ لاوے اور مجسٹریٹ ضلع تمکو
خرچ راہ دیویگا اور اس ہمراہی آدمی کے ساتھ تم بذریعہ خرچ سرکاری کلکتہ مدراس یا
بمبئی مین پہونچ جاؤ اور پھر وہان سے صاحب سپرنٹنڈنٹ پورٹ بلیر کا بندوبست
شروع ہوگا جس قیدی کا بال بچہ آنے کو راضی ہو اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ ایک چٹھی
بنام کپتان گھاٹ کلکتہ یا مدراس یا بمبئی کے دیوینگے اور وہ چٹھی بذریعہ اپنے خط کے
قیدی اپنے گھر کو بھیجدیویگا کہ اسکے عیال و اطفال کلکتہ وغیرہ مین جیسی صورت ہو
پہونچکر اس چٹھی کو صاحب موصوف کے حوالہ کرینگے وہ ایکسال مین چار مرتبہ عیال و
اطفال قیدیون کو پورٹ بلیر روانہ کیا کریگا اور جبتک وہ لوگ کلکتہ وغیرہ مین رہینگے
تو وہی صاحب انکو خوراک اور مکان سکونت کا بندوبست کر دیویگا اور جس جہاز پر
یہ عورتین آئینگی اس جہاز کا کپتان اور دوسرے افسر بڑے عزتدار اور شریف مردم واسطے
ہوا کرینگے تاکہ قیدیونکی عورتون کو نہایت خبرداری اور عزت و آبرو سے یہان لاوین

اور جس جس جہازپر یہ عورتین آوینگی اوسپر اور کوئی دوسری بیپردہ آویگی اور پردہ نشین عورتین ایک طرف اور دوسری قسم کی عورتین ایک طرف اپنے مردون کی حفاظت مین رکھی جاوینگی اور جس قیدی کا عیال واطفال آجاوے اگر وہ چاہیگا تو حسب قاعدہ مولیین کے اسکو اس سٹلمنٹ مین رہائی بھی دیجاویگی اور ایسی عورتون کو دو آنہ روپیہ اور بچون کو چار برس کی عمر تک ایک روپیہ اور آٹھہ برس تک دو روپیہ اور بارہ برس تک تین روپیہ ماہوار لطور تنخواہ کے سرکار سے ملا کریگا اور لڑکون کے پڑھانے کے واسطے سرکار کی طرف سے ایک سٹلمنٹ اسکول بنایا جاویگا اور جو لوگ قیدیون کے بچے پڑھا کرینگے ایسے لوگون کو اول مرتبہ سرکار کی طرف سے لین مین گھر بنا دیے جاوینگے اور جب وہ عورتین چاہینگی تو سرکار انکے ملک کو پہونچوا دیویگی ۔

۱۸۶۴ع مین جب بعہد کرنیل فورڈ صاحب بہادر سٹلمنٹ ماتحت چیف کمشنر برہما کے ہوگیا تو اسوقت سے یہ قاعدہ بلانے جورو بچون قیدیون کا بدلنا شروع ہوا یعنی جب ۱۸۶۶ع مین چند قیدیون کی درخواست واسطے بلانے جورو بچون قیدیون کے چیف کمشنر برہما کو بھیجی گئی تو حکم ہوا کہ جب تک قیدیون کو تین برس اس سٹلمنٹ مین نہولین تو وہ اپنے عیال واطفال کو نہین بلا سکتے پھر کرنیل فورڈ صاحب کے آخر وقت تک یہی دستور رہا مگر جب ۱۸۶۸ع مین کرنیل مین صاحب سپرنٹنڈنٹ ہوکر تشریف لائے تو بجائے تین برس کے چھہ برس ہوگئے اور انکے بعد جب جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر زینت بخش چیف کمشنری پورٹبلیر کے ہوئے تو چھہ برس کے سات برس ہوگئے اور پھر اُسی عہد مین جب ماہ اگست ۱۸۷۱ع نیا قانون بنکر آیا تو پھر سات برس سے دس برس بڑھگئے اب ۱۸۷۲ع سے یہ قاعدہ ہے کہ جب تک کوئی قیدی بعد انقضاے دس برس کے فسٹ کلاس ہوکر ٹکٹ نہ لیلیوے اور گھر وغیرہ

تیار ہو کر اسکی آمدنی بقدر گذران جورو بچون کے کافی نہ سمجھی جاوے تو کوئی آدمی اپنے
عیال و اطفال کو نہین بلا سکتا اور صرف جورو یا بچون کو بلا سکتا ہے بھائی یا والدین یا
کسی دوسرے رشتہ دار کو نہین بلا سکتا بلکہ کوئی آدمی بھی اُنکے پہونچانے کو ساتھ نہین آسکتا
اور تمام راہ خرچ قیدی کو دینا ہوگا سرکار کسیطرح کی مدد نہین دے سکتی ہے کپتان جسالٹن
صاحب سپرنٹنڈنٹ دوم کے وقت سے یہان قیدی عورتون کا آنا شروع ہوا تھا

اسوقت سے سنہ ۱۸۶۰ع تک یہ قاعدہ رہا کہ جب مرد و عورت جہاز سے اُترے تو اسی دن اگر
چاہین تو شادی کر سکتے تھے لیکن بعہد کرنیل فورڈ صاحب سنہ ۱۸۶۸ع مین یہ حکم ہوا کہ تاریخ
آمد سٹلمنٹ سے تین ماہ بعد عورتون کی شادی ہوسکتی ہے مگر مردون کے واسطے کوئی قاعدہ
مقرر نہوا بعہد کرنیل مین صاحب بہادر سنہ ۱۸۶۹ع مین مردون کے واسطے تین برس اور
عورتون کے واسطے ایک برس تاریخ آمد سے شادی کرنے کے واسطے مقرر ہوگیا مگر جب جنرل
اسٹوارٹ رونق افروز ہوئے تو سنہ ۱۸۷۲ع سے عورتون کے واسطے تین برس رہا اور مردون
کے واسطے سات برس مقرر ہوگئے لیکن جب سنہ ۱۸۷۶ع مین نیا قانون آیا تو آئین مردون
کے واسطے دس برس اور عورتون کے واسطے پانچ برس مقرر ہوئے اب کوئی مرد جب تک
کہ ٹکٹ لیو ہو کر گھر وغیرہ نہ بنا لیوے اور کھیتی یا گائے گورو بقدر پرورش ایک عورت کے
مہیا نکر لیوے تو شادی نہین کر سکتا۔ جو کلاس بندی اور تنخواہ قیدیون کی حسب سفارش
جنرل نپیر صاحب بہادر کے سنہ ۱۸۶۸ع مین بعہد کرنیل فورڈ صاحب کے مقرر ہوئی تھی وہی

ذکر کلاس بندی معلوم بعہد کرنیل مین صاحب

کلاس بندی برابر سنہ ۱۸۷۰ع تک رہی لیکن اخیر سنہ ۱۸۷۰ع مین کرنیل مین صاحب بہادر نے
حسب قاعدہ اسٹریٹ سٹلمنٹ یعنی پناگ و سینگاپور کے چھہ کلاس حسب مندرجہ ذیل
مقرر فرمائے۔

فسٹ کلاس اُسمین ٹکٹ لیو وپیشہ ور و ملازم خانگی شامل تھے۔

سکنڈ کلاس اُسمین سب پیٹی افسر و منشی وغیرہ شامل تھے۔

تھارڈ کلاس اُسمین دو گریڈ تھے ایک اے جسکی تنخواہ دو ڈھائی پیسہ و رسد دوسرا بی جسکی تنخواہ ایکروپیہ اور رسد تھی۔

فورتھ کلاس اُسمین قیدیان آمد جدید شامل تھے اُنکو سوائے خشک رسد کے نقد کچھہ نہ ملتا تھا بعد دو برس کے تاریخ آمد سے یہ لوگ تھارڈ کلاس گریڈ بی یعنی ایکروپیہ تنخواہ و رسد والے بنائے جاتے تھے۔

ففتھ کلاس اُسمین قیدیان چین گنگ بیڑی والے سزائی شامل تھے۔

سکس کلاس اُسمین انولیڈ گنگ کمزور تین کلاس ہو کر شامل ہوتے تھے سکس کلاس اے و بی و سی۔ سکس کلاس اے کو بارہ آنہ و بی کو آٹھہ آنہ اور سی کو چار آنہ ماہوار تنخواہ و رسد ملتی تھی اور اِن انولیڈ گنگ والون کی رسد بھی جیسے ابتک دیتا وہ دوسرے مردون سے کم تھی۔

فسٹ اور سکنڈ کلاس والے قیدیون کو اجازت تھی کہ اگر وہ چاہین تو سٹلمنٹ مین شادی بھی کر سکتے ہین پیٹی افسرون کا حساب فیصدی اور تنخواہ جو ابھی تک جاری ہی وہ اُسی صاحب کے وقت مین ایجاد ہوئی۔

سکنڈ کلاس مین جو منشی و ریٹر وغیرہ شامل تھے اُنکی نسبت حکم تھا کہ اگر وہ ہوشیار ہون اور اچھا کام کرین تو پچاس روپیہ تک اُنکی ترقی ماہانہ ہو سکتی ہی۔ کرنیل مین صاحب کے وقت مین تاریخ آمد سے بارہ سال کے بعد ٹکٹ ملتا تھا مگر ٹکٹ لیو مشل شرطیہ رہائی والونکے یکقلم قریمین ہو جاتا تھا مہینہ بھر جہان چاہی رہی صرف پہلی تاریخ ہر ماہ کو پریٹ مین

حاضر ہونے کا حکم تھا سنہ ۱۸۶۶ع کے پہلے سب قیدیون کو تنخواہ نقد ملتی تھی اور وہ جو
چاہتے اپنی مرضی کے موافق کھاتے تھے لیکن سنہ ۱۸۶۶ع سے خشک رسد کا سلسلہ اس سٹلمنٹ
مین جاری ہوا نئی بات ہونے کے سبب سے قیدیون پر نہایت ناگوار تھا مگر کرنیل مین صاحب بہادر
سپرنٹنڈنٹ وقت نے براہ حکمت وہ قاعدہ رسد خشک کا صرف واسطے قیدیان آمد جدید کے
تجویز کیا پہلے سے جو لوگ جو تنخواہ پاتے تھے بدستور وہی بحال و برقرار رہی اسمین کچھہ تغیر
و تبدل نہوا۔ آخر سنہ ۱۸۷۱ع مین بعہد جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر کے پہلے اسے بھنڈارہ کا
شروع ہوا گو نیا دستور ہونے کے سبب سے لوگون نے بہت تکرار کیا اور بہت سے آدمیون نے
کھانا نہین کھایا لیکن آخر جاری ہو گیا مگر جنرل صاحب موصوف نے بھی یہ قاعدہ مثل
کرنیل مین صاحب کے صرف قیدیان آمد جدید کے واسطے جاری کیا پہلے سے جو لوگ نقد یا خشک
رسد پاتے تھے وہ بدستور قائم رہی مضمون قانون سنہ ۱۸۷۱ع کا جسکو لارڈ میو صاحب بہادر
نے شملہ مین بیٹھکر تیار کیا تھا حسب ذیل نہایت سخت تھا بروقت پہونچنے کے اس سٹلمنٹ
مین ہر ایک قیدی تھارڈ کلاس مین ڈالا جاوے اور سات برس تک برابر تھارڈ کلاس
رہکر سخت مشقت کرے اور بھنڈارہ کا پکا ہوا کھانا پاوے اور سات برس تک کچھہ نقد تنخواہ
نہ پاوے اور ہر بھنڈارہ والے قیدی کو ایک یاد نشان مشقت روزانہ حاصل کرنا ہوگا اور کوئی
قیدی ایک سال مین تین سو نشان سے کم حاصل نکریگا اور جب تین سو نشان سے کم
کوئی قیدی حاصل کرے تو وہ برس اسکے سات سال مین شمار نہوگا غرض سات برس تک
روزانہ سخت مشقت کرنے اور دو ہزار ایکسو نشان حاصل کرنے کے بعد وہ قیدی
سکن کلاس مین داخل ہو سکتا ہے سکن کلاس والے قیدی خشک رسد پاوینگے اور انکو
کسیقدر نقد بھی سرکار سے ملا کریگا وے اپنے جورو بچون کو بھی ملک سے منگا سکتے ہین

ذکر کلاس بندی بہار بعہد جنرل اسٹوارٹ صاحب شروع ہوا و بعضے قاعدہ حسب قانون مؤلفہ لارڈ میو صاحب

خلاصہ مضمون قانون لارڈ میو صاحب بہادر

اِس کلاس والے قیدیون کو روزانہ نشان ماننا بند ہو جاویگا اور ایک برس تک اِس
کلاس مین نیک چلن رہنے کے بعد وہی سکن ٹنڈیل تک یعنی افسر کا عہدہ بھی پا سکتے ہین
اور اِس کلاس والے قیدی خانگی نوکرون مین بھی داخل ہو سکتے ہین برابر ثبات برس تک
اِس کلاس مین نیک چالنی سے رہنے پر فسٹ کلاس ہو سکتا ہی فسٹ کلاس والے
قیدیون کو بہ نسبت سکن کلاس والون کے کسیقدر زیادہ نقد تنخواہ ملیگی اور اونکو اجازت
ہوگی کہ اگر چاہین تو اِس سٹلمنٹ مین شادی بھی کرلیوین اور وہی سرکاری کچہریون مین
بھی کام کرنے کے لائق ہونگے اور اِس کلاس مین ایک برس تک نیک چلن رہنے سے
یعنی بعد پندرہوین برس کے تاریخ آمد سے اِس کلاس والون کو ٹکٹ بھی مل سکتا ہی —
اور اِس کلاس والے قیدی فسٹ ٹنڈیل وجمعدار بھی ہو سکتے ہین لیکن فسٹ یا سکن
کلاس والے قیدیون کا کچھ حق نہین ہی کہ نقد تنخواہ پاوین جسقدر اُنکو نقد دیا جاویگا وہ
ایک مہربانی ہی ٹکٹ والے قیدیون کو چھ مہینے مین ایک دفعہ کچہری مجسٹریٹ مین حاضر ہوکر
صورتحال اپنے گذران کی بیان کرنی ہوگی ٹکٹ والون کو اجازت نہین ہی کہ بلا پاس
اپنے اسٹیشن سے غیر حاضر ہووین جب کوئی قیدی اسطرح پر نیک چلنی سے تینون کلاسون
سات سات برس یکر ۲۱ اکیس برس پورے کرلیوی تو اُسکو اِس سٹلمنٹ مین شرطیہ رہائی ملسکتی ہی
اِس شرطیہ رہائی والے کو ہر سال مین ایک دفعہ سپرنٹنڈنٹ آفس مین حاضر ہونا پڑیگا
اور جب کوئی شرطیہ رہائی والا کبھی بھاری جرم کا مجرم قرار پاوی تو اُسکی رہائی
بحکم مجسٹریٹ فسخ بھی ہو سکتی ہی شرطیہ رہائی والا بلا اجازت صاحب سپرنٹنڈنٹ
کے سٹلمنٹ سے نہین جا سکتا لیکن اِسکے سوا اور سب باتون مین مثل
فریکین کے تصور ہوا کریگا —

عورات

عورات بعد پہونچنے کے سٹلمنٹ میں بارک میں رہکر بھنڈارہ میں کھا وینگی اور پانچ برس تک ٹنک چالنی سے اِس کلاس میں رہنے کے بعد اُنکو اجازت شادی کرنے کی ملیگی۔ اور حسب مندرجہ ذیل قیدیوں کو رسد دیجاویگی۔

وزن رسد مندرجہ قانون لارڈ میو صاحب بہادر

نقشہ رسد قیدیان سٹلمنٹ پورٹ بلیر مندرجہ قانون ۱۸۷۱ء عیسوی

جماعت	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تھارڈ کلاس	۱½ پونڈ یا	½ پونڈ	۴-اونس	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۰	۲ ڈرام	۴-اونس	۰	۰	
سکنڈ کلاس	" یا	"	"	۱۲ ڈرام	۱ اونس	۰	"	"	۵-اونس	۷-اونس	
فسٹ کلاس	۱½ پونڈ یا	"	۵ "	۱ اونس	"	۰	"	۸ "	۶ "	۶ "	
انولیڈ گنگ و عورات	½ پونڈ یا	۱ پونڈ	۳ "	"	"	۰	"	"	"	"	

جب بعد وفات لارڈ میو صاحب بہادر کے جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر نے کسیقدر جزو قانون مرتبہ لارڈ صاحب مرحوم کا مثل بھنڈارہ و تقریر نشان روزمرہ مشقت قیدیان کا جاری کردیا تو اجراء بعض حصص قانون مذکور کا محال و غیر ممکن سمجھا گیا کیونکہ قانون مذکور پورٹ بلیر سے دو ہزار میل کے فاصلہ بمقام شملہ تیار ہوا تھا اور بطور نقل دستورات جیلہائے ہند و انگلستان کی اُسمیں کردی گئی تھی کہ جنکا اجرا یہاں کسی طرح بھی ممکن نہ تھا اور نیز ایسے ناتجربہ کار لوگوں کے ہاتھ سے لکھا گیا تھا کہ جنھوں نے اِس سٹلمنٹ کو کبھی آنکھ سے بھی نہ دیکھا تھا اسواسطے اب حسب خواہش جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر کے ترمیم کرنا [illegible] قانون کا [illegible] اس [illegible] کے واسطے جناب کمپبل صاحب بہادر

[illegible]

جج چیف کورٹ پنجاب کے منتخب ہوکر ۲۹- اپریل سنہ ۸۰ء کو پورٹ بلیر بھیجے گئے اور انھون نے ڈیڑھ ماہ تک پورٹ بلیر مین رہکر یہان کے سب اگلے اور پچھلے دستورات کو دریافت کرکے جو رپورٹ گورنمنٹ کو لکھی وہ قابل تعریف ہی مگر بوجہ قرب حادثہ قتل لارڈ میو صاحب بہادر کے دربارہ رسل و رسائل خطوط قیدیان کے اُنھون نے یہ راے دی تھی کہ دائم الحبس قیدی بمنزلہ مُردون کے ہین اُنکا سلسلہ رسل رسائل خطوط کا ہند سے یکقلم موقوف و مسدود ہوجاوے مگر جنرل اسٹوارٹ صاحب بہادر جو اُنسے زیادہ اس سٹلمنٹ کے حال سے واقفیت رکھتے تھے ایسی سختی کی بعض راےون مین اُنکے متفق نہوئے اسواسطے مکرر جنرل نارمن صاحب سکرٹری گورنمنٹ ہند واسطے تصحیح و ترمیم قواعد سٹلمنٹ کے یہان کو بھیجے گئے اور اُنھون نے بھی ایک ماہ یہان رہکر ایک رپورٹ گورنمنٹ ہند کو تحریر کی اور لکھا کہ واسطے رسل رسائل قیدیون کے کچھہ مدت بلحاظ اُنکے کلاس کے مقرر ہوجاوے اور دائم الحبس قیدیون کو بھی بشرط اُنکی نیک چلنی کے کچھہ وعدہ رہائی کا دیا جاوے جسکے اوپر گورنمنٹ ہند نے بذریعہ رزولیوشن

محدود ہونا رسل رسائل قیدیان

ہوم ڈپارٹمنٹ نمبری $\frac{۲۶۹}{۲۶۶}$ مورخہ ۲۹- جولائی سنہ ۸۶ء قیدیان دائم الحبس کو وعدہ رہائی مُطلق بعد انقضاے مدت بیست سالہ کے فرمایا اور بنیا دستور العمل جو ابھی تک جاری ہی حضور گورنمنٹ سے منظور ہوکر حسب مندرجہ ذیل اگست سنہ ۸۶ء مین مشتہر ہوگیا - اس

اجراء قواعد رہائی قیدیان دائم الحبس بعد بیست برس کے

خلاصہ قانون سنہ ۸۶ء

قانون کا پہلا سبق یہہ ہی کہ حبس بعبور دریاے شور کی سزا سے پابندی تحت قواعد جیل کے سخت مشقت کرنا اور صرف اسقدر کھانا پانا کہ جو واسطے بقاء صحت بدن کے ضروری ہو لازم ہوجاتا ہی اگر ان اوپر کی لکھی ہوئی سزاؤن مین سے کچھہ کم کیا جاوے تو یہہ ایک مہربانی ہی جو تمام یا کسیقدر کسی وقت مین چھین لی جاسکتی ہی اس قاعدہ کے بموجب مرد قیدیون کے تین کلاس مقرر ہوئے جب نئے قیدی اس سٹلمنٹ مین آوین تو تھارڈ کلاس مین داخل ہونگے

حبس بعبور دریاے شور کی تعریف

آئندہ کے وقت سے اجرا قواعد کا شروع ہونا ہی

وہ دن مین سخت مشقت کرینگے اور رات کو بارکون مین بند کیے جاوینگے انکو رسد اور جیلخانہ
کا کپڑا دیا جاویگا وہ جبتک اس کلاس مین رہین کسی مہربانی یا عیش و آرام کرنے کے حقدار نہونگے
آنکے پہونچنے کے بعد چھہ ماہ تک دونون پاؤن اور بعد چھہ ماہ کے ایک پاؤن مین بیڑی
رہیگی چار برس تک عمدہ چلن سے اس کلاس مین رہنے کے بعد وہ سکن کلاس مین
داخل ہونگے اس کلاس مین دو گریڈ ہونگے ہر ایک گریڈ مین وہ تین تین برس تک رہیگا
اور اس کلاس مین اسکو بارہ آنہ سے ایک روپیہ تک تنخواہ بھی ملیگی اور پٹی افسر قیدی
پولیس مین بھی داخل ہو سکتا ہی اور خشک رسد پاویگا اور جب دس برس اس سٹلمنٹ مین
نیک چلنی سے گذار دین تو وہ فسٹ کلاس مین داخل ہوگا بارک مین یا جیسے سپرنٹنڈنٹ صاحب
حکم دیوین رہیگا اور ایک روپیہ سے دو روپیہ تک اسکو تنخواہ ملیگی فسٹ کلاس والے قیدیونکو
ٹکٹ بھی ملسکتا ہی اور اس سٹلمنٹ مین شادی بھی کر سکتے ہین اور اپنے جورو اور بچون کو
بھی ملک سے منگا سکتے ہین اور جسکو ٹکٹ لیو دیا جاویگا وہ کم سے کم ہر مہینے مین ایک دفعہ پیٹ پر
حاضر ہوا کریگا لیکن قیدیان میعادی نہ کسی کی نوکری مین داخل ہو سکتے ہین اور نہ اونکو
ٹکٹ ملسکتا ہی اور نہ شادی کر سکتے ہین اور نہ اپنے بال بچون کو ملک سے منگا سکتے ہین۔
ان تینون کلاسون کے سوا جو کوئی اس سٹلمنٹ مین قصور کریگا وہ چین گنگ یعنی بیڑی والون
مین داخل ہو سکتا ہی۔ عورتون کے دو کلاس مقرر ہوئے بمجرد پہونچنے سٹلمنٹ کے سب عورات
سکن کلاس مین داخل ہوتی ہین سکن کلاس والی عورتون کو بھنڈارہ کا کھانا اور وردی
کا کپڑا پہننا اور بارک مین بند رہنا اور سرکاری مشقت کرنے کا حکم ہی۔ سکن کلاس مین
تین برس نیک چلن رہنے سے عورات فسٹ کلاس مین داخل ہونگی اسوقت انکو خشک
رسد اور آٹھہ آنہ ماہوار تنخواہ ملیگی۔ اور دو برس تک فسٹ کلاس مین رہینیگی وہ چال چلن سے

عورتون کی دو کلاس اور قواعد مرتبہ حال

دوسرے کا حکم نہین پیٹی افسر بحساب مندرجۂ ذیل مقرر ہوتے ہین ۔

جمعدار ہر ایک اسٹیشن مین جہان چار سو یا اوس سے زیادہ قیدی ہون یکنفر

فسٹ ٹنڈیل ہر دو سو قیدیون پر یکنفر

سکنڈ ٹنڈیل ہر سو قیدیون پر ؍؍

پیون ہر پچاس قیدیون پر یکنفر

اردلی ہر پچیس قیدیون پر ؍؍

پیٹی افسر بشمول قیدی پولیس کے بحساب فیصدی آٹھ نفر کے کل تعداد قیدیون حاضر پر مقرر ہوتے ہین پیٹی افسرون کو ممانعت ہی کہ کسیطرح کا کار تجارت کرین یا مویشی و بکری و بطا و مرغی پر [illegible]

اوقات مشقت قیدیان

باستثنا موسم گرما کے اوقات مشقت قیدیان ۶ بجے فجر سے گیارہ بجے تک اور دو بجے سے ۶ بجے شام تک ہین ۔ تین گھنٹہ دوپہر مین چھٹی رہتی ہی تقسیم کام قیدیان مشقتی کا ہر فجر کو

تقسیم کام قیدیان ۔

جمعدار زیر نگرانی اور سیر کے کیا کرتا ہی ۔ ہر اتوار کو واسطے ملاحظہ ڈاکٹر صاحب کے قیدیان مشقتی کی پریٹ ہوتی ہی لیکن قیدیان ٹکٹ لیو کی پریٹ صرف مہینے مین ایکمرتبہ پہلی تاریخ انکے گانون مین ہوتی ہی ۔

اسوقت شادی قیدیونکی کسطرح سے ہوتی ہی

شادی قیدیان ٹکٹ لیو کی اسطرح پر ہوتی ہی کہ جب مرد و عورت دونون حکما مستحق شادی کے ہوگئے تو مرد رنڈی بارک مین جاکر عورت کو راضی کرلیتا ہی اور جب دونون راضی ہوگئے تو درخواست شادی معرفت اسٹیشن افسر کے بحضور چیف کمشنر بہادر کے بھیجی جاتی ہی اور صاحب ممدوح بعد ملاحظہ وارنٹ وغیرہ کاغذات [illegible] کے اس شادی کو اگر اسمین کوئی بات خلاف قاعدہ سٹلمنٹ کے نہو تو منظور ورنہ نامنظور کرتے ہین اور بشرط منظوری کے مرد و عورت دونون بحضور صاحب چیف کمشنر بہادر کے حاضر ہوکر ایک اقرارنامہ مشعر اسکے کہ ہم دونون آدمی برضا و رغبت خود شادی کرتے ہین اور تاحیات خود ہا ایک دوسرے سے علٰحدہ نہونگے اور رنج و راحت مین ایک دوسرے کے شریک رہینگے تحریر ہوکر اسپر مرد و عورت اور دو گواہ اور صاحب چیف کمشنر بہادر کے دستخط

ہوتے ہین تب عورت کو حکم ہوتا ہی کہ مرد کے ساتھہ جا کر اُسکے گھر مین رہے اور مرد و عورت اپنے شرع اور شاستر کے موافق کُچھہ نکاح وغیرہ بھی گھر مین جا کر لیتے ہین اور مثل جورو خصم کے اتفاق سے رہتے ہین۔ اِسوقت تک قریب ۲۰ کے ٹکٹ والون کے گانون آباد ہو گئے ہین اور ہر گانون مین قریب سَو سَو گھرون کے آباد ہین اور ہر ایک گانون مین ایک چودھری اور دو تین چوکیدار جو انھین ٹکٹ والون مین سے مقرر ہین گانون کا بندوبست کرتے ہین پلٹی افسرون کو گانون سے کُچھہ علاقہ نہین اب قیدیون کو گو وہ ٹکٹ لیو ہون اجازت نہین ہی کہ اپنے گانون یا اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن کو بلا عام یا خاص پاس کے جاوین یا آٹھہ بجے رات کے بعد اپنے گھر سے باہر جاوین۔ کوئی قیدی بیرون حدود سٹلمنٹ کے کسی آدمی سے کسی قسم کی خط و کتابت بغیر علم و رضامندی صاحب چیف کمشنر بہادر کے نہین کر سکتا اور نہ کوئی اسباب یا دوسری شے بیرون حدود سٹلمنٹ سے بلا اجازت صاحب ممدوح کے منگا سکتا ہی۔ فسٹ کلاس مرد و عورات کو اجازت ہی کہ ہر تین مہینے مین ایک خط اپنے عزیزون کو بیرون حدود سٹلمنٹ کے روانہ کرین اور اسی طرح ایک خط ہر تین مہینے کے بعد پاوین۔ مگر تھارڈ کلاس مرد اور سکنڈ کلاس عورات ایک برس مین ایک خط بھیج اور منگا سکتے ہین تمامی خطوط جو اِس طرح پر قیدی روانہ کرین یا انکو آوین تو کسی افسر کے روبرو پڑھے جایا کرینگے اور تمامی خطوط قیدیان بہ ثبت دستخط افسران سٹلمنٹ کے روانہ ہوا کرینگے صرف قیدیان ٹکٹ لیو کو اجازت ہی کہ بلا علم صاحب چیف کمشنر بہادر کے جسقدر جایداد چاہین رکھین لیکن قیدیان سکنڈ و تھارڈ کلاس یا وہ فسٹ کلاس کہ جنکو ابھی تک ٹکٹ نہین ملا کوئی جائداد بلا اجازت سپرنٹنڈنٹ صاحب کے اپنے پاس نہین رکھہ سکتے۔ قیدیان ٹکٹ لیو کو ممانعت ہی کہ قیدیان مشقتی سے کسیطرح کا

ذکر بندوبست مواضعات قیدیان

ذکر پابندی پاس

ذکر ترسیل رسائل قیدیان حسب قاعدہ مروجہ حال

ٹکٹ والونکو ہر قسم کی جایداد اور روپیہ رکھنے کی اجازت ہی

لین دین بیچ بیوپار کرین - جب کوئی قیدی فرار ہوجاتا ہی تو تار روانگی اگبوٹ کے
اُسکا انتظار کرتے ہین اگر جنگل سے خود بخود یا گرفتار ہوکر واپس اگیا تو بہتر ورنہ وارنٹ
اُسکی گرفتاری کا بنام مجسٹریٹ اُس ضلع کے کہ جہان وہ اوّل قید ہوا تھا بھیجدیتے ہین
اور گرفتار کنندہ مفرور کو بحساب صہ فی نفر سرکار سے انعام ملتا ہی ٹکٹ لیو قیدی مثل آزاد
آدمیون کے عدالت دیوانی مین مدعی یا مدعا علیہ ہوسکتے ہین لیکن ہر اقرارنامہ جسکے
جسمین ایک فریق قیدی ہو رجسٹری کرانے کا حکم ہی - ٹکٹ لیو قیدیون کو واسطے کاشتکاری
کے فی نفر صہ بیگہ تک ارضی بھی ملتی ہی اور بحساب ۸ر فی بیگہ محصول اراضی دھنیار اور ۱۲ر
فی بیگہ پہاڑی زمین کا اور تین روپیہ فی بیگہ محصول نیشکر سرکار مین دینا پڑتا ہی - اچھے اچھے
تیوہار کے روز کرشان و ہندو و مسلمان و برہما وغیرہ سب قیدیونکو تعطیل ہوتی ہی - اور بڑے دن اور
سالگرہ کو عام تعطیل سب قیدیونکو ملتی ہی - اب یہان حکم ہی کہ ۱۶ برس سے کم اور ۴۵ برس سے اوپر کی
عمر کے قیدی اِس سٹلمنٹ کو نہ بھیجے جاوین - ۲۰ برس کی عمر سے کم کے قیدی ایک علحدہ بارک مین رہتے ہین
دوسرے قیدیون کے شامل نہین رہتے - کوئی قیدی جسکو کسی ماتحت افسر نے سزا دی ہو
بنا راضی حکم سزا کے اپیل نہین کرسکتا اور اسوقت تک واسطے سماعت اپیل کے کوئی قاعدہ
قیدیون کے واسطے مقرر نہین ہوا ہی جو جس حاکم کے مُنہ سے سزا کا فتویٰ صادر ہُوا وہ ناطق ہی
جان ہاٹن صاحب نے بڑی دھوم دھام سے گورنمنٹ کو رپورٹ کرکے حکم معافی چہارم میعاد
قیدیان میعادی کا جاری کرایا تھا کہ وہ حکم بڑے زور شور سے برابر تین سپرنٹنڈنٹون کے
عہد مین جاری رہا اور ہزارون میعادی قیدی معافی پاپا کر چھوٹ گئے مگر جب کرنیل
مین صاحب بہادر تشریف لائے تو اُنھون نے کرنیل فورڈ صاحب کے عہد کی بہت الرہا
میعادیون کی رہائی کا حال سُنکر دینا معافی چہارم حصہ کا یکقلم گورنمنٹ کو رپورٹ کرکے

ذکر فرار قیدیان

ٹکٹ والے عدالت دیوانی مین مدعی مدعا علیہ ہو سکتے ہین -

ٹکٹ والون کی کاشتکاری کا بیان

تعطیل قیدیان

بڈھے اور اطفال اس سٹلمنٹ مین نہین آتے کم عمر علحدہ بارک مین رہتے ہین

ذکر اپیل قیدیان بمقدمات خلاف ورزی قواعد سٹلمنٹ

معافی میعاد چہارم قیدیان میعادی بایام سابق -

ذکر معافی حصہ ششم میعاد قیدیان میعادی حسب قانون مروجہ حال

بند کر دیا اور اب کسی میعادی یا دائم الحبس کو امید معافی سزا کی باقی نرہی لیکن ۱۸۸۶ع مین
حسب سفارش میجر یلیفر صاحب قائم مقام سپرنٹنڈنٹ کے پھر سرکار نے بذریعہ اپنی چٹھی نمبری ۱۸۵۵
مورخہ ۲۷ مئی ۱۸۸۶ع اجازت عطاے معافی حصہ ششم میعاد قیدیان میعادی کی بخشی
کہ اوس حکم سے کچھ کچھ میعادی اب تک معافی پاکر رہا ہوتے جاتے ہین -

وزن رسد قیدیان عہد کرنیل مین صاحب اب تک حسب شرح ذیل ہے

وزن رسد قیدیان حسب مروجہ حال

وزن رسد قیدیان یورپین و یوریشین

قیدی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
فی نفر	۴	۱	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۱	۸	۱۲	۸ ڈرام	۱	[illegible]	۲	[illegible]

وزن رسد قیدیان ہندوستانی

گریڈ یعنی قسم	[illegible]	//	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
پٹی افسر فسٹ و سکنڈ کلاس اے وبی دمحرر وغیرہ	۲۴ یا	۲۰	۴	۱	۱	۹ ڈرام	۸ ڈرام	۸	۰	۰	دہی ہفتہ مین دو مرتبہ اور مچھلی چار مرتبہ تقسیم ہوتی ہے -
تھاڈ کلاس و چین گنگ	۲۴ یا	۲۰	۴	۱	۱	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۸	۵	۶	۰
الولیڈ گنگ و عورات	۲۰ یا	۱۶	۳	۱	۱	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۸	۵	۶	
بیماران داخلہ ہسپتال	۱۰	۸	۴	۱	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۸ ڈرام	۴	۵	۰	ہسپتال مین مچھلی اوس دن ملیگی جب گوشت کا دن نہوگا

پورٹ بلیر مین قیدیان جیل مین نہین رہتے

پورٹ بلیر مین سواے جیلخانہ وپیر کے کہ اوسمین صرف وہ لوگ جو سٹلمنٹ مین اکر قصور کرتے ہین
قید کیے جاتے ہین اور کوئی دوسرا جیلخانہ یا چاردیواری واسطے بند کرنے قیدیون کے نہین ہے

مشقتی اور ٹکٹ والونکو میل جول رکھنے کی ممانعت ہے

ہر اسٹیشن مین آہنی یا چوبی یا پتھر کی بارکین بنی ہین جنہین مشقتی قیدی زیر حراست قیدی پٹی افسرونکے رہتے ہین پہلے یہ بارکین رات کو بھی بند نہوتی تھین لیکن سنہ ۱۸۷۳ء سے رات کو بند کیجاتی ہین شروع سے تا سنہ ۱۸۷۶ء مشقتی قیدیون کو اجازت تھی کہ اپنی فرصت کے وقت کسی آزاد یا پیشہ ور کا کچھہ کام کرکے کما لیا کرین لیکن اب سنہ ۱۸۷۹ء سے کسی مشقتی قیدی کو اجازت نہین ہے کہ بدون کسی سرکاری کام کے کسی پیشہ ور یا فریین کے گھر کو جاوے یا انکا کام کرے جیسے پہلے وقتون مین مضبوط مضبوط آدمی اپنی فرصت کے وقت دوسرون کا کام کرکے صدہا روپیہ جمع کرلیتے تھے وہ بات اب نہین رہی۔ پہلے مشقتی قیدی اور پٹی افسر صدہا روپیہ اپنے اپنے پاس ہمیانیون مین بھر کر کمر سے باندھے پھرا کرتے تھے اب کسی ایسے قیدی کو سوا پیشہ ورون کے اجازت نہین ہے کہ اپنی دو ماہ کی تنخواہ سے زیادہ روپیہ اپنے پاس جمع رکھے یا کسی پیشہ ور کے پاس بطور امانت رکھدیوے۔ اب یہ حکم ہے کہ اگر دو ماہ کی تنخواہ سے زیادہ روپیہ جسقدر کسی کے پاس ہو سیونگ بنک سرکاری مین امانتًا جمع کردیوے ورنہ ضبط سرکار ہوجاویگا۔

ذکر استامپ عرائضات قیدیان

کرنیل مین صاحب کے وقت تک مقدمات دیوانی بھی بلا اخذ استامپ ویسے ہی سادے عرائضات پر فیصل ہوجایا کرتے تھے مگر اب مثل ہندکے پورا استامپ وغیرہ لیا جاتا ہے بلکہ اب سنہ ۱۸۸۰ء سے تو یہ ایک نیا دستور نکلا کہ کوئی عرضی کسی ٹکٹ لیو قیدی کی خواہ وہ کسی بابت ہو بے کاغذ استامپ کے سماعت نہوگی۔ کرنیل مین صاحب کے وقت تک قیدیون کو اجازت تھی کہ جس قسم کی جو عرضی چاہین صاحب سپرنٹنڈنٹ کو براہ راست خود حاضر ہوکر زبانی یا تحریری پیش کرین مگر جنرل اسٹوارٹ صاحب کے آخری وقت سے شدہ شدہ اب تو یہ نوبت پہونچی کہ کوئی قیدی بلکہ فری مین بھی براہ راست صاحب سپرنٹنڈنٹ سے کچھہ عرض معروض خواہ تحریری خواہ زبانی نہین کرسکتا بلکہ بلا وساطت

اسٹیشن افسر کے ڈسٹرکٹ افسر سے بھی کوئی قیدی کسی قسم کی نالش کرنے کا مجاز نہین ہے
لیکن عرائض متعلقہ محکمۂ مال براہ راست صاحب ڈسٹرکٹ افسر کے حضور پیش ہوتی ہین -
جیسے مین نے اوپر بیان کیا جب سٹلمنٹ آباد ہوا تو اول صرف روس و ایبرڈین و
چاٹم و ہڈو و وبیر پانچ ٹاپو کھولے گئے تھے - ان ٹاپوؤن مین صرف قیدی جمعدار
بطور محرران ڈویژن کے بجاے آور سیر بلکہ اسٹیشن افسرون کے کام کرتے تھے تمامی رپورٹ
ترقی و تنزلی وغیرہ ان جمعدارون کی طرف سے فارسی مین صاحب سپرنٹنڈنٹ بہادر کے
نام آیا کرتی تھین چنانچہ بعد سماعت صاحب سپرنٹنڈنٹ احکامات مناسب صادر فرماتے تھے
اور صاحب سپرنٹنڈنٹ خود روزمرہ ہر ٹاپو مین جا کر کام دیکھتے اور اسکا بندوبست کرتے
اور پیٹی افسرون کو ہر موقع واسطے بندوبست کام کے جو مناسب تصور کرتے حکم صادر
فرماتے جمعدارون کو چھ ضرب بید تک سزا دینے کا خود اختیار حاصل تھا اس سے زیادہ
سزا کے لائق اگر کوئی قصور ہوتا تو صاحب سپرنٹنڈنٹ کے سامنے پیش ہوتا سنہ ۱۸۵۸ع
سے سنہ ۱۸۶۵ عیسوی تک گو اسوقت تک مونٹ ہریٹ وغیرہ اور نئے ٹاپو بھی کھل گئے تھے
مگر صاحب سپرنٹنڈنٹ واسطے بندوبست اس سٹلمنٹ کے اکیلا تھا سنہ ۱۸۶۸ عیسوی مین
ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر آیا کہ اسکو صاحب سپرنٹنڈنٹ نے بطور مجسٹریٹ کے
تمامی سٹلمنٹ کے مقدمات سماعت کرنے کا اختیار دیا یہ صاحب زیر نگرانی صاحب سپرنٹنڈنٹ
کے کورٹ کر کے مجرمون کو سزا دیا کرتا تھا سنہ ۱۸۶۹ عیسوی مین کرنیل مین صاحب کے
عہد سے یہان سٹلمنٹ افسرون کا آنا شروع ہو کر جنرل اسٹوارٹ کے وقت تک دس
سٹلمنٹ افسر ہو گئے اور جا بجا کورٹ شروع ہوا اور مقدمات جرائم قیدیان نسبت
سابق کے تھوڑے ہونے لگے -

ذکر بندوبست قیدیان مشقتی حسب قواعد مرتبہ سابق وحال و اختیارات جمعداران و اسسٹنٹ افسران

CHATERY

Onthe 32 Asiaticlanguaes prevalent at FortBlair The hadits, aw mers and custons of the convicts

فصل پنجم

پورٹ بلیر کی زبانون و اوضاع و اطوار مین

پورٹ بلیر ایک ایسی جگہہ ہی کہ جسمین چینا - برہما - لائی - سنگلی - جنگلی - نکوباری - کشمیری - پشتونی - ایرانی - مکرانی - عرب حبشی - پارسی - پرتگیز - امیرکن - انگریز - ڈین - فرنچ وغیرہ اور ہندوستان کے سب ضلعون اور شہرون کے آدمی مثل بھوٹیا - نیپالی - پنجابی - سندھی - گجراتی - دیس والی - ہندوستانی - اہل برج - آسامی - مٹھیلی - بندیل کھنڈی - اوڑیا - تلنگی - مرہٹے - کرناٹکی - مدراسی - ملیالم - گونڈ - بھیل - بنگالی - کول - سنتال وغیرہ سب موجود ہین جب یہ لوگ آپس مین ملکر بیٹھتے ہین تو اپنی اپنی زبان مین بات چیت کرتے ہین مگر بازار اور کچہریون کی زبان یہان ہندوستانی ہی اسواسطے ہر آدمی کو خواہ وہ کسی ملک کا ہو یہان آکر ہندوستانی زبان سیکھنا ضرور پڑتا ہی بلکہ بے سیکھے تھوڑے روز کے بعد ہر آدمی خود بخود ہندوستانی بولنے لگتا ہی کیونکہ جب تک کوئی آدمی ہندوستانی نہ بولے اسکا گذارہ نہین ہوسکتا - میرے خیال مین پردہ زمین پر کوئی دوسری جگہہ اس بات مین پورٹ بلیر کے مقابل نہو گی - یہان ایک ایسا میلا جمع ہوا ہی کہ شاید آج تک پردہ زمین پر کہین ایسا مجمع مختلف نہ جمع ہوا ہوگا - جب

بنگالی مرد اور مدراسی عورت یا بھوٹیا مرد اور پنجابی عورت یا سندھی مرد اور بنگالی عورت
آپس مین شادی کرتے ہین اور میان بیوی کی اور بیوی میان کی بات نہین سمجھتے
اور بوقت تکرار و لڑائی باہمی کے دونون اپنی اپنی زبان مین ایک دوسرے کو گالیان
دیتے ہین اور فریق ثانی کچھہ نہین سمجھتا تو عجب کیفیت ہوتی ہی ـ یہان جب ملک والون
کے گھرون مین بتقریب بیاہ شادی و عقیقہ و مونڈن و کان چھدنی وغیرہ کی دعوت
او نیوتہ ہوتا ہی اور ملک ملک کی عورتین جمع ہوکر اپنی بولی مین گاتی اور اپنے اپنے ملک
کی وضع پر ناچتی کودتی ہین تو وہ کیفیت بھی قابل دید ہی ہر ملک کے مرد اور خصوصاً عورت
اپنے اپنے ملک کا لباس و زیور و جوتہ پہن کر جب پہلی تاریخ کو پریٹ پر بڑے ناز و نخرے سے
آتی ہین وہ میلہ بھی قابل دید ہی ـ ہندوستانی لوگ کثرت سے ہونے کے سبب سے پنجاب
و سندھ وغیرہ دوسرے ملکون کی عورات او بہت سے مرد بھی اب ہندوستانی لباس پہننے لگے ـ
یہان قوم کی پابندی جو ہندوستان کی پرانی بیماری ہی بلکل ترک ہوگئی ـ مسلمان مرد
خواہ کسی ذات کا ہو ہر مسلمان عورت سے بلا روک ٹوک شادی کرسکتا ہی ـ اس پابندی
قوم کو ایک امر فضول سمجھکر مرد و عورت قبل یا بعد شادی کے یہ بھی کبھی نہین پوچھتے کہ
تمھاری کیا ذات ہی ـ ہندوؤن مین بھی ہندو ہونا کافی و وافی ہی ایک ذات کا ہونا
ضرور نہین ہی ـ راجپوتون کے گھرون مین برہمنیان اور برہمنون کے گھرون مین پاسیہ
اور ٹھکرائنین موجود ہین بلکہ اس پابندی قوم کے اٹھہ جانے کے سبب سے بعض عورات
ایسی بے تکلف ہوگئی ہین کہ بعض وقت اونچی نیچی ذات کے ہندو اور مسلمان عورتین
چمار اور بھنگیون سے بھی شادی کرلیتی ہین ـ بوجہ موجودگی سخت قواعد چھوت وغیرہ کے
جو واضعین قواعد مذہب ہنود نے بلا لحاظ پورٹ بلیر وغیرہ و سواری جہاز و قید کے

مقرر کیے تھے مجبور بہت ہندو اور خصوصاً ہندو عورات مسلمان ہو جاتی ہین گو اب بوجہ
عدم جواز شادی ہندو و مسلمان کے یہ رسم کسیقدر کم ہو گئی مگر تاہم در پردہ بہت سی عورات
مرد مسلمانون کا کھانا کھانے لگتی ہین - قیدیون کے بچّون کی شادی ہندو کی ہندو
کے یہان اور مسلمان کی مسلمان کے یہان خواہ وہ کسی ذات کا ہو ہو جاتی ہے - یہان
ہر صنعت و صفت کے اچھے پورے سب قسم کے آدمی موجود ہین یہان ٹھگ وہ ٹھگ ہین
کہ دل کو ٹھگ لیوین چور وہ چور ہین کہ آنکھہ کا کاجل چرا لیوین - یہان شعبدہ باز -
بازیگر - بہروپیے - بھنڈ بیلے - نقال - پتلیون کے تماشے والے - ہیجڑے - طوائف - نٹ
میراسی - گویئے - قوّال اور ہر فن کے نیک و بدمعاش سب موجود ہین جسکو دیکھو اپنی
ترنگ اور وضع مین نرالا ہے - یہان ہر برہمن کو خواہ وہ پڑھا ہو یا نہو پنڈت کہتے ہین
صرف ست نراین کی کتھا سیکھہ لینے سے یہان برہمن لوگ کتھا گو ہو جاتے ہین - یہان
ایسے ایسے ہزارون بدمعاش جمع ہین کہ اُن ایک ایک سے ضلع کے ضلع تنگ تھے
مگر اب سرکار کے بند و بست اور تنگی اور اختصار جگہہ کے سبب سے سبکا قافیہ تنگ ہے -
اب وہ بڑے بڑے نامی گرامی چور و ڈکیت جنکا آبائی پیشہ یہی چوری ڈکیتی تجارت کو
گھر سے باہر قدم نہین رکھتے اور ہل پاتو کو اپنا ذریعہ معاش سمجھکر اُسپر قانع ہین ——
یہان اچھے اور نیکون کا بھی یہ حال ہے کہ کوئی بابو مولوی اور پنڈت اور سدہ درویش
و بھائی جی وغیرہ سے خالی نہین ہے - جھنڈا شاہ ساکن بریلی مثل قطب کے برسون سے
سوئٹ ہرمیٹ بیٹھا ہے گو دسمبر ۱۸۷۸ع مین اُسکی رہائی بھی ہو گئی مگر اب تک اپنی
جگہہ سے نہین ہلتا اور اِس سٹلمنٹ کے شرکون کو اولاد و روزی تقسیم کرتا رہتا ہے جسکو
دنیا کی زبانین سیکھنا ہو وہ اِس سٹلمنٹ کو آدے یہان جو شے ہے پوری ہے جسکو ولی

یا درویش کامل یا مولوی یا پنڈت یا گرنتی یا گرو کا ہونا ہو بہت جلد ہو سکتا ہی اور جو کوئی
کسی قسم کی ٹھگی یا گٹھہ کتری یا چوری یا بدمعاشی سیکھنا چاہتا ہو بہت جلد سیکھیگا
اور اپنے فن کا کامل ہو جاویگا جو لوگ بہت عرصہ تک یہان قید مین رہکر اور کسیقدر افسری
کرکے ملک کو واپس گئے تو پھر انکو روٹی کی فکر نرہی ہوگی یہان کا سیکھا ہوا اور تجربہ کار
آدمی جہان جاویگا عمدہ جگہہ پاویگا اور کہین ٹھوکر نکھاویگا - یہان کی عورتون مین
بے پردہ کھلے خزانہ پھرنے سے ایسی تذکیر چھاگئی کہ مذکر کے صیغون کو اپنے بول چال مین
استعمال کرتی ہین اکثر عورتون کے منہ سے سنوگے کہ بجاے ہین گئی کے ہم گیا بولتی ہین
یہان سب ملکون کے مرد و عورت جمع ہو کر بات چیت کرنے سے پورٹ بلیر کی بھی ایک
نرالی بولی ہو گئی ہی اکثر لوگ بولتے ہین ہم جاتا تم کھاتا - بکری مارتا - گاے بھاگتا —
یہان لفظ پیٹی بمعنی صندوق اور گول مال بمعنی گڑبڑ - اور برابر بمعنی درست اور البت
بجاے البتہ کے اور رنڈی بجاے عورت اور بمبو بجاے بانس اور کچھہ پروا نہین بجاے
کچھہ مضائقہ نہین اور بستہ بمعنی بورہ اور خلاص ہو گیا بجاے خرچ ہو گیا اور ریلی لوگ اور
کتا لوگ اور اسی قسم کی اور بہت سی لفظین بولی جاتی ہین اور شاید رفتہ رفتہ پچاس برس
کے بعد پورٹ بلیر کی بھی ایک علحدہ بولی ہو جاویگی - مدراسی لوگون کی ٹامل یعنی اردی زبان
جسکو ہندوستانی لوگ گڑگڑا نٹا کرکے نسبت کرتے ہین وہ تو انگریزی سے بھی زیادہ مشکل
اور غیر ہی - مگر مدراسی مسلمان اور مدراسی پلٹنون کے نوکر اور صاحب لوگ جو زبان بولتے ہین
اور جسکو اس ملک والے مسلمانی زبان کہتے ہین اسکے لہجے اور محاورے ہمارے ملک
کی ہندوستانی زبان سے بہت مختلف ہین لفظ نے جو ہماری زبان مین ماضی متعدی کے
فاعل کی علامت ہی انکے محاورے مین اسکا استعمال بالکل نہین ہی وہ اس جملے کو

کہ کریم نے کتنے کو بار الفاظ نے کو چھوڑ کر کریم کتنے کو بارا بولتے ہین اور بجاے لفظ جو کے
جو ہماری زبان مین ضمیر موصولہ ہے وہ لوگ لفظ سو استعمال کرتے ہین وہی اس جملے کو
کریم جو مر گیا - مر گیا سو کریم بخش بولتے ہین انکے محاورے مین لفظ کر بار بار آتا ہے وہ
بولتے ہین تم آنا کر بولے تھے کسواسطے نہین آے مطلب یہ کہ تمنے آنے کا وعدہ کیا تھا
پھر کیون نہ آئے وہ لوگ نکو بجاے نہین کے استعمال کرتے ہین بجاے نہین صاحب کے
نکو صاحب بولین گے - وہ لوگ کبھی اسم واحد کو بجاے جمع کے کبھی استعمال نہین کرتے
بجاے اسکے کہ وہ لوگ آتے ہین لوگان اور بجاے توپ کے توپان بولتے ہین - انکی
گنتی بھی بعد بیس کے مثل انگریزی کے دہائیون کے ساتھ اکائیان ملاکر ہوتی ہے وہ لوگ
بجاے بائیس ۲۲ کے بیس پر دو اور بجاے چورانوے کے نوے پر چار علی ہذا القیاس بولتے ہین
یہ بھی انکا ایک خاص محاورہ ہے کہ بروقت رخصت ہونے کے بجاے جاتا ہون کے
آتا ہون بولتے ہین انکے بول چال کے لہجے مین حرف خ منقوطہ بجاے ق عربی کے
بولا جاتا ہے جیسے قاضی جی کو خاضی جی بولین گے اور ایسے ہی بہت سے ان لوگون
کے اپنے محاورے ہین کہ ہمارے ملک کا نیا آدمی انکو [illegible] جاوے یہ مدراسی مسلمان
مثل ہمارے ملک کے پوربیے سپاہیون کے گنڈے نہین ہین بلکہ بہت نجیب و شریف
و شیرین زبان و ملنسار ہوتے ہین برخلاف ہمارے ملک کے سپاہیون کے یہ لوگ اکثر خواندہ
بھی ہوتے ہین رنگین پاجامہ اور انگرکھا پشت کا جوان سب مین دستور ہے اور ہر آدمی
کے مونڈھے پر ایک چہرہ رومال سرخ رنگ کا لٹکتا ہوا ضرور دیکھوگے کوئی آدمی خواہ
ہندو خواہ مسلمان بے رومال اسکے باہر نہین نکلتا اور جیسے بنگالی ننگے سر پھرتے ہین
ویسے ہی اکثر مدراسی سر پر تو ایک بڑا عمامہ مگر پاؤن سے ننگے گھومتے ہین ان مدراسی مسلمانو

محرم بھی ہمارے ملک کی ہولی کے سوانگ کی نقل ہے۔ دو تین آدمی ستھرے شاہی بنکر
اور کفنی اور چوڑیاں پہن کر اور کھریا مٹی کے ٹیکے بدن پر لگا کر کچھ اشعار [illegible] بطور مرثیہ کے
اپنے لہجے میں پڑھتے ہیں اور اخیر ہر بند کے وارے چند یارہ واسے گر تعجب کہتے ہیں اور
طرف ثانی با آواز بلند واے صیاد واے استاد غیبت زور سے کہتا ہے اور ہمارے ملک کے
سننے والوں کو ہنسی سے لٹا لٹا دیتا ہے۔ سوکشتی یعنی سوکھی مچھلی کھانے کا [illegible] اس ملک میں
بھی دستور ہے۔ اس سوکھی مچھلی کو کہ جس میں مثل سڑے ہوئے گوشت کے بدبو آتی ہے
یہ لوگ گوشت پر فضیلت دیتے ہیں۔ لال مرچ اور کھٹا یہ لوگ بہت کثرت سے کھاتے ہیں
ہمارے کھانے کہ جن میں بہت مرچ اور کھٹائی نہ ہو یہ لوگ پسند نہیں کرتے۔ ہمارے ملک سا
بیہا اور چینا انپر بھی بہت لپسا کر علاوہ سوکھی مچھلی کے پچی بھی کھاتے ہیں مچھلیوں کو
پیپوں میں بھر کر سڑا رکھتے ہیں جب انہیں کیڑے پڑ جاتے ہیں [illegible]
اور ان میں ایسی بدبو ہوتی ہے کہ جب پچی کا برتن کھولا جاتا ہے تو [illegible]
بھی کھڑے نہیں رہ سکتے مگر بیہا اور چینا لوگ اسکے ایسے شائق ہیں [illegible]
کھانا پکا کر اس پچی کو اسپر بچھاتے گرم مصالحہ کے چھڑکتے ہیں اور بہت مزے سے کھاتے ہیں
جب انکو پچی مل گئی تو تمام دنیا کی نعمت مل گئی۔ یہاں کسبی یا طوائف کوئی نہیں ہے مگر اکثر
عورتیں ایسی بے حیا اور فاحشہ ہیں کہ کسبیوں کو انسے شرم آتی ہے۔ ان رنڈی اور لونڈوں
کے سبب سے یہاں اکثر خون ہوا کرتے ہیں۔ دیوثی اور بے غیرتی یہاں اس زور شور
پر ہے کہ بہت مرد اپنی عورتوں سے چھنالا کراتے ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا عورتوں
کے واسطے ایسی موافق ہے کہ بڈھی عورتیں بھی یہاں آکر بارہ برس کی چھوکریاں
ہو جاتی ہیں۔ بلکہ برخلاف کلیہ طب کے یہاں بڈھی پچاس برس عورتوں کے پہنچے

پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں اس کثرت سے ہر ملک و ملت اور وضع کے آدمی جمع ہیں
کہ اگر سب کے اوضاع و اطوار اور بولی علیحدہ علیحدہ مفصل مع قاعدہ صرف و نحو
کے لکھی جاوے تو ایک دفتر طویل ہو جاتا ہے اور ناظرین اسکو دیکھکر گھبرا جاوینگے اور
اس نئی اور دلچسپ کتاب کے مطالعہ سے محروم رہینگے اسواسطے کسیقدر بحث ضروری
جو اس فصل سے متعلق ہے بیان کی گئی مگر تھوڑے تھوڑے جملے ہر ایک زبان مشہور کے
مع ترجمہ اردو واسطے اطلاع و تفریح طبع ناظرین کے اس فصل کے اخیر میں شامل
کر دیے گئے۔ اور اخیر میں اس فصل کے یہ بات بھی بیان کرنی ضرور ہے کہ اپنی اپنی
وضع اور رسم اور بولی اور لباس ہر کسی کو پسند ہے جنگلی اپنے جنگل میں رہنے اور
ننگ دھڑنگ پھرنے اور پھل پھول اور کیڑے مکوڑے کھانے کو ہمارے قلیہ اور بریانی
اور پلاؤ و قلیہ اور عمدہ عمدہ کھانوں پر فوقیت دیتے ہیں جب جنگلی لوگ ہمارے
عمدہ عمدہ عطر کو سونگھتے ہیں تو انکو بو آتی ہے۔ جیسا چینا جب ہمارے گھی کے
سنکے ہوئے پکوان کو دیکھتے ہیں تو اپنی ناک بند کر لیتے ہیں ہمارے قلیہ اور قورمے
اور پلاؤ کے بگھار کی خوشبو عوض ان کے دماغ کو پراگندہ کر دیتی ہے غرض جیسے ان لوگوں کو
جس چیز کی عادی ہو رہی اسکو پسند ہے اگر ہم بھی وہاں پیدا ہوتے تو ضرور پھٹی کو
گلاب کے عطر پر فوقیت دیتے اب اس سے معلوم ہوا کہ کسی ملک کی رسم و رواج اور
لباس اور پوشاک کو برا کہنا اور اپنی رسم و رواج و خوراک و پوشاک اور بولی کو
دوسروں سے بہتر سمجھنا محض حماقت اور نادانی ہے جو جس حال میں ہے سو ٹھیک ہے
کسی کو کسی پر فوقیت نہیں ہے سب بنی آدم برابر ہیں بزرگی صرف ایمان کی ہے
جسکو خدا چاہے نصیب کرے۔

Rules for reading the Foreign Languages correctly and a few hints on the 32 above mentioned languages

قواعد واسطے صحیح پڑھنے اجنبی زبانون کے اور بعض اشارے نسبت اُن زبانونکے

۱- ان اجنبی زبانون کے صحیح پڑھنے کے واسطے برعایت قاعدۂ ناگری واؤ اور یا ہر دو حروف علت کے حسب مندرجۂ ذیل تین تین آوازین مقرر کردی گئین-

واؤ

قسم	اُردو	ناگری	انگریزی	نشان اُردو مین
معروف	مُوٗ	मू	Moo	جیسے مو بمعنی بال
بین بین	دو	दो	To	جیسے عدد دو ۲
مجہول	سو	सो	So	جیسے عدد سو ۱۰۰ بمعنی صد

یا

قسم	اُردو	ناگری	انگریزی	نشان اُردو مین
معروف	نی	नी	Nee	جیسے لفظ رانی بمعنی ملکہ مین شکل یاء معروف کی
بین بین	سے	से	Se	جیسے لفظ سے بمعنی از مین شکل یاء بین بین کی
مجہول	ہی	है	hae	جیسے لفظ ہے بمعنی است مین شکل یاء مجہول کی

اور جب یہ حرف یا کسی کلمہ کے وسط مین واقع ہو تو بلا مدد کسی اعراب کے اسکی آواز ہمیشہ ہلکی یعنی بین بین ہوگی جیسے لفظ ویو بمعنی بصوت مین اور میرے اور تیرے ضمائر مین موجود ہی اور جب حرف ماقبل یاو پہ فتحہ یا کسرہ ہو تو مثل لفظ دیوان بمعنی کمرہ دیوان

بمعنی جانور و دیوان بمعنی وزیر و سیون بمعنی سلائی اُوسکی آواز ہو جاویگی اور حروف
صحیح پر جبتک کہ کوئی اعراب نہو اُنکو ہمیشہ مفتوح پڑھنا چاہیے جیسے دَر بمعنی دروازہ
و گھر بمعنی خانہ مگر دُر بمعنی موتی و گِر گیا بمعنی افتاد صرف اعراب لے دینے سے پڑھا جاویگا
اب ناظرین کی خدمت مین عرض ہی کہ اگر اِن قواعد کی رعایت اِن اجنبی زبانون کے
پڑھنے مین کیجاویگی تو امید ہی کہ اُسکے تلفظ مین غلطی نہوتا ۔

۲ - اِن بتیس ۳۲ مشہور زبانون کے ضروری جملے محض واسطے تفریح طبع ناظرین
کے یہان لکھ دیے ہین - اگر کوئی صاحب اِن زبانون مین سے کسی زبان کو اچھی طرح سے
سیکھنا چاہے تو مؤلف کو اطلاع دیوے کہ بشرط امکان وہ پوری زبان مع قواعد ضروری
صرف و نحو کے اُسکو بھیجدیجاویگی ۔

۳ - گو یہان انگریزی و پرتگیز و سپین و فرنچ و جرمن و یونان و لاٹن و ڈنمارک زبان
جاننے والے بھی بہت لوگ یہان موجود ہین مگر چند سببون سے یورپ کی کوئی زبان
بھی اِس کتاب مین شامل نہین کی گئی ۔

۴ - یہ بات ظاہر ہی کہ لہجے ہر زبان کے بتیس بتیس کوس پر بدلتے جاتے ہین اگر اُن سب
مختلف لہجون پر خیال کر کے سب لہجے علٰحدہ علٰحدہ لکھے جاوین تو صرف ہندوستانی ہی کی
سیکڑون زبانین ہو جاتی ہین اسواسطے برج بھاکھا و پوربی زبان وغیرہ علٰحدہ علٰحدہ
نہین لکھی گئی ۔

۵ - عربی اور فارسی کے جملون مین عرب اور ایرانیون کے صرف روزمرہ بول چال کے
محاورے لکھے گئے ہین گو ہمارے ملک کے لوگون کو بہت نئے الفاظ اور محاورے اُن
جملون مین معلوم ہونگے مگر فرق یہ ہی کہ ہمارے ملک کے آدمی عربی فارسی پڑھا فی زادہ

ہندی	عربی
کلمہ (چوگیا)	آمین
میری اسے ہین	في بالي (في ظني)
میرے کپڑے اسیوقت لاؤ	جئت الي ثيابي حالا
کہان ہی	اين هي (هيا فاين)
میری کچھ آپ سے غرض ہی	مرادي في جنابك شئ
اپنا چاقو عنایت کرو مین قلم بناؤنگا	اتعيرني مبراتك لابري بها القلم
وہ کیا ہی	ايش هما
اگر آپ کو کچھ کام نہو میرے ساتھ بازار چلیے	ان كان ما عندك شغل تعال معي الي السوق
مجھے دیکھنے دیجیے	خليني اشوف
مین کیا کرون	ايش نعمل
مین ایک خط لکھا چاہتا ہون آپ دوات و قلم و کاغذ لائیے	اريد ان اكتب مكتوبا هات الدواة والقلم والورق
مین نہین جانتا	ما اعرف
بہت اچھا لیکن اوسکی کیا قیمت ہی	طيب لكن قد ايش السعر
بہت سستا ہی	رخيص جدا
کیا بہت مہنگا ہی	ايش هو غالي
کیا لوگے (یا کتنے کو دوگے)	نقدا ايش تعطيه
مین اس سے بہت خوش ہون	انا فرحان لاجله

ہندی	عربی
وہان صندوق پر آپ کے سر کے نزدیک	هُنَاكَ عَلَى الصُّنْدُوقِ عِنْدَ رَأْسِكَ
اب کیسے ہو	مَا لَكَ
ابھی جاؤ اور پانی لاؤ کہ میں منہ ہاتھ دھوؤن	رُحِ الْآنَ وَجِئْ لِي بِمَاءٍ حَتَّى أَغْسِلَ وَجْهِي وَيَدَيَّ
ایسا مت بولو	لَا تَقُلْ هٰكَذَا
کیا گرم پانی مانگتے ہو	تُرِيدُهُ سَخْنًا
تمنے اسکو پوچھا	هَلْ سَأَلْتَهُ
وہ کیا بولا	مَاذَا قَالَ
اتنا	قَدْرَ مَا
میں اوس سے کہاں ملون	أَيْنَ أُصَادِفُهُ
مہربانی کرکے بیٹھیے	تَفَضَّلْ أُقْعُدْ
مزاج شریف	أَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا
آپ کوئی چیز چاہتے ہین	تُرِيدُ حَاجَةً
نہیں آپ کی مہربانی ہے	لَا أَبْقَى بَقَاكَ
ناشتہ کھانا روٹی۔ دودھ چینی رات کا کھانا	فُطُورٌ غَدَاءٌ خُبْزٌ لَبَنٌ سُكَّرٌ عَشَاءٌ
میں اسکے واسطے افسوس کرتا ہون	أَنَا مَغْمُومٌ عَلَى ذٰلِكَ
دودھ پیو	اِشْرَبْ حَلِيبًا
مہربانی کرکے آج ہمارے یہان کھائیے	تَفَضَّلْ كُلْ مَعَنَا الْيَوْمَ
چراغ جلاؤ	نَوِّرِ السِّرَاجَ

ہندی	عربی
بتی بجھاؤ	اِطفِي الشَّمعَةَ
اسکو بخار ہے	صَارَ لَهُ حُمّٰى
آپ کی بی بی کیسی ہیں	كَيفَ حَالُ البَيتِ
اسکو بالکل آرام نہیں ہوا	لَيسَتْ فِي صِحَّتِهِ التَّامَّةِ
بادشاہوں میں صلح ہو گئی	يَصِيرُ الصُّلحُ بَينَ المُلُوكِ
بہت مال لایا	جَاءَ بِبَضَائِعَ كَثِيرَةٍ
تم عربی بول سکتے ہو	أَنتَ تَقدِرُ بِتَكَلُّمِ العَرَبِيِّ
دہلی سے لاہور کتنی دور ہے	قَدْ أَيُّ بُعدٍ مِنَ الدِّهلِي إِلَى الاهوار
بھولو مت	لَا تَنسَ
ادھر آؤ میرے ساتھ سرائے کو چلو	تَعَالَ هُنَا تَعَالَ مَعِي إِلَى الخَانِ
دروازہ کھولو - دروازہ بند کرو	اِفتَحِ البَابَ - اِغلِقِ البَابَ
آپ کہاں سے آئے	مِنْ أَينَ جِئتَنِي (جِئتَ)
آپ کہاں جاتے ہیں	إِلَى أَينَ رَائِحٌ
چاء تیار کرو	حَضِّرِ الشَّاءَ
بندوق بھرو - اور اسپر شست لگاؤ	عَمِّرِ البَارُودَةَ - نَشِّنْ عَلَى ذَاكَ
اس دم گھر کو چلے جاؤ	رُحْ إِلَى البَيتِ حَالًا
آپ حقہ پیتے ہیں	أَنتَ تَشرَبُ الدُّخَانَ
وہ کون ہے	مَنْ هُوَ

ہندی	عربی
آپ کون ہیں	مَنْ اَنْتَ
ہم کل جاوینگے	نَحْنُ نَرْجِعُ غَدًا
آگ لاؤ	هَاتِ النَّارَ (جِبْ النَّارَ)
یہ خبر بڑے تعجب کی ہے	هٰذَا خَبَرٌ عَجِيبٌ
ہم بھوکے پیاسے ہیں	نَحْنُ جَوْعَانِينَ وَعَطْشَانِينَ
یہ شور کون کرتا ہے	مَنْ عَامِلٌ ضَجَّةً
وہاں رات دن کچھ خوف نہیں ہے	اَلْخَوْفُ مَا فِيشْ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
آپ کیا کہتے ہیں	اَيْشٍ عَمَّالٌ تَقُولُ
یہ بدّو ہیں چوری لوٹ اور خون انکا پیشہ ہے	دُولْ عَرَبْ يَنْهَبُوا وَيَشْلُوا وَيَقْتُلُوا
وہاں کون رہتا ہے	مَنْ هُوَ سَاكِنٌ هُنَاكَ
میرا ارادہ ہے کہ تین خچر اور تین اونٹ اور تین گدھے اور تین گاڑی کرایہ کروں	مُرَادِي اسْتَكْرِي ثَلَاثَ بِغَالٍ وَجِمَالٍ وَحَمِيرٍ وَعَرَابَةٍ
گھر سے نکلو	اُخْرُجْ مِنَ الْبَيْتِ
وہاں کتنے آدمی ہیں	كَمْ كَانَ نَاسٌ هُنَاكَ
مہربانی کرکے ایک قلم عنایت کیجیے	اِعْطِنِي مِنْ فَضْلِكَ قَلَمٌ
اسکی دوکان کہاں ہے	اَيْنَ دُكَّانُهُ
مدینہ کو کون سی سڑک جاتی ہے اور اس سڑک پہ چور رہتے ہیں	اَيْنَ دَرْبُ (اَوْ سِكَّةُ) اِلَى الْمَدِينَةِ وَهَلْ فِي ذَالِكَ الدَّرْبِ حَرَامِيَّةٌ

ہندی	عربی
یہ کسکا گھوڑا ہے	حِصَانُ مَنْ هٰذَا
آپ کی گھڑی برابر چلتی ہے	سَاعَتُكَ تَمْشِي طَيِّبْ
میں تھوڑی عربی بول سکتا ہوں	أَنَا أَتَكَلَّمُ عَرَبِيّ شَيْءٌ قَلِيلٌ
تم عربی کتنے روز سے سیکھتے ہو	مَا هِيَ الْمُدَّةُ الَّتِي تَتَعَلَّمُ فِيهَا الْعَرَبِيَّ
میرا استاد ہفتہ میں دو بار سکھاتا ہے	الْمُعَلِّمُ يُعَلِّمُنِي مَرَّتَيْنِ فِي الْأُسْبُوعِ
اس کشتی کا کیا بھاڑا ہے	كَمْ كِرَا الْقَارِبِ
کیا بجا ہے	كَمِ السَّاعَةُ
میری گھڑی میز پر رکھو	حُطَّ سَاعَتِي عَلَى الْمَائِدَةِ
کافی کا بھاؤ کیا ہے	كَمْ يُسَوِّي الْقَهْوَةُ
اس تالاب میں مچھلی ہیں	هَلْ فِي هٰذَا الْغَدِيرِ سَمَكٌ
اس جہاز میں کتنے مسافر ہیں	كَمْ كَانَ مِنَ الْمُسَافِرِينَ فِي هٰذَا الْمَرْكَبِ
اس گانوں کا نام کیا ہے	اَيْشْ اِسْمُ هٰذَا الْقَرْيَةِ
یہ کرسی دوسرے کمرے میں لیجاؤ	خُذْ هٰذَا الْكُرْسِيَّ إِلَى الْأُوضَةِ الْأُخْرَى
ہم تھوڑی دیر میں پھر آتے ہیں	نَحْنُ نَرْجِعُ بَعْدَ الدَّقَائِقِ
یہ چیزیں صندوق سے نکالو	أَخْرِجْ هٰذِهِ الْحَاجَاتِ مِنَ الصُّنْدُوقِ
یہ خبر آپ کو کب پہونچی	مُنْذُ كَمْ بَلَغَكَ هٰذَا الْخَبَرُ
تھوڑی سی روٹی لیکر اوس پر مکھن لگاؤ	اِشْوَيَّة خُبْز وَضَعْ عَلَيْهِ زُبْدَة
ان صاحب کو ایک دوسرا پیالہ چاے کا دو	اِعْطِ الْخَوَاجَة فِنْجَانْ شَايٍ آخَرْ

ہندی	عربی
تھوڑی دال اور بھاجی اور گھی	جُبَيْنَةٌ وَعَدَسٌ وَبَطَاطِسُ وَخُضَرُو
پھل گوشت کا حلوہ ... لاؤ	الْمَعْرُوفُ وَالْقَهْوَةُ وَبَيْضَةُ الدَّجَاجِ
کھانے ...	... وَقَرْعٌ ... وَسَمَكٌ وَدَجَاجٌ
اسکا نام اپنی زبان میں بتلاؤ	قُلْ لِي اسْمَ هٰذَا بِلُغَتِكَ
آپ ہماری زبان میں بات چیت کر سکتے ہیں	هَلْ تَتَكَلَّمُ بِلِسَانِنَا
آپکا فرمانا بہت ٹھیک ہے	كَلَامُكَ بِحَقٍّ وَصِدْقٍ
آپ سچ جانیں اس کام میں کچھ نہیں	أَتَحَقَّقُ لَكَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ خَطَأٌ
جو آپ فرماتے ہیں میں نہیں سمجھتا	إِذَا فَهِمْتُ مَا ذَا تَقُولُ
بولو وہ کیا کہتا ہے	قُلْ لِي مَا ذَا يَقُولُ
اس سال بہت سستا ہے	هٰذِهِ السَّنَةُ هُوَ رَخِيصٌ
لیکن گئے برس بہت مہنگا تھا	لٰكِنِ السَّنَةُ الْمَاضِيَةُ كَانَ غَالِيًا كَثِيرًا
ایک دو تین چار پانچ	وَاحِدٌ - اِثْنَانِ - ثَلَاثَةٌ - أَرْبَعَةٌ - خَمْسَةٌ
چھ سات آٹھ نو دس	سِتَّةٌ - سَبْعَةٌ - ثَمَانِيَةٌ - تِسْعَةٌ - عَشَرَةٌ
گیارہ بارہ تیرہ چودہ پندرہ	أَحَدَ عَشَرَ - اِثْنَا عَشَرَ - ثَلَاثَةَ عَشَرَ - أَرْبَعَةَ عَشَرَ - خَمْسَةَ عَشَرَ

وعلی ہذا القیاس

ہندی	عربی
بیس تیس چالیس پچاس ساٹھ	عِشْرُونَ - ثَلَاثُونَ - أَرْبَعُونَ - خَمْسُونَ - سِتُّونَ
ستر اسی نوے ایک سو	سَبْعُونَ - ثَمَانُونَ - تِسْعُونَ - مِائَةٌ
دو سو ہزار دو ہزار	مِئَتَانِ - أَلْفٌ - أَلْفَانِ

ہندی	عربی
سنیچر اتوار سوموار منگل بدھ	السبت الاحد الاثنین الثلاثاء الاربعاء
جمعرات جمعہ	الخمیس الجمعة
ای لڑکے یہ پیسے لیکر جاؤ اور ہمارے واسطے	یا ولد خذ هذه الفلوس و اشتر لنا
تھوڑا پنیر اور تازہ روٹی مول لاؤ	شویة جبن و عیش طری
تمھارے پاس دودھ و مرغی بکاؤ ہے	یا رجل عندك لبن والفراخ للبیع
کیا کپتان صاحب اپنے جہاز میں مسافروں کو سوار کرینگے	هل القبطان یاخذ رکابا
اسکی کیا ذات ہے	این ملته
یونانی ہے مگر یہ حکم ترکوں کے اپنے جہاز کو چلاتا ہے	من الروم ولکنه یسافر تحت رایة الترك
آپ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمکو کھانا وغیرہ پہنچا دیگا	تظن انه یجهز لنا ما یلزمنا من عنده فی المرکب
اگر وہ دیویگا تو آپکو بہت دام دینا پڑینگے	ان یفعل فیغلی علیك
کپتان صاحب اب کب لنگر اٹھاؤگے	متی تقلع السفر یا قبطان
دو دن میں اگر ہوا موافق ہوگی	فی مدة یومین ان کانت الریح موافقة
کیا کرایہ لوگے	کم تطلب اجرة السفر
پچاس ڈالر حضور اور ہمارے ساتھ کھانا بھی کھاؤگے	خمسین ریال یا سیدی وتاکل علی مائدتی
ہمارا اسباب اپنے بوٹ میں رکھ لوگے	هل تاخذ اثقالی فی قاربك
تخمیناً آپ کتنے روز تک دریا میں رہینگے	کم یوما نبقی فی البحر تخمینا
اگر خدا چاہے تو بیس دن بعد پہنچ جاوینگے	ان شاء الله نصل بعد عشرین یوما
ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے سفر میں طوفان آئیگا	اتظن سفرنا یکون فی الشتا

ہندی	فارسی
طوفان کے دن چلے گئے اب اگر خدا	اَوانُ النَّوءِ فاتَ فَاِنْ شاءَ اللهُ يَكُنْ
چاہیگا تو ہمکو اچھا موسم ملیگا	لَنَا طَقسٌ مُوافِقًا
ہند کو ڈاک کب جاویگی	مَتَى البُوستَةُ تَرُوحُ اِلَى الهِندِ
پوچھو میرا کوئی خط ہے	سَلْ اِذَا كانَ لِي مَكتُوبٌ
مجھکو ہر چیز کا نام بتلاؤ	قُلْ لِي اَسمَاءَ كُلِّ شَيءٍ
لڑکے تمکو درزی کی دوکان معلوم ہے	يَا وَلَدُ تَعرِفُ دُكَّانَ الخَيَّاطِ
اُسکا کیا دام ہے	كَمْ بَدَلُكَ فِيهَا
میں زیادہ ندونگا	مَا نَزِيدُ لَكَ
تمھارے پاس کپڑہ ہے - اچھا سا ہمکو دکھاؤ	عِندَكَ جُوخٌ - اَرِنِي اَحسَنَ مَا عِندَكَ
ایک گز کا کیا مول ہے	بِكَمْ تَبِيعُ الذِّرَاعَ
تم اُس طرف ندی کے پیر کر جا سکتے ہو	اَنتَ تَقدِرُ تَعُومُ لِذَاكَ الصَّوبِ مِنَ النَّهرِ
یہ خط پڑھو	اِقرَأْ هٰذَا المَكتُوبَ
یہاں اپنا نام عربی میں لکھو	اُكتُبْ هُنَا اِسمَكَ بِالعَرَبِيِّ
صاف بولو تاکہ میں تمھاری بات سمجھوں	قُلْ لَنَا بِكَلامٍ الذَّجِّ حَتَّى نَفهَمَ كَلامَكَ
حلب دریا فرات سے کتنی دور ہے	قَدْرَ اَيْشٍ بَعِيدٌ حَلَبُ مِنْ نَهرِ الفُرَاتِ
تم کبھی موصل گئے ہو	اَنتَ سِرتَ اَبَدًا اِلَى المُوصِلِ
دریا کے کناروں پر بدو لوٹتے ہیں یا نہیں	هَلِ الاَعرَابُ يَشلَحُونَ عَلَى السَّاحِلِ اَمْ لَا
تمنے اِس شہر میں بڑے بڑے کنوئیں یا حوض دیکھے ہیں	فِي ذَاكَ الطَّرِيقِ تَشُوفُ بِيرًا كَبِيرًا اَمْ غَدِيرًا

ہندی	عربی
کیا اس راستہ پہ بہت گانون ہین	هل القرية كبيرة على ذلك الطريق
وہان کھانے پینے کی چیزین ملتی ہین	هل يوجد مأكول ومشروب فيه
کیا گانون اور شہر محصور ہین یا نہین	هل قرى وبلدان محصورة أم لا
انکی دیوارون پر کتنی توپین ہین تم جانتے ہو	هل تعلم عدد مدافع على سور المحصور
عمر پاشا کا لشکر کسقدر ہے	كم عدد عساكر عمر باشا
انکے پاس کیا ہتھیار ہین	عندهم أي سلاح
انکے جرنیل کا کیا نام ہے	ايش اسم سر عسكرهم
ابراہیم پاشا اور وہ محمد علی کے ساتھ بہت برس رہا ہے اور اسکا تمام بدن زخمون سے بھرا ہے	ابراهيم باشا وكان ما خدمت محمد على اربعين سنة وجسمه ملآن من الجروح

PERSIAN LANGUAGE

فارسی زبان

ہندی	فارسی
آپ کا نام کیا ہے	نام شما چه چیز هست نام شما چه است
آپ کا مزاج شریف کیسا ہے	احوال شما چه طور است
آپکی عنایت سے بہت اچھا ہے	از لطف شما بسیار خوب است
آپکو وسمہ کرنے کی عادت ہے	آیا شما عادت دارید رنگ به بندید
کیا کچھ سالن نہین ہے جو آپ خشک روٹی کھاتے ہین	هیچ قاتق ندارید که نان خالی میخورید
مین پیاسا ہون تھوڑا پینے کا پانی لائیے	تشنه ام قدری یا یک پیاله آب خوردن بیاره بخورم

ہندی	فارسی
وہ اُلّو کی آواز ہے	آن آواز بوف کور است (بوف یعنی بوم در دیار ایران شوم)
میں ایک تصویر عمدہ آپکو دکھاؤں	من یک نقشہ بسیار خوبی بشما نشان میدہم
وہ ابوشہر سے طہران کو ڈاک پر گیا	او از بندر ابوشہر چپری رفت بطہران
میرا پاؤں سو گیا	پاے من مور مور میکند
وہ ہمیشہ تیز بہت جاتا ہے	آن ہمیشہ خیلے تند میرود
جو آپ فرماتے ہیں سچ ہے یا ہنسی کرتے ہیں	آیا آنکہ شما میگوئید راست است یا شوخی میکنید
اُسنے غرور سے جواب دیا	آن زیر پوزی جواب داد
ہمیشہ قلعہ میں ڈھول اور بگل بجاتے ہیں	ہمیشہ توے قلعہ طبل و شیپور میزنند
آپکے پاس تولیا ہے	شما ریش خشک کن دارید یا نہ
یہ اپنے بڑے بھائی کو دیجیے	این را بہ برادر بزرگتان بدہید
آج آپ کی گارد ہے	امروز نوبہ کشیک زدن شماست
اُسکا گھر بہت تکلف سے آراستہ ہے	خانہ آن خوب چیدہ و اچیدہ است
میں کون پاجامہ پہنوں	کدام زیر جامہ را پا بکنم
میں نے اسکو اپنے پاس نوکر رکھا ہے	من او را پیش خود نوکر گذاشتیم
یہ بہت ضروری کام ہے	این کار خیلے لازم است
اُس بچے کا والی وارث کون ہے	قیّم آن صغیر کیست
کیا آپ گونگے تھے کہ جواب نہیں دیا	مگر لال بودی کہ جواب ندادی
اُسکا علم استعداد ہے	این منتہاے سواد او شان ست

ہندی	فارسی
اسکے لڑکے فضول خرچ ہین	بچہای اوشان ول خرچ اند
یہ حلوائی یا نان بائی یا بھڑبھونجہ یا پیراک ہی	این قنادی یا نانبا یا تون تاب یا شناگر است
وہ عورت بہت خوبصورت ہی	آن زن سفید پوست است (یا خوش شکل است)
یہ میری خادمہ ہی	این بندہ از من است
مین تھک گیا ہون	من خستہ شدہ ام
وہ بھیڑی موٹی ہی یا دُبلی	این گوسپند چاق است یا لاغر
وہ دونون آپس مین مشابہ ہین	این دو تا با یکدیگر مشتبہ اند
نیولا سانپ کو مار ڈالتا ہی	موش خرما مار را میکشد
خیر صلاح کے بعد مین نے اُس سے پوچھا	بعد از وداع چاق یا او پرسیدم
وہان ندی سے پار ہونے کے واسطے ایک کشتی مقرر ہے	بجہت عبور کردن از رودخانہ در آنجا یک کشتی مقرر است
مین جاتا ہون مولوی صاحب سے ملاقات کرونگا	من میروم مولوی صاحب را دیدنی میکنم
اگر تم پھر ایسا کام کروگے تو تمہاری جائداد ضبط ہو جاویگی	اگر چنانچہ بار دیگر این قسم رفتار کنید اسباب ضبط خواہد شد
مین نے تھوڑے مچھلی والون کو جال سے مچھلی پکڑتے ہوئے دیکھا ہی	من چند نفر ماہی گیر را دیدم کہ تور می انداختند بجہت ماہی گرفتن
اُس سپاہی نے نشان کو برج پر گاڑ دیا	آن سرباز علم را بالای برج زد
نمونے کے موافق ایسا بنائیو کہ رتی بھر فرق نہو	چنان مثل نمونہ بساز کہ یک سر مو فرق نداشتہ باشد
کسواسطے اُسکی اتنی خوشامد کرتے ہو	چرا اینقدر پیش ربا لالان او میچپانی

ہندی	فارسی
وہ مرغی انڈون پر بیٹھی ہے	آن مرغ روے تخم خوابیدہ است
اس کمرے کے فرش کو مرمت کرنا چاہیے	زمین این اوطاق مرمت میخواہد
مین نے ایک جوڑہ دستانہ جراب خریدا ہے	من یک زوج (جوڑ) دستکش و پاکش خریدم
مین آپ کا ممنون احسان ہون	التفات شما کم نشود
اس گیہون کو پسوا اور پھر چھلنی لاکر چھانو	این گندم را آسیا کن و بعد غلبال بیار و او را الک کن
مین وہ رستہ نہین جانتا	من آن راہ را درست بلد نبودم
مجھکو ایک رومال دیجیے	یک دستمالے بمن بدہید
یہ اتفاق کب ہوا	این اتفاق کے افتاد
کون بولا	کو گفت
ہمکو چاہیے کہ برے کامون سے بچین	ما باید کہ از کار بد حذر بکنیم
اسوقت گھر سے باہر نجاؤ ورنہ رونڈ پکڑ لیویگا	الحال از خانہ بیرون نروید کہ گزمہ شمارا میگیرد
مین ایرانیون کے موافق بولتا ہون	من لہجۂ ایرانی میدارم
کیا وہان دھان بہت پیدا ہوتے ہین	آیا در انجا زراعت شلتوک بسیار میشود
یہ پھل بہت کڑوا ہے	این میوہ خیلے ولش است
ہان مین اسکو پہچانتا ہون	بلے (یا بلہ) من او را می شناسم
اسکا ناک کان کاٹ دیا	او را گوش بینی کردند
اسکی ترقی ہوگئی	مواجب آن اضافہ شدہ است
اسنے بہت روپیہ جمع کیا ہے	آن پول بسیار جمع کردہ است

ہندی	فارسی
وہ عورت بانجھہ ہی	آن زن نزوک ست
ایک جوڑہ جوتہ (یا بوٹ) میرے واسطے خرید کر لاؤ	یک سارچ ارسی بجہت من بخر و بیار
یہ کمرہ بودار ہی	این کرہ بو میدہد
نہین صاحب تازہ ہی	نہ خیر تازہ است
اُس آدمی نے پیالے و پیچ و گلاس ورکابی کو توڑ ڈالا	آنشخص فنجان و استیکان و نلبکین ولبشقاب را شکستہ است
وہ سائیس انگریزی خوب بولتا ہی	آن مہتر بزبان انگریزی خوب حرف میزند
ایک اُسترہ میرے واسطے لائیے	یک تاتیغ ولا کی جہت من بیاورید
آپ کی بات چیت کب تمام ہوگی	حرف شما کی خلاص (یا تمام) میشود
اِس کُرسی کو لوہے سے بنایا ہی	آیا این صندلی از آہن ساختہ شدہ است
کیا بجا ہی	ساعت چند است
یہ کپڑہ بہت موٹا ہی	این پارچہ بسیار کُلفت است
میرا صاحب آپ کو سلام بولتا ہی	آقای من شما را دعا رسانیدہ است
وہ جھونپڑیون مین رہتے ہین	آنہا در کومہ میمانند
ایک رسّی لاؤ	یک بندی بیار
وہ عورت قُلی کے کام کو آئی ہی	آن زن بجہت فعلگی آمدہ است
اُسکے پاس چاندی کی چاے دانی ہی	آن قوری نقرہ دارد
یہ گھونگھہ نایاب ہی	این جور گوش ماہی نایاب است

عہ فنجان بمعنی پیالہ ونلبکین بمعنی پیچ ولبشقاب بمعنی رکابی استیکان بمعنی گلاس ۱۲

ہندی	فارسی
وہ آدمی کیسا ہے	آن آدم دولابی است
وہ حوض کتنا گہرا ہے	آن حوض چقدر قول است
اس رستے میں بہت کیچڑ ہے	این راہ بسیار شل وگل است
آپ اپنی پگڑی آپ باندھتے ہیں	شما عمامتان را خودتان می بندد
کل ایک آندھی آئی اور سارا چھپر کو اڑا لیگئی	دیروز یک لوله بادی آمد و کپر را برداشت
میں نے اسکا پہونچا پکڑا تھا مگر وہ جھٹکا دیکر بھاگ گیا	من مچ دست اورا گرفتم ولیکن او دست خود را تکان داده گریخت
وہ ٹھوکر کھا کر گر گیا	او تیپا در کوفت زمین خورد
ایک جھولا بچے کے واسطے بناؤ	یک ننُی بجهت بچه درست بکنید
ایک انگور کا گچھا اور ایک گوبھی مجھکو دیجیے	یک تلنگه انگور و یک قلم کپیر بمن بدهید
وہ بچہ ننگے پاؤں ننگے سر پھرتا ہے	آن بچه پاپتی و سرپتی راه میرود
وہ عورت کیسی ہے	آن زن چبده است
میں نے گھر کے اندر جانا چاہا مگر دربان نے مجھکو جانے نہیں دیا	من خواستم که توی خانه بروم اما قاپوچی مرا نگذاشت
اسنے ندی کے کنارہ پر تمبو تانا ہے	او چادر را کنارهٔ رودخانه زده است
اسکے تکیہ کا غلاف پھٹ گیا	روی ناز بالش او پاره شده
دشمن کی فوج نے بہت لوٹ پاٹ کی	فوج دشمن بسیار چپو کردند
ابھی میوہ کچا ہے	الحال میوه چغله است

ہندی	فارسی
اپنا کام کسواسطے نہین کرتے	چرا در بند کار خود نیستی
تاوان لینا بزرگون کو سزاوار نہین	تاوان گرفتن از بزرگان رکیک است
مین ٹھگا گیا	من غبن دارم
اُسنے میرے جوتہ و بوٹ و مشک کو بہت خراب بنایا ہے	او آرسی و چکمه و خیک مرا خیلی بدترکیب ساخته است
جاؤ عقل سیکھو	برو عقل را تحصیل کن
حقہ بردار کو بولو کہ حقہ لاوے تاکہ ایک گھونٹ حقہ پیون	قهوه‌چی را بگو که قلیان بیارد تا که یک پک قلیان بکشم
پتنگ اُڑاؤ	کاغذ را هوا کن
اُسکا گھر جلگیا اور اُسکے باورچی نے آگ لگائی	خانه او آتش گرفت و آشپز او آتش زده
آپ اچھے ہین	کیف شما کوک است
آپ اچار کھاتے ہین	شما ترشی میخورید
آجکی ترکاری و سالن خوب پکا تھا پھر کسواسطے آپنے اُسکو گالی دی	سبزی و خورش امروز بسیار خوب پخته شده بود چرا او را فحش داده اید
انگریزی سفیر شیراز کو گیا ہے	بالیوز انگلیس بشیراز رفته است
ایک دیاسلائی کی ڈبیہ خرید کر لاؤ	یک قوطی کبریت فرنگی بخر بیار
مین بھیگ گیا	من در باران خیسیده‌ام
وہ میرے سامنے مسکراتا ہے	او پیش من پوست خنده میزند
آپ فارسی پڑھنا چاہتے ہین	شما میخواهید که زبان فارسی بخوانید

ہندی	فارسی
میرا لقدی کا صندوقچہ لاؤ	مجری پولی مرا بیار
گھوڑے پر چارجامہ کسا یا نہین	اسپ را زین کرده اند یا نه
بلّی نے مجکو دانت مارا	گربه مرا خنج زد
اُسکی گھوڑی بھڑکتی ہے	آیا مادیان او رم میکند
نہین بہت غریب ہے	نه خیر رام است
وہ مینڈھک بہت بڑا ہے	آن قورباغه بسیار بزرگ است
تمہارے ملک مین بیل سے یا خچر سے ہل چلاتے ہین	در ولایت شما بگاو خیش میکنند یا به قاطر
میرا گھوڑا بیمار ہے ایک سلوتری کو بلاؤ	اسپ من بیمار است یک بیطاری را بطلبید
مینڈھے نے میرے ٹکر ماری	قوچ مرا ونگ زد
اوسنے میرے کتّے کو لنگڑا کر دیا	او سگ مرا شل کرد
بازدار سے کہو کہ باز کو شکار کو لیجاے	به قوشچی بگو قوش را برداشته بشکار ببرد
بیل جگالی کرتا ہے	گاو نشخوار میکند
اترسون تین چورون کو پھانسی ملی	پسترفردا سه نفر دزد را طناب انداختند
اب جاڑا ہے پنکھے والے کی کیا ضرورت ہے	الحال که موسم سرما است بادبیزن چه ضرورت دارد
ایران مین جاڑے مین بہت برف اور گرمی مین بہت گرمی اور بہار مین بہار ہے	در ملک ایران بموسم زمستان برف بسیار و بوقت تابستان گرم است و در فصل بهار باغ و بستانها خوش و خرم اند
کل بجلی اور اولے دونون آئے	دیروز غره تراق و تگرگ هر دو آمد

ہندی	فارسی
یہاں کی آب و ہوا آپکو موافق ہے	آب و ہواے اینجا بشما میسازد یا نہ
واہی سے فیہ ٹبہہ مجھکو نذر دی	جاشوہاے جہاز این قوتی مرا تعرف داد
جہاز ہلنے کے سبب سے بہت ہلتا ہے	جہاز بسبب تلاطم امواج دریا بسیار مرا میکند
جہاز کا لنگر کب اوٹھتا ہے	جہاز کو بر میدارد
اس جہاز میں تین مستول ہیں	آن جہاز سہ دیرک دارد
ایک جوڑہ شمعدان اور ایک جوڑہ فانوس اور ایک تھان لٹھہ میرے واسطے لاؤ	ایک جوڑ پایہ لالہ و یک کاسہ لالہ و یک طاقہ چھلواری بجہت من بیار
تم حسن بکری پہچانیوالے کو نہیں جانتے کہ وہ کچھہ اس شہر میں مشہور ہے	حسن تبزبازرا نمیشناسی او درین شہر شہرتیکہ دارد
بندر پہچاننے والا آشنا ہے مگر بکری پہچانیوالا چاہیے کہ کوئی نئی بات ہو	میمون باز شنیده ام اما تبزباز باید که چیزی تازہ باشد
یہ کبر و چاہیے کہ دیوانہ ہو کیونکہ بچوں کیساتھ اسکا چلن ہے	این جوانک باید که دیوانہ باشد که با اطفال ہمچو رفتار میکند
بہت اچھا جب کہ ہم سوار ہو کر جاینگے تب اس بابت گفتگو کرینگے	بچشم وقتیکہ سوارہ باہم میرویم درینباب گفتگو خواہیم کرد
آج حاضری کے وقت میرے یہاں مہمان ہیں اچھی طرح دل لگانا	من امروز وقت نہار مہمان دارم خوب متوجہ باشید
بہت اچھا صاحب کیا حکم دیتے ہو تیار کریں ہم	بلے صاحب چہ میفرمایند درست بکنیم

ہندی	فارسی
پلاؤ و چلاؤ دونون ہون اور کئی ایک مرغ وحلوان کے کباب اور جو کچھہ تمکو پسند ہو — لیکن باورچی سے کہو کہ پکانے مین بہت محنت کرے اور کھانا اچھا پکا دے	پلاؤ و چلاؤ ہردو باشد چند تا کباب مرغ وبرہ و ہرچہ دیگر بخاطر تان برسد — اما بہ آشپز بگو کہ در پختن خیلے دقت بکند و خورش ہاے خوب بسازد
مین بگھی کی سواری مین منزل تک گیا	بسواری کالسکہ الی انزلے رسیدم
خیمہ زرد وزی ندی کے کنارے پہ کھڑے تھے	آفتاب گردان ترمہ دوزی کنارہ رودخانہ زدہ بودند
سردار فوج خاص نے چاہ دانی حضور کے سامنے پیش کی	سرتیپ فوج خاصہ قوری چاے ازبسان حضور گذرانیدند
ڈاک گھر سے حضور مین آکر ملاقات کی	از کرکخانہ بہ حضور آمدہ سعرفے شدند
اسکو بخار ہے اسواسطے کو نہین کھائی ہے	ناخوشی تب بیدار ولہذا کنہ خوردہ است
بگھی مین بیٹھکر اسکو ہانک دیا	بدرشکہ نشستہ راندیم
کشتی بہت خوبصورت بناتے ہین	لتکہ بسیار قشنگ ساختہ اند
اس کشتی مین باجہ نواز روسی تھے	دران گرجی قوزیگان چیان روسی بودند
تمامی کوٹھریان اور کمرے اینٹ چونہ سے بنائے ہین	ہمہ طاق و ایوان از آجر و گچ ساختہ اند
ناخدا کرسی پہ بیٹھا تھا	امیرال روسے صندلی نشستہ بود
نزدیک جیٹی یعنی پل کے جہاز کھڑا ہوا	نزدیک اسکلہ کشتی ایستاد
سپاہی و سوار سامنے کوچہ کے قطار باندھکر کھڑے ہوئے	سرباز و سوارہ نظام مقابل ورب نظام ایستادہ بودند

ہندی	فارسی
میں ایک بڑے صحن میں داخل ہوا	در تالار بزرگ داخل شدم
آگ بجھانے والے مع آگ گاڑی کے حاضر تھے	تلمبہ چیان مع عرابہ تلمبہ حاضر شدند
دو بڑے بوٹ (کشتی) وہاں دیکھے گئے	دو قایق بزرگ آنجا دیدہ شد
کوچوان ایک ٹیلے پر کھڑا تھا	کالسکہ چی بر پشتہ ایستادہ بود
شام کا کھانا ریل گاڑی پر کھایا	بر کالسکہاے بخاری شام صرف نمودم
تصویر جد اعلی شاہ روس کی امریکہ سے لائے تھے	تمثال پطر کبیر از ینگی دنیا آوردہ بودند
بازیگر نے کچھ کاغذ میں لکھا	حقہ باز چیزے در کاغذ نوشت
ننگے ہو کر باوٹا ایران کا ندی میں گاڑ دیا	تخت شدہ بیرق ایران تو سے رود خانہ زد (برہنہ ہو کر باوٹا اندر ندی گاڑ دیا)
دو ہزار آدمی سے زیادہ فوج کھڑی تھی	منجاوز از دو ہزار نفر قشون ایستادہ بود
چند چمن دیکھے گئے	تک تک خیابانہاے دیدہ شد
وہ ٹھوڑھی کے بال منڈاتا ہے (گل موچھیں) رکھتا ہے	آن چانہ را میتراشد
میں تو نیچے کے درجہ میں بیٹھا تھا	در لشہ پایین نشستہ بودم
حقہ پی کر میں نے تھوڑا آرام کیا	قلیان کشیدہ قدرے مکث کردم
رسالہ کے سواروں نے اچھی طرح سے استقبال کیا	سوارہ نظام پذیرائی بسیار خوبی کردند
آج صاحب کیسے ہیں	صاحب - امروز چہ خیرش است
میں کیا جانوں کہتا ہے کہ میں بیمار ہوں	من چہ میدانم میگوید کہ بیمارم
تم بیہودہ بکتے ہو شاید تمہاری عقل جاتی رہی	تو خیلے چرند میگوئی گویا عقل ترا گم کردہ باشی
حجام کو نہیں بلایا	سپیچے دلاک نفرستادہ

ہندی	فارسی
حجام ـ یہ خود حجام ہین	ولاک اینہا ولاک خود شمانند
تھوڑی چاء لاؤ	قدرے چاء بیار
بہت اچھا ـ چاء کے ساتھہ کوئی دوسری چیز نہین کھاؤ گے	بلے صاحب ہمراہ چاء چیزے نمیخواہید بخورید
نہین ہین کچھہ نہین چاہتا مگر یاد رکھو کہ پانی گرم لانا	نہ خیر ہیچ نمیخواہیم اما خاطرت باشد آب گرم بیاوری
خدا کا شکر ہے مین آج کچھہ بیمار نہین تپ بھی اوتر گئی	الحمد للہ امروز ہیچ ناخوشی ندارم تبم شکستہ است
کیلہ گرم گھرون مین بوتے ہین	میوہ موز در گرم خانہ عمل میاورند
اب مین رخصت ہوتا ہون کل فجر پھر حاضر ہونگا	حالا مرخص میشوم و فردا صبح باز اینجا خواہم بود
ترکی گھوڑا مجکو بہت پسند ہے	اسپ کتر خیلے خوشم مے آید
دو قلا ہے عربی و ترکمانی	دو رگہ است عربی و ترکمانی
تمہارے سر کی قسم بادشاہی طویلے مین اس سے بہتر نہو گا	بسر خود ت کہ در طویلۂ شاہ ازین بہتر ہم نمیرسد
ہی ہی ـ دنیا دیوانون سے خالی نہین ادھر آئیے اور اسکو لیجیے اور پڑھکر دیکھیے کیا لکھا ہے	ہی ہی عالم بے دیوانگان نمیگردد بیا این را بگیر و بخوان و ببین کہ درین چہ نوشتہ است

ہندی	فارسی
رقعہ	رقعہ
مشفق مہربان سلمہ الرحمٰن بعد سلام مسنون کے	ای گل بہار روائی یار غار من سلام علیکم
دریافت ہوا کہ تو بہت بیمار	تنت بناز طبیبان نیازمند مباد
طبیب وید پر آدمی تیرے کبھی نہ ہو	وجود نازکت آزردہ گزند مباد
امید ہے کہ دعا بے غرض دوستان خاص	امید کہ دعوات بے غرض دوستان خاص
کی آپ کے حق میں قبول ہوئی کہ اب	دربارہ ات مستجاب افتادہ اکنون بالمرہ
آپ کو مرض الموت سے بفضل الٰہی شفا	از مرض آزادی فقط
کلی حاصل ہوئی فقط	

شمار فارسی

یک ۱ — دو ۲ — سہ ۳ — چہار ۴ — پنج ۵ — شش ۶ — ہفت ۷ — ہشت ۸ — نہ ۹ —
دہ ۱۰ — یازدہ ۱۱ — دوازدہ ۱۲ — سیزدہ ۱۳ — چہاردہ ۱۴ — پانزدہ ۱۵ — شانزدہ ۱۶ — ہفدہ ۱۷
ہژدہ ۱۸ — نوزدہ ۱۹ — بیست ۲۰ — بیست و یک ۲۱ — سی ۳۰ — چہل ۴۰ — پنجاہ ۵۰ — شصت ۶۰
ہفتاد ۷۰ — ہشتاد ۸۰ — نود ۹۰ — صد ۱۰۰ — دویست یا دو صد ۲۰۰ — سہ صد ۳۰۰ — چہار صد ۴۰۰ — پانصد ۵۰۰
شش صد ۶۰۰ — ہفت صد ۷۰۰ — ہشت صد ۸۰۰ — نہ صد ۹۰۰ — ہزار ۱۰۰۰ —

ایام ہفتہ

شنبہ — یکشنبہ — دوشنبہ — سہ شنبہ — چہارشنبہ — پنجشنبہ — جمعہ — یا
سنیچر — اتوار — پیر — منگل — بدھ — جمعرات — جمعہ —
آدینہ —

TURKISH LANGUAGE

ترکی زبان

ہندی	ترکی
آپ کا مزاج کیسا ہے	کیفنز ناسیل دیر
خدا کا شکر میں اچھا ہون	شکر الله خوشیم
آپ کے والد کیسے ہین	پدرینز ناسیل دیر
اچھے نہین ہین	ای دگل دیر
وہ تو مرتا ہے	یولر
وہ مر گیا	یولدی
آپ کی والدہ کیسی ہین	والدہ اینز ناسیل دیر
وہ اچھی ہین	شفا بولدی
مین آپ کا نہایت ممنون ہون	ممنونم افندم
الله آپ کو اسکا بدلہ دیوے	الله برکات ورسون
کیا بجا ہے	ساعت کاچتا
قریب آٹھ گھنٹے کے	ساعت سکزہ واریار
پردہ کھولو	پردہ لاری آچ
مین نے آپ کو کیسی تکلیف دی	سزہ زحمت ویردی سم
یہ کچھ بات نہین	ہیچ بیر شائی یوق (نہین)
کچھ خبر ہے	نہ خبر وار

ہندی	ترکی
کچھ خبر نہین	خبر یوک
کچھ اچھی خبر ہی	ای یی خبر واری
بہت اچھی خبر ہی	خبر گزل دیر (اچھی ١٢)
خبر بہت خراب ہی	فینا خبر وار (خراب ١٢)
آپ نے کس سے سنی	کمدن ایشی تدی نیز
مین نے کچھ نہین سنا	اِنی ایسی تمیدم
وہ خبر سچ نہین	یان لیش دیر
مین خوش ہون	خوش ندیم
یہ ممکن ہی	ممکن می دیر
آج مجکو بہت کام ہی	شوک ایشم وار بوگن
تھوڑا تازہ پانی دو	بیراز تازہ شو گیتر بانا
حقہ بھرو	بیر چی بوک دول دَرہ
آپ لیجیے صاحب	دَویو رُون افندی
ہوا کیسی ہی	ہَوا نا سیل دیر
ہوا بہت گرم ہی	ہَوا سکید دیر
اسوقت ابر ہی	بُولانک دیر
پانی برستا ہی	یاگمہ شور یاگمایور
بہت ٹھنڈھا ہی	پیک شواوک دیر

ہندی	ترکی
اندھیرا ہو رہا ہے	قرانلق اولیور
چاند روشن ہے	مهتاب وار
دوپہر ہے	اویلن دیر
میرا لبادہ لیجاؤ	سنور دہ کیم آل
ہاں صاحب	ایوت افندی
خدمتگار ادھر آئے	ارتجامن گلا بورایه
آپ کیا چاہتے ہو	نه ایسترسیکز
ہمارے واسطے کافی لاؤ	بزه بر کافی کتیر
آپ کے پاس تنباکو ہے	تتون اوزریکزده وارمی
نہیں	یوق
میرے پاس تھوڑا سا ہے	بچیم وار
پھر تم اپنے واسطے لیجاؤ	آل سزا پیشکش
میں آپ کا شکر گزار ہوں	تشکر ایلرم افندی
میں گھر کو جاتا ہوں	اویه گیدیورم
آپ کے آقا گھر میں ہیں	آقاکز اوده می
کوئی آدمی آپ کی ملاقات کرنا چاہتا ہے	بر کمسه سزی کورمک استیور
وہ کون ہے	کم در
اسکو اندر آنے دو	گلسون ایچرو

ہندی	ترکی
تھوڑی دیر آرام کرو	بیراز استراحت ایدرسینز
جلدی کرو	تیزالہ ایدی
کونسی راہ جاؤن	کنگی یولی توت مالیم
یہ سڑک کدھر جاتی ہے	یابو یولی نریاہ
یہان سے بہت دور ہے	بوندن اُوزک می
بہت دیر ہوگئی	پیک گیجی دیر
وہ سڑک اچھی ہے	یالرگیزل می
ہم اُوترین	اینی لم
ہمارے گھوڑے اصطبل کو لیجاؤ	آٹ لاری بیزی اخوراچکدر
تمھارے پاس مُرغی ہین	تا اُوک اینز وارمی
آپ کو آلو درکار ہین	ایپل ماکسی بُو یُور مازلیسی نز
نہین یہ بس ہے	خیراوّل ایتی شر
تھوڑی شراب لاؤ	باتا بیراز شراب گیٹر
تمھارے پاس کچھ میوہ ہے	میوہ نیز وارمی
یہ گوشت اچھا نہین پکا	ایٹی پش می مش
رات کا کھانا تیار ہے	سفرہ کُوا اوّل مش دیر
اسکے واسطے کیا دیوین	بوسچو مزنہ قدر دیر
جو آپ چاہین سو دیوین	استیدی ای نیزی دیرن

ترکی	ہندی
ایمی بش روپیہ ویرن	پچیس روپیہ ہمکو دو
جواب یوک	ہمکو جواب مت دو
دورلمش ایم	مین رنجیدہ ہون
سوسی نیز	چپ رہو
سیزدن خوشنود دلم	مین تم سے خوش نہین
کیزسو وارمی	کچھہ گرم پانی ہی
بیراز صابون ویر	تھوڑا صابون دو
آتش یاک	آگ جلاؤ
چسملری می تیمز	میرا جوتہ صاف ہی
کلاہ پاگیمی گر	میری ٹوپی دو
چیکالم	ہمکو باہر جانے دیجیے
کافہ التی حاضر	حاضری تیار ہی
بانا ایکی تاش الہ ظلرف گیر	دو پیچ پیالی لاؤ
داہا کیاک آل	اور بلائی لیجیے
بالی گیمز وارمی	کچھہ مچھلی ہی
شکار روار	یہان کچھہ شکار ہی
سفرہ کو اول بش ویر	کھانا تیار ہی
پیپک لذتو ویر	کیا یہ مزہ دار ہی

ہندی	ترکی
آپ کہان جاتے ہین	نیری دیہ گیدمی یورسی نیز
وہان کوئی بوٹ ہے	گیک بولدون می
سب تیار ہے	ہر شی حاضرمی
آپ بوٹ مین بیٹھیے	گیکا گیرن بویورون
کیا کنارہ کو جاتے ہو	ریتی لم می
مین سمجھتا ہون نہین ہے ہیگا	الہ ویرے یاغما یادی
میرے پاس بارود نہین ہے	بار وتیم یوک دیر
تمہارے پاس گولی ہے	کورشونن وارمی
تم کیا دیکھتے ہو	نہ اوار سینز
مجکو تھوڑا باریک کپڑا چاہیے	بیر گیزل چیکا استرم
اسکو کسطرح بیچتے ہو	کاچیا دیریر سینز
آپ سچ فرماتے ہو	گیرچک سن

(شمار ترکی)

بیر — ایکی — اوچ — دیورت — بیش — التی — ایدی — سکز — دوقوز — اون — اون بیر — اون ایکی — اون اوچ — اون دیورت — اون بیش — اون التی — اون ایدی — اون سکز — اون دوقوز — ایگرمی — اوتوز — قرق — الی — التمش — یتمش — سکسن — دوقسان — یوز — بین — یوزبین —

ترکی	ہندی
رقعہ	رقعہ
سیاوتلو افندی	صاحب والامناقب
بُو اکشام سیزہ بیر زیارت اتمک نیت اندم ایروقتی نزہ الورساہ تذکیرہی گیترن جواب ویرہی سینز۔	آج شام کو میرا ارادہ آپ سے ملاقات کرنے کا ہو اگر آپ کو فرصت ہو تو براہ مہربانی بذریعۂ حامل عریضۂ ہذا کے جواب سے مطلع و ممتاز فرماوین

(ایام ہفتہ)

شنبہ - بازارکون - بازارایرتسی - صالی - چہارشنبہ - پنجشنبہ - جمعہ -
سنیچر - اتوار - پیر - منگل - بدھ - جمعرات - جمعہ -

SOHELI LANGUAGE

سُہیلی یا شیدیوں کی زبان

سُہیلی	ہندی
جنراکونا نوسے بیے	تمھارا نام کیا ہو
اوماں کیھٹ واپی وسے بیے	تم کہاں رہتے ہو
اوماں کیٹھواپی وسے بیے	تم کہاں جاتے ہو
ماکا میگاپی وسے	تمھاری عُمر کیا ہو
اولوروگو نجواگافی	تمکو کیا بیماری ہو
تانا اکاکو پیگا وسے	تمکو کس نے مارا

سُہیلی	ہندی
اوکم ہیگرا گانی وے بیے	تم نے اُسکو کسواسطے مارا
کیبز گانی اوٹنی پاوے	اِسکا کیا مول ہے
موزنا نگاوے	یہ بہت مہنگا ہے
آپاوے بیے موزکا نا ستا ٹیرے تُو	نہین یہ بہت سستا ہے
جوآپا	اِسطرف آؤ
اوکیسٹ چین وے	یہان بیٹھو
توپنڈسے زاکو	یہان سے چلے جاؤ
ناپوا ونڈوکے	وہان سے اُٹھو
نیپی واری	ہمکو کھانا دو
نجا ٹیرے	مین بہت بھوکھا ہون
نکاماجے موسٹے وانگوکوکا کھوکا	مین بہت پیاسا ہون پانی دو
ونکا کازوے	تم نوکری کروگے
سِاسلالاکیبز گانی	کیا طلب لوگے
اُونکا کوجاریبی	تم کب آؤگے
کیسوکیسو ٹوادکوجا	کل یا پرسون آؤنگا
ہاپاوا ٹھوکیتھی سجوئی مسے ہاپا	یہان کوئی مسافر کے رہنے کی جگہہ ہے
مسکیٹ اُدکو ہاپا نیتو کوساری نانی	اس گانون مین کوئی مسجد ہے

ہندی	شینلی
بازار سے روٹی دال چاول ترکاری گوشت مچھلی انڈہ لاؤ	سوکو بنڈا سوکو کو پٹم کوا مٹے گھونڈے مچیرے بوگا یا ما سا کے مزیوا لیپٹے ہا یا
میرا قصور معاف کرو	حضور کے ہنڈا کو وسیکے اکنی جریوا عطا فوارا
یہ راہ کسطرف گئی ہے	جیاہی سوکو بنڈا وا پی وسے پیے
مین بہت تھک گیا ہون	نیگر گیرا سوسے زی کو بنڈا
وہ کسکی عورت ہے	منم سکے وناہنی
اُسکے ماباپ زندہ ہین	میماکے بیاکے اکو بنڈا واپچی
اُسکا بھائی بہن بیٹی بیٹا سب یہان ہین	دوگیاکے جولی واکے سوکم ٹٹوا سکے واکو پاپا پیا
وہ ہنستا ہے	امان چھہ کا
وہ روتا ہے	امان ڈیا
اپنے صاحب کو میرا سلام بولو	زوان گووا نگوا دپیپے سلام
مین نے اُسکو آٹھہ روز سے نہین دیکھا	سیکو کھومی شوکھو نامی بیے ہاپا
وہ کہان گیا	ہاکنیڈا واپے
مین نہین جانتا	سجو ہی
وہ بہت سست ہے	ہونیو وکوڑ ہیا
وہ عورت بہت خراب ہے	منم اُدہ سکے پاپا
دروازہ کھولو	بچیے نگو وابلا نگو
دروازہ بند کرو	پھو نگا بلا نگو

ہندی	پشتو
تم کہان سے آئے	تو کم زائنا راغلے
تمھارے ملک مین برف پڑتی ہو	استاسو مُلک کے واورے پریوزی
تم کیا کہتے ہو	تو سہ وائے
اسکو کیا بیماری ہو	دے سہ نا جوڑا وے
تمکو کسنے مارا	تو چا واہے
تمھاری شادی ہوئی	استا واده شوے دے یا نہ شوے دے
وہ کون آدمی ہو	دغا کم سڑے دے
تم اسکو جانتے ہو	تو آغا پیژنے
مین سچ کہتا ہون	زہ (زہ) رشتیا وایما
مسجد کسطرف ہو	جُمات کم خوا تا دے
تمھارا کوئی دوست یہان ہو	استاسو آشنا خپل پہ دے ځایکے اشتا د کښنا دے
تم کسکی رعیت ہو	تو دا چا رعیتے
اُس پہاڑ کا کیا نام ہو	دا غے غرسہ نا مدا
اُس ملا کو مین بہت روز سے جانتا ہون	آغا ملان دا ډیرے مدت سے زہ پیژنم
آج بہت سردی ہو ایک کمل اور کچھ کپڑا مجکو دو	نن سمان ډیر سا ړه کی گی پوسا د پوشڑے مالا راکا
اسکا کیا مول ہو	دوے سو بیا دا
مین بھوکھا ہون تھوڑی روٹی اور گوشت مجکو دو	زہ (زہ) اوگیم مالا لو گوٹی ډوډیے او غوا خا راکا تا

ہندی	پشتو
وہ آدمی بہت دغا باز ہے	دغا سڑے ڈیر ٹھگ دے
مین مسلمان ہون	زو مسلمان یم
تم چاول اور دودھ کھاؤگے	تو روجے او پے خورے
تھوڑی چھاچھ اور مکھن اسکو دو	یو کوٹی شوملے او کوچ آغلا (داغلا) ورکا
وہ کسکا نوکر ہے	دغا (اغا) دے چا نوکر دے
اسکی کیا طلب ہے	دوے (دا اُغہ) سوماجب دے
تم نوکری کروگے	تو نوکری کئے
وہ ہندوستان سے کب آیا	دے ہندوستان نا کلا راغلے دے
ہمیشہ فجر اور شام تم میرے پاس آیا کرو	تو روز صبائی مالا او ماخام مالا رازا
یہ تمکو پسند ہے	داستا خوا خادے مونٹ ہین خوا خادا
تم بازار جاؤ تھوڑا آٹا اور دال لاؤ	تو بازار تلا ڑشا کوکوٹی اوڑہ او دال راوڑا
اس گانون مین کوئی دوکان ہے	دے کیلی کے اٹھایئے دے ہندو اشنا دکنتا دے
ایک گاے ایک بکری ایک دنبہ	یوا غوا یوا چیلئ (بزا) یوا گڈ ورے زمان دہ
میرے واسطے لاؤ	پارا راوڑا
انڈے اور مچھلی بھی مجکو چاہیے تلاش کرو	اگا سے او کب زمان دا پارا او گورا چرتا
تمکو کسنے گالی دی	تا تا چا کنزل کڑمی دی
ایک شخص دو ق اور ایک تلوار اور ایک پیش قبض لگا پاس ہی تھے اوسکا ہند و ق چلاتے دیکھا	ورخیا لے ٹوپک دے او لے تورا دا - یو چاڑہ دا دے تا - ٹوپک چہ ځلا مسا وہ تالیدلے دے

ہندی	پشتو
اِسطرف آؤ	دے خواتہ راشہ
یہان بیٹھو	رازا دے کنیا
وہان سے اُٹھو	تو آغا زائنا پاشا
یہان سے چلے جاؤ	د دے زائنا توزا لا رشا
مین بہت پیاسا ہون تھوڑا ٹھنڈا پانی لاؤ	زو ڈیر تگیم تھنڈ اوبو مالا راکا
تم انگریزی سمجھتے ہو	تو انگریزی پوہیگے
کیا طلب لوگے	تو سوا جب اخلے
تین چار روپیہ اور کھانا بس ہے	دیسے سلور روپیہ او ڈوڈیے ڈیرادا
فوج کب آویگی	دا لنگر با کلا راشی
مین سمجھتا ہون کل یا پرسون رات کو آویگی	زا پوہیگیم یا صبا لا یا بل صبا لا شپیلا بہ راشی
اِس دفعہ میرا قصور معاف کرو	دا ویے زمان گناہ تا معاف کا
یہ کیسکا گھر ہے	دا دے چا کور دے
دروازہ کھولو	دروازہ لرے کا
دروازہ بند کرو	دروازہ بندا کا
کھانا جلدی تیار کرو	خوراک یا ڈوڈیے زر تیار کا
اِسکو پشتو مین کیا کہتے ہین	دے تاسوائی (مذکر و تاسوائی)
یہان مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	دلتا کے دے چا مسافر زائے اشتا دے او کشناندے
یہ راہ کسطرف جاتی ہے	دالار کم خواتہ تلے دا

ہندی	پشتو
میں نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں	ما تمام روز کار کڑے دے زه ډیر استړے شم
تمہاری بہن کالی ہے	ستا خور تکا تورا دا (کالی)
میرا بھائی اور باپ گورے ہیں	زمان رور (برادر) او مور او پلار تک سپین دی
وہ روتا ہے یا ہنستا ہے	دے جاړی او که خاندے
اپنے چچا اور دادا کو میرا سلام کہو	تو کاکا تا او چاچا تا زمان سلام وایا
تم روٹی کھاؤگے یا بھات	تو ډوډئ خورے او که وریجے خورے
میں نے اسکو ایک دو روز سے نہیں دیکھا	ما پوا دوه دا روزے اوشوے چه دیا او نلید
وہ کہاں گیا صاحب مجھکو معلوم نہیں	دے چرتا لاړ ما تا معلوم نه دے
اوس گھوڑے کا کیا دام ہے	دے دغے آس سه بیا دا
شاید چار پانچ یا دس روپئے ہونگے	خدا خبر سلور یا پنزو یا لس روپیه بیا دا
چھہ سات اونٹ اور آٹھہ نو خچر	شپاګ یا اووه اوخان او آتهه یا نه خچرے
چرا لیگئے	پټکیرے بوتلے
پیر منگل بدھ جمعرات جمعہ سنیچر اتوار	دوشنبه سه شنبه چارشنبه پنجشنبه جمعه شنبه یکشنبه

یو ۱ - دوه ۲ - دری ۳ - سلور ۴ - پنزه ۵ - اشپاګ ۶ - اووه ۷ - آتهه ۸ - نه ۹ - لس ۱۰ - یوولس ۱۱ - دولس ۱۲ -
دیارلس ۱۳ - سوارلس ۱۴ - پنزلس ۱۵ - شپاړلس ۱۶ - اوولس ۱۷ - آتهه لس ۱۸ - نولس ۱۹ -
شل ۲۰ - یوویشت ۲۱ - دوویشت ۲۲ - درویشت ۲۳ - سلیریشت ۲۴ - پنزویشت ۲۵ - شپاګ ویشت ۲۶ -
اوویشت ۲۷ - آتهه ویشت ۲۸ - نه ویشت ۲۹ - دیرش ۳۰ - سلویښت ۴۰ - پنزوس ۵۰ - شپیتو ۶۰ - اویا ۷۰ -
اتیا ۸۰ - نوی ۹۰ - سل ۱۰۰ - زر ۱۰۰۰ -

MOKRANI LANGUAGE

مکرانی زبان

ہندی	مکرانی
تمھارا نام کیا ہی	تیئین نام کا ہین
تم کہان رہتے ہو	تو کجا نشتے گے
وہ کہان جاتا ہی	وا کجا رود
اوسکو کیا بیماری ہی	اِشیا چہ بیماری
تمکو کیسے مارا	ترا کیا جتا
تم یہ کام کر سکتے ہو	توئی کارا کوت کنئے
اِسکا کیا مول ہی	اِشئیے قیمت چہ
یہ بہت مہنگا ہی	اِشئیے بازے زر سے گتا
اِس طرف آؤ	اِنگو بیا
اِدھر بیٹھو	ایدا بنے (بنہ)
یہان سے چلے جاؤ	چیدا بُرو
وہان سے اُٹھو	چو دا چیز بُو
ہمکو کھانا دو مین بھوکھا ہون	من ورگا (کھانا) بدہ مے شودی کا
مین پیاسا ہون ٹھنڈا پانی لاؤ	ما توئی کامن سرد آبا بیار بدہ
تم نوکری کروگے	تو نوکری کنئے
تم کب آؤگے	تو کدی کا ئے

ہندی	مکرانی
کل یا پرسوں آؤنگا	باندا تے کا ہان اکے پیری
یہاں مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	ایدا مسافرے نیند کے جاگا ہست
تم نے روٹی و ترکاری تیار کی	تو نگین (روٹی) و تلکاری تیار کوتا
میرا قصور معاف کرو	منی گناہا بخشو
جلدی کرو مجکو دور جانا ہے	گوشا بکن من دور رو گیان
یہ راہ کہاں جاتا ہے	ایہ راہ کجا رَوْ (رو)
میں نے دن بھر کام کیا ہے	من دو رائین (روز) رچا کار کوتا
تھک گیا ہوں	من دم برتا
میری بہن کو تمنے دیکھا ہے	منی گہار (بہن) تو دیستا
وہ روتا ہے یا ہنستا ہے	ایہ مردم گریت آکے خندی
اپنے ابا سے کہیو میرا بہت سلام بولو	تئی (تمہارا) ابا تہان منی بازیا سلامان بدہ
اوس کو میں نے بہت روز سے نہیں دیکھا	بازروچ بیتا ما نئی ستا
وہ کہاں گیا	وا کجا شوتا
یہ گھر میرا ہے	ایہ لوگ منی گے
مجکو معلوم نہیں	ما سہی نا ہا
وہ آدمی بدمعاش ہے	ایہ مردم سک گندہ کی فی

SANDHI LANGUAGE

سندھی زبان

ہندی	سندھی
تمہارا نام کیا ہے	تھوں جو نالو کو جاڑو (چھا) آھے
تم کہاں رہتے ہو	تھوں کتھے ویٹھوں آہیں
تم کہاں جاتے ہو	تھوں کیڈہا تو ونجیں
تمکو کیا بیماری ہے	توکھے کیہڑو مرض ہے
تمکو کس نے مارا	توکھے کیہوں ماریو
تمہارے بھائی نے مارا ہے	تھوں جے بھاؤ ماریو ہیان
اسکا کیا مول ہے	ہن جو مول کیترو ہے
وہ مہنگا ہے سستا نہیں	ہی او مہنگو ہے ساگھو نا ہے
تم ادھر آؤ	ہیڈہاں آ
ادھر بیٹھو	ہتے ویہو
یہاں سے چلے جاؤ	ہتھاں ونجو
وہاں سے اٹھو	ہوتاں اوٹھیو (اوبھیو)
ہمکو کھانا دو	موکھے مانی دے
میں پیاسا ہوں پانی دو	آؤ ڈنجایو آہیاں موکھے پانی دے
بھائی تم نوکری کروگے	آدا اتو پلی ادبھیڈجے
تم کب آؤگے	توکیڈہن ایندے

NEPALESE LANGUAGE

نیپالی زبان

ہندی	نیپالی
تمہارا نام کیا ہے	تمرو نانو کیا ہو
تم کہان رہتے ہو	تیمی کہان رنچھو
تم کہان جاتے ہو	تیمی کہان جانچھو
تم کہان سے آئے ہو	تیمی کانو ٹھا آئے ہو
تمکو کیا بیماری ہے	تیلائی کیا بھیو (کیا بیماری چہا)
تمکو کیس نے مارا	تیلائی کسلے ماریو
تمنے اُسکو کیسواسطے مارا	تیملے اِسلائی کینو ماریو
اِسکا کیا مول ہے	یہ چیزکو تیملے کیا دام لینے چھو
اِسطرف آؤ	اِتر آؤ
اُدھر جاؤ	اُتر جاؤ
تم یہان بیٹھو	تیمی یہان بیچھہ جاؤ
تم کھڑا ہو	تیمی ٹھاڑو ہو
آپ مجکو کھانا دو مین بھوکا ہون	مالائی بھوکھ لاگا کو چھو تبا مین لے کے کھانا دو
مین پیاسا ہون تھوڑا پانی دو	مالائی ترکھا لاگا کو چھو پانی کو ولائی دو
تم نوکری کروگے	تیمی لے کے اِی نوکری کرنے چھو کہ چھو نو
کیا طلب لوگے	کتنے روپیہ طلب لینے چھو

ہندی	نیپالی
تم کب آؤگے	کیلے آسنے چھو
کل یا پرسون آؤنگا	بھولی آسنے چھیا پرسین آسنے چھو
یہ راہ کہان جاتی ہے	یوہ بالو کیتر جان چھو
مین نے اسکو آٹھ روز سے نہین دیکھا	آٹھ دن بھو مالائی اوسکو دیکھےنا
مجھکو معلوم نہین	مالائی جاندسے نو

BHEEL LANGUAGE

بھیلون کی زبان

ہندی	بھیل وانی
تمھارا نام کیا ہے	تونا نو کا ہے
تم کہان رہتے ہو	تو کائین رہتو
تم کہان جاتے ہو	تون کائین جاتو
تمکو کیا بیماری ہے	تُل کائے دوکھا
تمکو کس نے مارا	کوڈا نٹھو کیو
تمنے اسکو کسواسطے مارا	کنیڈسے خاطر ٹھوکیو
اسکا کیا مول ہے	یاکائی مولو ہے
یہ بہت مہنگا ہے	جاکو مانگھو ہے
اسطرف آؤ	ایہان آؤ
ادھر بیٹھو	ایہان بیٹھ

ہندی	بھیل والی
یہان سے چلے جاؤ	این وکو جو
وہان سے اوٹھو	اِسے پون وکوا وٹھے
مین بھوکھا ہون تھوڑا کھانا دو	بھوک لاگی مِن مانڈو دوسے
مین پیاسا ہون پانی دو	پیاسی لاگی پانی پاجے
تم نوکری کروگے	آوِ تیورسے
کیا طلب لوگے	کائی لے نون
تم کب آوگے	نون کدہی آدسے
کل یا پرسون آؤنگا	دیکی آسنے پرسے دیا مین آوسے
آج رات بہت ٹھنڈا ہی تھوڑا کپڑا اور کمل دو	آجی راتے ہیالو ہی پوتڑو نن کمبادان دے
یہ راہ کسطرف جاتی ہی	اوہ وا سٹا کاہین جاسے
تمھاری عورت اور ما باپ بیٹا بیٹی بہن بھائی اچھے ہین	تھو تعلہ - باکی - باکو - پوئیر - پوئیری بائی - وادا - سہرکے ہین
وہ کہان گیا	اوہ کاہین اٹھی گیو
مجکو معلوم نہین	آہی ناہین جانتو
مین نے اوسکو ایک برس سے نہین دیکھا	ایک اودسی ناہ دیکھیو
ایک مہینہ ہوا وہ یہان آیا تھا	ایک مہینہ ہوا آتو
ایک دو تین چار پانچ چھہ سات آٹھ نو دس	ایک بین تین چار پانچ چھو ہات آٹھ نو دہو

NICOBARESE LANGUAGE

نکوباری زبان

ہندی	نکوباری
تمھارا نام کیا ہے	چن لیاناک ہین
تمھارا ماں باپ (ناپو) کون ہے	شام کیتون ہین
تمھارا گھر کہاں ہے	چوان سالی
تم کیا مانگتے ہو	چین یوہین
ایک روپیہ مین کتنے ناریل دوگے	ہینگ تاق (ایک) روپیہ قتوم آہین وآنیٹ (ناریل)
کیا تم بیمار ہو	تواد توآن ہین
سر مین درد اور بخار ہے	چپان قوق انے پکالی یو
تم یہان آؤ	تانیٹ (کیتر) ایتا آن ہین
وہان بیٹھو	آن شقتو
تم یہان سے چلے جاؤ	یو چوہ آن ہین
کیس واسطے	چووی
اس لال کپڑے کا کیا مول ہے	تام تاق روپیہ آنے لو قم لانگ
تم بڑے صاحب کے سامنے کیا بولوگے	چین اولیو لوان ہین چقا ابیا
جس آدمی نے تمکو مارا اسکا کیا نام ہے	چن لیاناک پیوادائی توآنے ہین
ایک روپیہ کا کتنا چاول ملیگا	ہینگ تاق روپیہ قام تاق کمنلا ما آرو (چاول)
اپنے صاحب کو میرا سلام بولو	اولیو لوآن ہین چقا ابیا یاشہ حرک

ہندی	نکوباری
میرے لیے کچھ کھانا لاؤ میں کھاؤنگا	پیتری آن ہین پواون اوق پچیہ
میں مت مجھ کو کھاتا ہون	اوائمن غان انچیاے
یہ پانی نہایت گرم ہے	ان دیاک توتائمن
گوشت اور مچھلی کھاؤگے	قولائی آسنے قا اون اوق انئین (گوشت، مچھلی)
میں یہ چیز نہیں کھاتا	ہان چیچ چینتا اون اوق
ایک روٹی اور تھوڑا مکھن یا گھی مجھ کو دو	ہینگ اوقی آسنے پنچی ہونگ بہانگ کیتو
اس بوٹ میں بیٹھکر جہاز میں جاؤ	یوقتو انئین آسنے ہقور چوہ انئین اول نگیا (رونی، ایک)
تم چیرنا جانتے ہو	لیپ انئین آسنے قیچال
یہ تمہاری جورو ہے	آسنے قان ہین
یہ تمہاری بہن ہے	آسنے انکانئین ہین
نہیں یہ میری مان ہے	ہان آسنے چہنا انکانا
تم شام کے وقت آؤ	قانیرہ انئین آسنے قتام
تم دن کو یہان مت آؤ	ہت وک انئین آتاتائی ہیتاگ

خالق باری زبان نکوباری مؤلفہ چمن خان

دیوتہ کینتے نام خدا
توپ ویپان پیوشراب
قان کیتوا بھائی کی جورو
بوچشی آنئین کہان کو جاؤ

چن لیاناگ ہین کیا نام تیرا
ہتو لانگ ہتشی بڑا خراب
کیتو فوبرہ جنگلی گو بیسنو
لوا قان تیرہ جلدی آؤ

ہندی	مرہٹی
وہان سے اُٹھو	تیتھون اُوٹھا
اپنے صاحب کو میرا سلام بولو	اپلیا صاحباس مانزا سلام سانگا
تم نوکری کروگے	تم میین چاکری کرال
تمھارے ملک مین روٹی کھاتے ہین یا بھات —	تم چیا ملکات بھاکری کھاتات کیمنوان ہان تاندل (اتھوا بھات)
بازار سے ترکاری اور گوشت لاؤ	بازاراتون بھاجی آنی ماس (گوشت) آن
تھوڑا پانی پلاؤ	تھوڑے پانی پانزا
تم کب آؤگے	تم میین کیونہان یال
کپڑا کھانا اُسکو دو	ان وستر تیاس دیا
مین نے ایک شخص سے اُسکا حال نہین سنا	می ایک مھوارپاسون تیاچے وشئان اُیکلے ناہین
اُسکو بولو پیر او منگل و جمعرات	تیاس سانگا چندرواری یا بھوموآری
سنیچر کو آیا کرے	یا گورواری یا شندواری ایتہ نا
وہ روتا ہی یا ہنستا ہی	تو روٹت آہے کیمنہان ہست آہے
اوسکی عورت چھنال ہی	تیاچی بائکو (چھنال) سندل آہے
میرا لڑکا بھوکا پیاسا ہی	مانزا مُلگا بھوکیا تہان آہے
اوسکا ہاتھ پاؤن باندھو	تیاچے ہاتھ پاے (ہست چرن) باندھا
میرا قصور معاف کرو	ماجی چوکی کیپا کرا
اوسکا سر پھوٹ گیا	تیاچے ڈوکے پھٹلا

مرہٹی	ہندی
تیاس آپلے دہندھیا وریا ٹھون دیا	اوسکو کام پہ بھیجدو
تو موٹھا بدّھی وان آہے	وہ بڑا عقلمند ہے
تو موٹھا بدّھی نشٹ آہے	وہ بیوقوف ہے
مزور کاہین کرپاکرا	میری پرورش کرو
تیالا موٹھی سیکچھا (ڈنڈ) زاہلی	اسکو سخت سزا ہوئی
تم ہمین کیونہان یال	تم کب آؤگے

BENGALEE LANGUAGE

بنگالی زبان

بنگالی	ہندی
(تیجار) مہاشایرنام کی	تمھارا نام کیا ہے (یا آپکا نام کیا ہے)
آپُن کرکُوتہاے ضلع	تمھارا ضلع کون ہے
مہاشایر ٹھاکریر کی نام	تمھارے باپ کا نام کیا ہے
آپنی کی مقدمہ قید آسین	تم کس مقدمہ میں قید ہو
آپنی کُوتہاے تھاکن	تم کہان رہتے ہو
آپنی کُوتہاے جان	تم کہان جاتے ہو
آپنی کُوتہا تیہکے آئلین	تم کہان سے آئے
آپنی کی بول چھین (بالین)	تم کیا کہتے ہو
اُنار کی بیادہی (پیڑا)	اسکو کیا بیماری ہے

بنگالی	ہندی
اے کہان ہوئی تے اپنی جان	یہان سے پہلے جاؤ
اوکہان ہوئی تے اوٹھے جاؤ	وہان سے اوٹھو
آمین کھودا پیٹیسی امان کے کچھو کھتے دین	مین بھوکھا ہون تھوڑا کھانا دو
آمین پی باشائے امان کے جل دین	مین پیاسا ہون تھوڑا پانی دو
آپنی کھوکری بن (چاکری کری بن)	تم نوکری کروگے
آپنی کبے آشی بین	تم کب آوگے
کالہ کی پرسون آشی بو	کل یا پرسون آونگا
اے کھونے امار قصور معاف کرین	اسوقت میرا قصور معاف کرو
اے کہانے اوٹھتی کہانا آسے	یہان کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے
اے پاتھہ کوتھائی گیا سے	یہ راہ کس طرف جاتی ہے
آمین سکل دن کام کرتے مرتیسی (مری گیلم)	مین نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہون
امار کھوڑو مہاشائی کے دیکھے ہین	میرے چچا کو تمنے دیکھا ہے
اپنار بھگنی بڑو کوچھری	تمھاری بہن بہت کالی ہے
آمار شالی (جشمر) بڑو سندر	میری سالی بہت گوری ہے
اولوکٹی کیا فو کاندین کی ہاشین	وہ روتا ہے یا ہنستا ہے
اپنار شامی (بھتار) کے امار پرنام جنان	اپنے مرد کو میرا سلام دو
آپنی روٹی (پیٹھے) کی انو بھوجن کری بین	تم روٹی کھاؤگے یا بھات
آمین اوناکے پانچ چھہ دیباش دیکھی نا	مین نے اوسکو پانچ چھہ روز سے نہین دیکھا

ہندی	بنگالی
وہ کہان گیا	اُونی کوتھائی گئے سین
صاحب مجکو معلوم نہین	آمین جانی نا
وہ عورت بہت نیک ہی	او اِستری نیتان تو بھالو مانس
وہ آدمی بہت خراب ہی	اُو لوکٹی بڈّو پاجی
اُسکو بولو روز روز کام پر آوُ	اُو ہاکے بولین روز روز کانے آئے شو
وہ گاے تمنے کتنے کو مول لی	او گابھی کا تو ٹکائے نئے سو
آٹھ لو روپیہ اُسکی قیمت ہی	آٹھ فو ٹکا اِدھر دام ہوئے سے
تھوڑا کپڑا مجکو دو	ایکٹھو کا پڑا امان کے دین
تم سمندر مین غسل کرو	آپنی ندی تے چان کرین
اُسکو دو ادیکر کام پر بھیجدو	او ہاکے آوشدی کھوائے کانیر او کہاتے پٹھائے دیر
وہ لکھنا پڑھنا جانتا ہی	اولوکٹی لکھا پڑھا جانین کی نا
تم یہان ایک گھر بناؤ	آپنی اے کہانے ایک کہانا گھر باندھو
تم ہندوستانی جانتے ہو	آپنی ہندوستانی کتھا جانین کی نا
تمکو ٹٹی بنانا آتا ہی	اپنار چھاپ (بیڑا) بنانے آشے کی نا
تمکو چھپّر کا کام معلوم ہی	آپنی چھاؤنی کنھو جانین کی نا
تمکو یہان کتنے برس ہوئے	اپنار اے کہانے کتو بشر کتھو دی باش) ہوئے
مین بنگالی بات نہین جانتا	آمین بنگالی کتھا جانی نا
تم اُس سے شادی کروگے	آپنی او ہان کے بی یا ہو کری بین

ہندی	بنگالی
آج تم بہت دیری سے آئے	آج آپنی اونیک بیلائے آشیاچھین
تم پھر ایسی سستی مت کرو	آپنی ایسے ترپے پیلاسو کری بین نا
اسکو موقوف کردو .	اوہان کے کرمو ہوتے جواب دیا چھید
چراغ جلاؤ	پردیپ جالائن
بتی بجھاؤ	پردیپ نبھائیا دین
کھانا پکاؤ	بہات رندھین
دروازہ کھولو	دووار (کپاٹ) کھولین
بھولو مت	بھولی بین نا

TAMILORARWI LANGUAGE

ٹامل یا اروی زبان

ہندی	اروی
تمھارا نام کیا ہی	اونکو پیرینا
تم کس قصور مین قید ہو	نینگو ینا کو تپیدی گون
تم کہان رہتے ہو	نینگو نینگے ایرکرو
تم کہان جاتے ہو	نینگو نینگے پورینگو
تم کہان سے آئے	نینگو نینگے ارندو ندی گو
تم کیا کہتے ہو	نینگو ینا چولرینگو
اوسکو کیا بیماری ہی	آوکک ینا ویادی

ہندی	اردی
تمکو کیسے سندہ مارا	اونگل کو پارا اڑچا
تمھاری شادی ہوئی	اونگل کنالم آچی
وہ کون آدمی ہے	اندامن سے یار
تم اوسکو جانتے ہو	اونگل کو اندامنس کو تیریا
مین سچ کہتا ہون	نان نسم چولرسے
تمھارا ضلع کون ہے	اونگو او بیتا
تمھارا کوئی رشتہ دار مین یہان ہے	اونگل کو سندم پارا ایلم ارکرا انگو
ہان صاحب میرا ایک بھائی میرا باپ ماں اور بیٹا بیٹی یہان ہین	آنا اور اپنے تنگ پیٹار تاتا ـ مکن ـ ٹکو اینکے ایرکرا انگو
تمھاری عورت نے اوسکو مارا ہے	اونگو پنچا دمی اونکو اڑچا
اسکا کیا مول ہے	اوکریم بیتا
ایک یا دو روپیہ اسکی قیمت ہوگی	ور روپیہ رنڈر روپیہ ایدو ویلے آچی
یہ سستا نہین بلکہ بہت مہنگا ہے	اوپیم اتے رہنو ویلے ارکد
تم بازار کو جاؤ اور آٹا چاول ترکاری لاؤ	تنگل کرٹےکی بوٹی یاؤ ـ اریی ـ کائی ـ کونڈا ـ
کیا گھی مصالحہ اور گوشت مچھلی نہین چاہئے	بتانئی مسال ـ کریی ـ مین ـ وانڈا ـ
ہان صاحب مین نے انڈا پکایا ہے	نان تھوسے آسکنے
تھوڑا دودھ دہی اور مکھن بھی لانا	کنچم ـ پال ـ تیر ـ وینے ـ اوکونڈا ـ
[illegible]	ندو ورشتے کالمبروا مبر ۱۰ اسے

ہندی	اروی
تمکو کسنے گالی دی	اونگل کو یار تِٹنا
تم کسواسطے ہمیشہ تکرار اور لڑائی کرتے ہو	نیگو ونم اِتاٹ کو چنڈے پوڑرے
اِسطرف آؤ	اِنگے وا
یہان بیٹھو	اِنگے اُوکار
یہان سے چلے جاؤ	اِنگے ارندے پو
وہان سے اوٹھو	انگے ارند ییدری
مجکو کہانا دو مین بھوکا ہون	نیگو چورکوڑنا پسیا ارکرین
مین بہت پیاسا ہون تھوڑا پانی دو	نیگو رنبو تاگم ارکد کونچم تنّی کونڈا
تم نوکری کروگے	نی ویلے سیویا
ہان صاحب مین نوکری کرونگا	آما آیا ویلے سیوین
کیا طلب لوگے	یِنا چلم وانگوسے
تین چار روپیہ بس ہے	مُون نال روپیہ پودم
تم کب آؤ گے	نی ییپو وروسے
کل یا پرسون رات کو آؤنگا	ناڈے نالِ تنی کی راتری کے وروے
اسوقت میرا قصور معاف کرو	اندے ویلے پورمے کوڑ
یہان کسی مسافرکے رہنے کی جگہ ہے	اِنگے مسافر ارکرنت کے وِڈان ارکدا
یہ راہ کسطرف جاتی ہے	اِندے ولی ییگے پوو
مین نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہون	اِنّی الان ویلے ییدے النڈ پوچی

ہندی	اروی
میرے چچا کو تمنے دیکھا ہی	ینگل چتے اپن پارتیا
تمھاری بہن بہت کالی ہی	اونگو تنگا چی کرپا ارکد
میری سالی بہت گوری ہی	اونگل مچن چی رنبو سڑپا ارکرا
وہ روتا ہی یا ہنستا ہی	اندا نسے الوران الادمی چرکران
اپنے دادا کو میرا سلام بولو	انگو پاٹن کوین سلام چیل
تم روٹی کھاؤگے یا بھات	نی روٹی تنڈ وبا الادمی چورتنڈ وَیا
مین نے اسکو پانچ چھہ روز سے نہین دیکھا	نا انجی - آرنالا پارک وِپیلے
وے کہان گئے	اونگو الان پینگے پونانگو
صاحب مجکو معلوم نہین	آیا اینکو تریادو
وہ عورت بہت نیک ہی	اندا پو پیلے رنبو نلے ارکدا
وہ آدمی بہت خراب ہی	اندا نسے رنبو کٹوپن
اوسکو تو ہفتہ مین سات روز برابر آو	اونکو چلوکرٹے ے ٹیرنال سرپادر چولو
اس گاے کو کتنے کو مول لیا	اندے پسو یتا وپیلے کی نانگنے
آٹھہ روپیہ اسکی قیمت ہی	بیٹ ونبدو روپیہ وپیلے ارکدو
تھوڑا کپڑا مجکو چاہیے (ہونا)	کونچم تونی تیو پا ارکدو
تم سمندر مین غسل کروگے	سمترتلے مولو
اسکو دوا دیکر کام پہ بھیجدو	اونکو مرند کورٹ وپیلے کی اناپو
پھیرا ور جمعہ اور اتوار کو وہ آتا ہی	تنگے کلے - ویلی کلے - نایت کلے وران

ہندی	اروی
وہ لکھتا پڑھتا ہی	آدین ایڑوران پڑھی کران
وہان گھر بناؤ	اِنگے اُوڑکٹ
تم ہندوستانی جانتے ہو	اُنوکو تلکو تیریا
تمھاری زبان مین اِسکو کیا کہتے ہین	اونگو پیچلے اِدکی پیرینّا
پیر منگل بُدھ جمعرات جمعہ سنیچر اِتوار	تنگکلمے - سیوسکلمے - بُدھ کلمے - بالا کلمے (وسال کلمے) ویلی کلمے - سنی کلمے - نایت کلمے -
ایک ۱ دو ۲ تین ۳ چار ۴ پانچ ۵	اونو ۱ - رنڈو ۲ - مونو ۳ - نالو ۴ - انجی ۵
چھ ۶ سات ۷ آٹھ ۸ نو ۹ دس ۱۰	آڑو ۶ - ایلو ۷ - ایٹو ۸ - اومبادو ۹ - پتو ۱۰
گیارہ ۱۱ بارہ ۱۲ تیرہ ۱۳ اونیس ۱۹	پدن اونو ۱۱ - پن رنڈو ۱۲ - پدمونو ۱۳ - پت اونبدو ۱۹
بیس ۲۰ تیس ۳۰ چالیس ۴۰ پچاس ۵۰	اروڈو ۲۰ - مونپدو ۳۰ - نارپدو ۴۰ - ایمپدو ۵۰ -
ساٹھ ۶۰ ستر ۷۰ اسّی ۸۰ نوّے ۹۰	ارودو ۶۰ - ایلودو ۷۰ - این پدو ۸۰ - تونورو ۹۰ -
سو ۱۰۰ ہزار ۱۰۰۰	نورو ۱۰۰ - آیرم ۱۰۰۰ -
میرے نوکر کو بلاؤ	اِن اوڑسے یا ویلے کارنے کو پڑد
دروازہ بند کرو	کدو موڑو
دروازہ کھولو	کدو تورو
تم بہت سست ہو	نی رمبو سستی
بھولو مت	مرکا دے
وہ بیوقوف ہی	اونکو بوتی اِلے

ہندی	اروی
حاضری تیار کرو	ہمجی تیار پتو

GOND LANGUAGE
گونڈی زبان

ہندی	گونڈی
تمھارا نام کیا ہے	نیا پورو باتل
تم کہان رہتے ہو	نیما بگا من ٹن
تم کہان جاتے ہو	نیا بگا وان ٹن
تم کیا چاہتے ہو	باتل تل کا تتولی
یہ راہ کسطرف گئی	ایدھ ہیکی داتا
اسطرف آؤ	ایگا وا
یہان سے چلے جاؤ	ایگا ڈاہتو
مین پیاسا ہون پانی دو	اے اونڈا وستا بیر ترا
مین بھوکھا ہون روٹی دو	کر وستا جاوا اونڈا ہم
آگ لاؤ	کیس ترا
تم نوکری کروگے	نیما چاکرنیا گا سندا کی
تمھاری کیا نالش ہے	تینا بچہ دلا
بہت مہنگا ہے	اد مہنگے منتا
اپنے باپ کو بلاؤ	تے بابن کیا

ہندی	بلوچی
تم کو کسنے مارا	ترا کہیا جہدہ (شاید خرابی لفظ زدہ)
تمکو کسنے زخم لگایا	ترا کہیا پھٹّدا
تمنے اسکے تلوار ماری	تہا ہین ارزا ہم جہدہ
اس اونٹ کا کیا مول	اے لیٹروے چھتہ کنر بہا ہین
تم یہ کام کر سکتے ہو	یہ کار بتا نخود کناسے
یہ بہت مہنگا ہے	یہ بازے بہا ہین
اسطرف آؤ	اندا بیا (اونگو بیا)
ادھر بیٹھو	ادہنا انشیدا
یہاں سے پہلے جاؤ	چھیدان دا برو (چھیدان درکھو)
وہاں سے اٹھو	چھو دان کھڑ دبی
ہین بھوکا ہوں کھانا دو	ہین شودہی آن ہین نےورڈے دیہ
ہین پیاسا ہوں ٹھنڈا پانی دو	ہاسکیپا تھوتی آن منا آسفے دیہ
بھائی تم نوکری کروگے	تہا بھراس شو نکھنی کھنائے
تم کب آؤگے	تہان کھدہین کھائے
کل یا پرسوں آؤنگا	سبے یا گھہ کہان ہے تیروشے کہان
یہاں کوئی مسافر کی جگہ ہے	اینہہ دھاروو آوکے مہمانے استین
ہمارے واسطے شہر سے گوشت پیاز لسن روٹی لاؤ	شہران بروچہا گوزدے وپیلے تھومے نغنا بیار (گوشت پیاز لہسن روٹی)
میرا قصور معاف کرو	اوا جرچیا منتر اگتا منا معاف کہان

ہندی	بلوچی
ایک بندوق اور ایک گھوڑا میرے واسطے لاؤ	توپک نریان بچا بیا
جلدی کرو مجکو دور جانا ہے	تیکھا یاں کہ من پندہ دیرین
یہ راہ کہاں جاتی ہے	یہ دک تو انگو رو
میں ہمیشہ تمہارا کام کیا اب تھک گیا ہوں	ما جون، وش کار کھودا تھ گان
وہ آدمی روتا ہے یا ہنستا ہے	الاں مردم گرسگ من یا خند گین
میری عورت کو تمہنے دیکھا ہے	تھوحی جن دیسکر
اپنے باپ اور کو میرا سلام کہو	تھوڑی فیدار وبا سا سلامان دے
وہ کہاں گیا	ان تھا انگو (یا کھوں) شدان
صاحب مجھے معلوم نہیں	منا شتہ سنے دا لکھو شدہ
ایک دودھ کی گلاس میرے واسطے لاؤ	گو کھیزا نگین کچا بیار
تمہاری شادی ہوئی	تھائی سیر بیا
مسجد کس طرف ہے	حزائی لوگ تھا انگوین
تمہارا کوئی دوست یہاں ہے	تھائی لالاکسا ایدھاں استین
اس پہاڑ کا کیا نام ہے	ان کھوہ (کوہ) نام چیہ
آج بہت سردی ہے ایک کمل اور کپڑا دو	منا سکیا گو بارے بیا منا کگلے پچھوشتی دے
دو آدمی دغا باز ہے	ان مردم لونڈین لگورے
تھوڑی چھاچھ اور مکھن دو	کھیتے جعن مونے منا دے
ہمیشہ صبح اور شام کو میرے پاس آؤ	سر روش گو تر با انگہا بیگہا تئے بیا

بلوچی	ہندی
آرتھہ - بریخ سرے ساگ یہان بیچ بزا استین کرتہ	آٹا چاول ترکاری یہان بلیگی
ان بزے سنگھہ کہیا جہدہ	اس بکری کے بچہ کو کسنے مارا
تہا کھائی باؤتھین	تم کسکی رعیت ہو
فرنگی لشکر واکھو شدہ	انگریزی فوج کسطرف گئی
اے کھائی لوگین	یہ کسکا گھر ہے
یک منڈہہ یک بچہ ہین	ایک لڑکی ایک لڑکا ہے
یک خرے ہین کشار اختنا	ایک گدھا ہمارے کھیت مین ہے
تا لیرو دزدا	تمنے وہ اونٹ چرایا ہے
تہان آدمیئے کھشتہ	تمنے اس آدمی کو کیون مار ڈالا
تہانی کھے شاہد ہستین	تمہارا کوئی گواہ ہے
نی چپیا کھنے ما وا وسے کہنا	اب چپ رہو مین سوتا ہون
آسا او کھنے	آگ جلاؤ
کھتے سنے وا ذی بیارین	تھوڑا نمک لاؤ
گیست ۲۰ گیست دہ ۳۰ - چہل ۴۰ - وچہل دہ ۵۰	بیس تیس چالیس پچاس
روجہانا گورانڈ بہا چھکرین	شہر روجہان مین ایک تونبہ کا کیا مول ہے
اے دروہی و کھاچ کھائین	یہ بچہ و چھوکرا کسکا ہے
خدائی بندگی و نماسا کھان	خدا کی بندگی و نماز کرو
ترا چھہ قصور قید اختگی	تم کس قصور مین قید ہو

PUNJABI LANGUAGE

پنجابی زبان

ہندی	پنجابی
تمہارا کیا نام ہے	تُوہاڈا کی ناں ہے
تم کہاں رہتے ہو	تُوں کتھے رہندا ہے
تم کہاں جاتے ہو	تُوں کتھے وینجے (جاتے)
تم کیا مانگتے ہو	اُو تُون کی منگدا ہے
تمھاری کیا نالش ہے	تھوڈی کی نالچ (نالش)
تمکو کس نے مارا	تھینُوں کین مارا وی
مین بھوکا ہوں تھوڑا کھانا دو	ڈاڈھی بھوکھ ہینو کچھ ٹکر دیسین
مین بہت پیاسا ہون تھوڑا پانی دو	ڈاڈھی تیہ کچھ پانی دیسین
تم کس واسطے لڑتے اور گالی دیتے ہو	تُوسی کیوں لڑندے اور گالی دیندے
وہ روتا ہے کہ ہنستا ہے	اوہ روندا ہے کہ ہسدا ہے -
مین کل جاؤنگا	اسی کلھ جاندے ہین
اب کیا بجا ہے	ہُون کی وجا ہے
ہمارے ساتھ آؤ	ساڈے نال آؤ
تمھاری عورت کی بات مین نہین سمجھتا	تھواڈی تیوں یارن کی گل مین نہین جاندا
تمھارا کون گانون ہے	تھواڈا کیڈھا پنڈ ہے
کہان جاتے ہو آج یہان رہو	کدھے کتھے ونجو سائین آج ایکو گھر بیٹھے
مجکو آج جانے دو	سانوں آج ونجن دے

ہندی	کشمیری
حقہ پیوگے	چیجہ دا ما چیت
انڈہ پکاؤگے	ٹھول پکاسے
روٹی کھاؤگے	چوچ بُرکا کھیسے
سو رہو	شونگنہ سے
کہان جاتے ہو	کورٔ گش
ادھر آؤ	یور ولاؤ
ایک طرف ہٹ جاؤ	یلا تھوا پدر فو
میرے پیارے آؤ	ولو ولو مدفوکد یوز میان
وہ بڑی عزت والا ہے	آن من سونش شان ہن ادلس
گوشت کھاؤگے	نیاٹ کھیسے
تمھارا نام کیا ہے	چون ناؤ کیا چھو
تم کشمیر سے کب آئے	تو نہہ کاشیر پیٹھہ کر آؤ
تمھارا کیا پیشہ ہے	تو ہہ کیا کام کران چھو
کشمیر مین برف پڑتی ہے	کاشیر چھیا شین پیوان
کشمیری زبان مین اسکا کیا نام ہے	کاشیر پیٹہ ایک ناؤ کیا چھو
اس لوئی کا کیا مول ہے	ایہ زاد رہند مول کیا چھو
یہ دوشالہ کشمیر مین کتنے کو بکتا ہے	یہ دوشالہ کاشیر منز کیتس کتنن ایوان چھو
یہ ٹوپی ہمکو دو	یہ کلاپوش اسی دیہو

ہندی	کشمیری
یہ پگڑی اور جوتہ کیسکا ہی	یہ دستار تہ پیزار کمسند چھو
یہ لڑکا لڑکی کسکے ہین	یہ پخوتہ کور کمسند چھہ
وہ کسکی عورت ہی	یہ کہا نز زنانہ چھہ
تھوڑی ترکاری اور چاول و مچھلی گوشت انڈہ میرے واسطے لاؤ	کم سبزی بہ تُمل بہ گاڈہ ماز تھول بینے بابت اَنو
تم کہان رہتے ہو	توہہ کتہہ روزان چھو
تم نوکری کروگے	توہہ کریوہ نوکری
میرے واسطے کشمیری چاء بناؤ	میان بابت کاشر چاء بناوو
تم کہان رہتے ہو	تو کتہہ چھو روزان
یہ راہ کس طرف گئی ہی	یہ وتھہ کت چھہ گشران
تم حقہ پیتے ہو	توہہ چھو تموک چوان
مین بھوکا ہون تھوڑا کھانا دو	بہ چھس فاقہ کنیسا دیون کھن کھنو
مین پیاسا ہون پانی پلاؤ	بہ چھہ لج شر تریش تریشہ چایون
کشمیر مین برف کب پڑتی ہی	کاشر منز شین کر پیون چھو
وہ میلہ کب ہوگا	سو میلہ کر سپ نہ
تمہارے ملک مین چوری بہت ہی	تُہندس ملکس منز سٹھا ڈوشپسان چھہ
وہ عورت بہت خوبصورت ہی	ہو زنان سٹھا خوبصورت چھہ
کچھہ کپڑا اور ایک کمل مجکو دو	کپر ہنہ بہ اک کمل دِیو

ہندی	کشمیری
یہ پہاڑ بہت اونچا ہی	اُہ پہاڑ سٹھا تھید چھو
اِس گاے اور گھوڑے کا دام کیا ہی	یمس گاوُ بہ گورسن مول کیا چھو
کشمیر مین دُودھ اور گھی کا کیا بھاو ہی	کاشِر منز دَدَ گھیو کسہ مول کیا چھو
تُمنے اُسکو کِسواسطے مارا	توہہ ہمس کُن بابت لادِ لو
تُم میرے ساتھہ پنجاب چلوگے	توہہ مہ سیت پنجاب یِوُ
تُمھاری والدہ کا کیا نام ہی	توہنز ماج ہُند ناو کیا چھو
تُم جمال کشمیری کو جانتے ہو	توہہ جمال کاشرس زانان چھو
کشمیر مین کیا کیا میوہ ہوتا ہی	کاشِر منز کیا کیا میوہ آسان چھو
تمھاری کیا ذات ہی	توہنز ذات کیا چھو
تُم کیا طلب لوگے	توہہ کیا تنخواہ ہیو
تُم مہاراج کے نوکر ہو	توہہ چھو مہاراج سند نوکر چھو
یہان کسی مسافر کے رہنے کی جگھہ ہی	یتھہ چھا کینسی مسافرس کشہ جائے
وہ بڑا دغاباز ہی	سو چھو سٹھا دغاباز
تُم میرے دوست ہو	توہہ چھو مین دوست
وہ تمھارا دشمن ہی	سو چھو تُھند دشمن
میرے ساتھہ آؤ	مہ سیت سے یو
اُس عورت کو بُلاؤ	ہمس زنان دِہ ناوُ
دروازہ کھولو	دروازہ مُشر ریو

ہندی	کشمیری
دروازہ بند کرو	دروازہ دیو
یہ چیز ادھر لاؤ	یہ چیز اَتھ یور
اسکو وہان لیجاؤ	یہ نہ تور
اُس سست نوکر کو مارو	ہمس سست نوکرس لایو
اُسکو میرا سلام بولو	ہمس دپیو مین سلام
یہ بوجھا اوٹھاؤ	یہ بور تُلیو
کشمیر مین لڑائی ہوئی	کاشر منز لڑائی سپنن
کشمیر مین کتنی فوج ہی	کاشر منز کوتہ لشکر چھہ
اگر تم ایسا کام پھر کروگے تو سزا ہوگی	اگر بیہ تُھہ اژہ کام کریو سزا پایو
یہ لداخ کی بکری ہی	یہ چھہ لداخ چھہ ٹراج
یہ اُون بہت نرم ہی	یہ پیر سٹھا نرم چھو
سچ بولو	پوزہ وَن
جھوٹھہ مت بولو	اَپُزن ماون
تم مسلمان ہو یا ہندو	تو بہ چھو مسلمان کہ نہ ہند

COLE AND SONTHAL LANGUAGES

کول و سنتھالی زبان

ہندی	سنتھالی
تمھارا نام کیا ہی	امان تمو چینیا

ہندی	سنتھالی
وہ روتا ہی یا ہلستا ہی	راہ تناچہ لاندا تنا
میرے باپ اور ماکو میرا سلام بولو	آپان اپانگ اینگ جوا تیبائی مین
وہ کہان گیا	اینی اوپاتے سینا اینا
مجھکو معلوم نہین	کین ایتوانا
مین نے اسکو بہت روز سے نہین دیکھا	آڑی دِنت کین لے لکا جیا
ایک مہینہ ہوا یا ایک برس	میچاڈون چہ بیت میرا ہوبانیا
ایک دو تین چار پانچ	میان - باریا - اپیا - اوپونا - موپان
چھ سات آٹھ نو دس	تمدیا - آئیا - اریا - اریا - گلیا -

ASAMESE AND BHOOTIA LANGUAGE

آسامی وبھوٹیا زبان

ہندی	آسامی
تمھارا نام کیا ہی	تناکاکو بے
تم کہان رہتے ہو	ننگ براتنگ لائی
تم کہان جاتے ہو	ننگ برے تھانگ لائی
وہ کہان گیا	او برے تھائیان
مجھکو معلوم نہین	انگ سانافی مائیان
تمکو کس نے مارا	ننے سرے بولائی
تمنے اسکو کیواسطے مارا	ننگ ستنے فی بولائی

آسامی	ہندی
تا مانگ لائی	اسکا کیا مول ہے
انگاک نائیا	یہ بہت مہنگا ہے
کرائی	نہیں صاحب
تونگو	ہاں صاحب
ارسے نابیدی	اسطرف آؤ
آچوگ دی	یہاں بیٹھو
تھانگ دی	یہاں سے چلے جاؤ
بچا دی	وہاں سے اٹھو
مایو کہیگو مائی تب دی	میں بھوکا ہوں تھوڑا کھانا دو
مایو تھی کانگ نوئی تب دی	میں پیاسا ہوں پانی دو
نسانگ تانگو	تم نوکری کروگے
کھاؤبا	کیا طلب لوگے
باپو چینابو	تم کب آؤگے
خنا تتی پچائی نو	کل یا پرسوں آؤنگا
رہی سون ردی تب دی	کپڑا اور ایک کمل مجھکو دو
الانب یہ تھانگ لائی	یہ راہ کسطرف جاتی ہے
الوبری اَباپ ابا بسا (پسر) ابی (دختر)	تمھاری عورت-ماباپ-بیٹا-بیٹی
اوا (بھائی) کہنا گو	بہن-بھائی-اچھے ہیں

ہندی	ملائی
مین سچ کہتا ہون	سایا بی لنگ بتول
اسکا کیا مول ہے	آپا ہرگا
مین بہوکا ہون تھوڑا کھانا دو	سایا لاپر باگی سیکی ناسی
وہ بہت بدمعاش ہے	اتیو اوران ترلالو جاہت
مچھلی گوشت انڈہ مرغی لاؤ	ایکن - ڈاگن - تلور - ایم - باوری
تم چاول اور دودہ کہاؤگے	تومو ماکن ناسی سانا سوسو
کبھی ایک دو کبھی تین چار بوتل وہان آتے ہین	تاڈاکتی کاسٹو دودا تیگا امپت پیدہ ماری
تم نوکری کروگے	تومو ماکن غاجی
کیا طلب لوگے	بیراپا مو غاجی
تم فجر اور شام دونون وقت میرے پاس آیا کرو	سوماری پاگی ڈن پتنگ جمپا
یہان کوئی شراب کی دوکان ہے	ڈی سینی آڈا کاکدئی آرا
تم تنباکو پیتے ہو	آڈا ماکن تماکو
دن مین مجکو فرصت نہین رات کو میرے پاس آؤ	سینگ سایا تیاڈا سنگ مالم بولے ماری جمپا سایا
اسطرف آؤ	ماری سینی
یہان بیٹھو	ڈودو ڈیسینی
وہان سے اوٹھو	بانکے ڈیری سانا
یہان سے چلے جاؤ	پگی ڈری سینی
مین بہت پیاسا ہون تھوڑا ٹھنڈا پانی دو	سایا ہتر تا اہایا ناس باگی سیکے آیر سینم

ہندی	ملائی
تم اب جاؤ کل یا پرسوں آؤ	سکارنگ بولے پگی ہاری ایسو اتو ڈوسا
یہ کسکا گھر ہے	اینی روماسیاپا
یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	ڈیمی سینی آڈا کا تمپت اوران ٹنگل
میں نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں	اینی ہاری ترلالو کرجا سایا سوڈا چپت
یہ عورت کالی مگر اسکی بہن گوری ہے	اینی پرمپوان ہیتم دیا پونیان آڈیک پوتہ
تمہارے بھائی باپ مرگئے یا زندہ ہیں	لو پونیان آبان باپا آڈا کا اُدوتو ماتی
وہ روتا ہے یا ہنستا ہے	ایتو مناگیس اتو اگلا
اپنی ما اور بیٹے کو میرا سلام بولو	کاسی سلام لوپونیان ماڈن انا (ڈن: اور)
میں نے اسکو پانچ چھ روز سے نہیں دیکھا	سایا ترا تیا ڈا تینگو لیما انم ہاری
صاحب کہاں گیا	توان مانا پگی (توان: صاحب)
مجھکو معلوم نہیں	سایا تیا داتو
اس گھوڑے کو پہنچوگے	مئو بوا لکا ایتو کودا (کودا: گھوڑا)
تمنے کچھ سنا ہے	آڈا اکا آپا آپا ڈنگار
آپ اتنے روز تک کہاں تھے	بگیمنی لاما مانا تینگل
وہ کب آویگا	بیلا مو باری
میرے کپڑے اسی وقت لاؤ	سایا پونیان کائن باماری (کائن: پارچہ)
کہاں ہیں	مانا آڈا
صندوق پر آپکے سرکے نزدیک	اڈا آتس پتی اُولو کپالا

ہندی	برہما
تمنے کچھ لڑائی کی خبر سنی	ماؤن ہین سچے تدین میاگو کیا دلا
آپ اِتنے روز تک کہان تھے	آپ کھمیا ہیانیبدی دؤ ویلاؤ کیا گیا
وہ کب آویگا	تو بید والے ؤون
میرے واسطے رنگون سے تھوڑا کپڑا ایک لنگی ایک رومال لانا	چونڈو یورا دو تاسئی لنگی تھئے پاواتھئے نیکون گا یولاوا
میرا صندوق چوری ہوگیا	چونڈو ییتا تکھو پاتوا بی
اسمین کچھ روپیہ پیسا زر و زیور تھا	ہو آتھے ماتا ؤتے میان پیسا میان اوو آسا میان شِدلا
آپ کیا مانگتے ہین	کھمیا بالو دسے
میری کچھ عرض ہے صاحب	چونڈو چکا پیوز یا شیدی کھمیا
چراغ جلاؤ	می تھون
بتی بجھاؤ	می مٹولائی
آپ کی بی بی کیسی ہے	کھمیا ہیا شینے سیدسے
بخولست	ما حی سے
میرے واسطے چاہ تیار کرو	چونڈو یولتھے سلے ییم یا
اسکی دوکان کہان ہے	ثوزے سائین سبے ادون
آپ ہندوستانی زبان جانتے ہین	کھمیا کلا چگا تاتلا
پیر منگل ـ بدھ ـ جمعرات ـ جمعہ ـ سنیچر ـ اتوار	تالین لا ـ انگا ـ بودھ ہو ـ کیاتابدے ـ تاؤکا ـ سنے ـ تالین نوے

ہندی	برہما
وہ پہر کے روز جاویگا	تو تا لین لا ینے تواے
آپ ابھی گھر کو جائینگے	کھیا آگوانکو پیا ملا
کرسی میز یہان بچھاؤ	کُلھو وُ سیوسے دیما پین

کرسی میز

CHINESE LANGUAGE

چینا زبان

ہندی	چینی
تمہارا نام کیا ہی	فی مسٹ ینگ
تم کہان رہتے ہو	فی آنا ئی چھوسے ئی چی
وہ کہان جاتا ہی	کھوسے ئی ہوسے ئی نا سے ئی چھوسے ئی
تم کہان سے آئے	فی آونا ئی چھوسے ئی لواسے
تم کیا کہتے ہو	فی کانگ سٹ آ
اُسکو کیا بیماری ہی	کھوسے ئی یومسٹ لیک کھونگ
تمکو کیس نے مارا	مست شوسے ئی تا فی یا
وہ کون آدمی ہی	تیئن گا لا مشوسے ئی جا
تم اُسکو جانتے ہو	فی شیک کھوسے ئی ما
اِس صندوق کا دام کیا ہی	کھوسے ئی گئو سینگ مست تے کانان
مین بھوکھا ہون تھوڑا کھانا دو	نوسے ئی ٹونا جے پے نٹ نان نوسے ئی پیا لے
تھوڑا گاگا گوشت اور مچھلی وترکاری بازار سے لاؤ	آکا ئی شی کھا ئی سے ئی نا وگوک نوسے ئی چھوسے ئی لوسے ئی لے

ہندی	چینی
تم نوکری کروگے	نی تا کو ما
تم رنگون سے کب آئے	نی کی شی آآن کو نگ سے لو ٹے
تم بازار کو جاؤ اور تھوڑے چاول اور انڈے لاؤ	نی پچو کا سے شی کا نے اے تان لو ئے لے
تمکو کس نے گالی دی	سے شو سے تا نی زا
تمہارے پاس بندوق اور بارود ہے	نی ہے یو چیا و ئو تے ما
تم افیون کھاتے ہو	نی ہیا ت آفن یین ما
ایک بوتل شراب کا کیا مول ہے	ئین چیا وت ئو سم کی ئو لہ ٹے
تم ایک روز کی مزدوری کیا لوگے	ہے سے ت نی ہکی ئو ئو انگ سے چین
اس طرف آؤ	لوسے کو سے فہ شوا
یہاں بیٹھو	اکو سے شو ئو ہو
وہاں سے اٹھو	اینکے ئو ئو آ ہی شیوزی لا)
یہاں سے چلے جاؤ	ہوئی سے
میں پیاسا ہوں تھوڑا پانی یا چا دو	ئوئے کیا ہوت چہ پنت شوئی یا چیا ہیا لا
تم انگریزی سمجھتے ہو	نی شیکہ ہو ئون ٹاو وا ان
خدا کی بندگی کرو	پانی چو بیت سے اہ
یہ کسکا گھر ہے	کو سے کن اوش شو سے کا جا
یہ راہ کسطرف جاتی ہے	کو سے ہو کا نی ہونگ آ نائی چو سے
میں نے اسکو دور سے نہیں دیکھا	ئو سے ٹا ہا . ہو لانگ ہشت لا

ہندی	چینی
چینا زبان میں اسکو کیا کہتے ہیں	کھیسا نگا ہم سنت یا

BUNDELKHUNDI LANGUAGE

بندیل کھنڈی زبان

ہندی	بندیل کھنڈی
تمھارا نام کیا ہے	تمارو ناؤں کا ہے
تم کہاں رہتے ہو	تم کاں رہت ہو
تم کہاں جاتے ہو	تم کاں جات ہو
وہ کہاں گیا	اُوہ کہاں گئیو
تمکو کیا بیماری ہے	تو مو کا روگ ہے
تمکو کس نے مارا	تو مو کون نے مارو
اسکا کیا مول ہے	ایکو کا مول
یہ بہت مہنگا ہے	جا بہت مہنگی ہے
اسطرف آؤ	ای بازو آؤ
ادھر بیٹھو	ایتے بیٹھو
وہاں سے چلے جاؤ	اُوتے سے چلے جاؤ
تھالی لوٹا کٹورا گلاس تسلا لاؤ	ٹاٹکی گڑوی - بیلا - بٹلیا - سیو - یا بیلا لے آؤ
اپنے بھائی کو میرا سلام بولو	اپنے بھیا کو میرا سیتا رام کہو
تمھارے بڑے بھائی کہاں ہیں	تمارے بڑے داؤ جی کہاں ہیں

ہندی	بندیلی
ایک بندوق میرے واسطے لاؤ	ایک توپک میرے واسطے لاؤ
وہ گھوڑا کسکا ہے	اوہ گھوڑو کون کو ہے
وہان سے ایک گائے میرے واسطے لاؤ	ہوان سے ایک گیا موکو لے آنا
اُسنے لڑائی کی	اَوو نیاو کیا
اب وہ اُس سے ہلگیا	اب وہ منار ہوگیا
جوتون کے مارے تمھارا منہ توڑ ڈالونگا	پنہین کے مارے تمھارو منہ توڑ ڈالیون
یہ عورت بہت خوبصورت ہے	اِہ بیّر بہت نونی ہے
وہ عورت بڑی چنچال ہے	اوہ بیّر ان نیان ہے
تمھارے ملک مین گیہون جو پیدا ہوتا ہے	تمرے ملک مین گیہن پیدا ہوکر ہوت ہے
بازار سے آٹا لاؤ	بازار سے کنک لے آؤ

MARWARI LANGUAGE

ماروڑی زبان

ہندی	ماروڑی
تمھارا نام کیا ہے	تمھانو نام کائیہ ہے چھے
تم کہان رہتے ہو	تمے کٹھے رہو چھو
وہ کہان جاتا ہے	بوہ آدمی کٹھے جاوے چھے
اُسکو کیا بیماری ہے	بوہ باپڑا نے کائین کھیت چھے
تمکو کسنے مارا	تمھانے (تمے) کون آدمی مارلیو چھے

ہندی	مارواڑی
تمہارے باپ اور بھائی نے مارا ہو	تھارا بھا جی (باپ) اور بھائی جی مار یو تھے
اسکا کیا مول ہے	انھین کا چھڑیا دام کتنا چھے
اسطرف آؤ	اٹھی نے آؤ
تم کب آؤگے	تھے کد ہاں آؤ چھو
میں جلدی آؤنگا	مہے ویگو آسیں
یہاں سے چلے جاؤ	اٹھاں سے جاؤ (پا)
میں بھوکھا ہوں تھوڑا کھانا دو	مجھ بھوکھ لاگی چھے کھانے کو دے
میں پیاسا ہوں تھوڑا ٹھنڈا پانی دو	مہنے ترکھا لاگی چھے ٹھنڈو جل پیلاوے
تم کسی کی نوکری کروگے	تھے کوئی کی چاکری کر سکو گا
یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	کوئی راہ والا کی جاگہ اٹھے چھے
یہ راہ کہاں جاتی ہے	او رستو کٹھی نے جاوے چھو
میں نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہوں	میں دن بھر کام کریو چھے اب تھاک رہیو
تم انگریزی بول سکتے ہو	تھم فرنگی کی بات جانے چھے
میں نے ایک ہفتہ سے اسکو نہیں دیکھا	مہارو آٹھ وار سے ان کو دیکھیو نہیں چھو
آپ کیا کرتے ہو	تھے کائیں کرو چھو جی
میں تو محل میں بیٹھا ہوں	میں تو محلاں میں بیٹھو چھوں
تم کہاں سے آئے	تھے کیٹھے سوں آیا چھو
میرے واسطے بازار سے کنگھی لا دو	مہنے بازار سے کانگسیو لا دو

ہندی	مارواڑی
وہ آدمی بہت غریب ہے	بوہ باپڑو بھکاری چھے

URIYA LANGUAGE

اوڑیا زبان

ہندی	اوڑیا
تمہارا نام کیا ہے	تمار نام کیس
تم کہاں رہتے ہو	تم کون ٹھار رہنی
وہ کہاں جاتا ہے	سے کس کون ٹھا کو جاہے
اسکو کیا بیماری ہے	یانکو کیس روگ
تمکو کس نے مارا	تمکو کے مارا
تمہارا بڑا بھائی اور باپ مارا ہے	تمار نونا اور باپ سو تے مارے
اسکا کیا مول ہے	یار کیس خرچہ
یہ رستا نہین بہت مہنگا ہے	یار ستا نہین بڑی مو ہر گئو
اسطرف آؤ	تو سے انکی آئیو
یہان بیٹھو	ایس تھل مین بسو
وہان سے اوٹھو	تو سے ایٹھار اوٹھو
یہان سے چلے جاؤ	تو سے ایٹھار جاؤ
مین بھوکھا ہون تھوڑا کھانا دو	سو تے بھوکھ لگتا بھوجن دیو
مین بہت پیاسا ہون ٹھنڈا پانی لاؤ	سو تے بڑی پیاس لگتا کا کر پانی دیو

ہندی	اوڑیا
تم نوکری کروگے	تومے نوکری کرنے جیبو کی
کیا طلب لوگے	کیا درما تم لے بو
تم کب آؤگے	تومے کون دن آسبو
کل یا پرسون تک آؤنگا	کلمہ دن آبا پر دن آسبو
یہان کوئی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	یہ گرام سے پرباسی رہیبا کو جگہ ملبو کی ناہین
بازار سے دودھ چاول	بازار رو دودھ چاولو
مچھلی ترکاری لاو	مچھو پیبا آنو
اس دفعہ میرا قصور معاف کرو	یہ مورو دوسو کیما کرو
یہ راہ کہان جاتی ہے	یہ راہا کون ٹھا کو جیبو
مین نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہون	موئی دن بھرو کام کری بڑی آیا سو یلی
میری عورت کو تمنے دیکھا ہے	مورو بھاجیا کو تمہین دیکھلو
تمنے یہ گھر کب بنایا	تومے یہ گھر کیبے تیار کلو
وہ آدمی روتا ہے یا ہنستا ہے	یہ لوکٹی کاندتا کی ہنستا
تم انگریزی بول سکتے ہو	تومے انگریزی کتھا جانچو کی
اپنے ما باپ کو میرا سلام کہو	تومرو ماں باپ کو مورو نمسکار بولو
مین نے اسکو ایک ہفتہ سے نہین دیکھا	موہین آٹھ دن ہلا یا ہکو دیکھ نہین
وہ کہان گیا	یہ کو ٹھا کو گلا
صاحب تجکو کچھ معلوم ہے [illegible]	[illegible]

TELOOGOO LANGUAGE

تلنگی زبان

تلنگی	ہندی
وِشنو انڈرا سکے گونو پتا	خدا سب سے بڑا ہے
نیدی ایم پیر	تمھارا نام کیا ہے
نی ضِلّا ایدی	تمھارا ضلع کون ہے
نی کو یم رُوگتا	تمکو کیا بیماری ہے
نیدی ایم فریاڈو	تمھاری کیا نالش ہے
نیکو ایوہ کوٹّے نارو	تمکو کس نے مارا
دِین کی ایم خرید	اسکا کیا مول ہے
ایدی بجو پیریم	یہ بہت مہنگا ہے
لے دو بجو چپو کا	نہین صاحب یہ سستا ہے
اٹلا را	اِسطرف آؤ
اِکڑا کو چھوا و رآشنا نم چیئے	ادھر بیٹھو اور غسل کرو
اکڑا پنچھی ویلی پو	یہان سے چلے جاؤ
اکڑا پنچھی لے گو	وہان سے اٹھو
منا دہرا کی نا سلام چیپو	اپنے صاحب کو میرا سلام بولو
نی اُدو کری چیستا وا	تم نوکری کروگے
نالگو ایدو وقتالُو نو پلو	چار پانچ آدمیون کو بلاؤ

تلنگی	ہندی
نی وے پوڑو وستاؤ	تم کب آؤ گے
وڈلو انم وونگا	وہ کپڑے کھانے کا چور ہے
نے نو ویّنی انڈی تو ہری وناں ننّی	مین نے اسکو آٹھ نو روز سے نہین دیکھا
وک ماس بوپڈی پانڈوا اشرفی سمپا وستانو	وہ ایک مہینے مین دس بارہ اشرفی کماتا ہے
آدوارم ایڈی پٹ انڈی سنوار سچی پوانڈی	اتوار کی پیدا ہوا اور سنیچر کو مرگیا
نے اوایرو ستا واسلے کانا آوتا وا	تم روتے ہو یا ہنستے ہو
ناکوڑ کو (پکڑو) آکلی داہم توا و نار ڈو	میرلڑکا بھوکا پیاسا ہے
نی کو تل سنٹو واڑو بدمعاش	تم جانتے ہو وہ بدمعاش ہے
لے دُو وہورا منچی وارڈو	نہین صاحب وہ نیک معاش ہے
وین کی کو چم مندو اِچّی پم پنسو	اسکو تھوڑی دوا دیکر کام پر بھیجدو
دینی چھِد لوکنو	اسکا ہاتھہ باندھو
ناسرس لونوپی جورم	میرے سر مین درد وبخار ہے
وانی کالوا یگی پوانڈی	اسکا پاؤن ٹوٹ گیا
وک روپیہ کی ایٹی گز الو	ایک روپیہ کا کگز کپڑا دوگے
رنڈ روپیہ موڈ آناں کی وک سیر پنڈی انڈی منگو آموتاڈی	دو روپیہ تین آنہ کا ایک سیر آٹا اور چاول بکتا ہے

GUZRATHI LANGUAGE

گجراتی زبان

ہندی	گجراتی
تمہارا نام کیا ہے	تمھارو نام شونس سے
تم کہاں رہتے ہو	تمھین چہان رہو سو
تم کہاں جاتے ہو	تمھین چہان جاؤ سو
تمکو کیا بیماری ہے	تم نے شون روگ سے
تمکو کس نے مارا	تم نے کینے مارا
تمہارے بھائی نے مارا ہے	تمھارا بھائی مارا ہے
اسکا کیا مول ہے	اینون سو دام سے
یہ مہنگا ہے سستا نہیں	اکرو سے مندو نہ تھی
اسطرف آؤ	آفی پا آؤ
ادہر بیٹھو	تو ہین بیسو
یہاں سے چپکے جاؤ	تو ہین تھکی نہیں اسنہ جاؤ
وہاں سے اٹھو	تو ہین تھکی اوٹھو
ہمکو کہانا دو	مونے جموا آپو
ہم پیاسا ہون پانی دو	سینے تان لاگی ہے پانی آپو
بھائی تم نوکری کروگے	بھائی تم نے نوکری کرسو
تم کب آؤگے	تمہین چپارا آوسو

CANARESE LANGUAGE

کنڑی یا کرناٹکی زبان

ہندی	کنڑی
تمھارا نام کیا ہے	نین (نیم) ہیسرو اینو
تم کہاں رہتے ہو	نینو ایلے اِتیری
وہ کہاں جاتا ہے	اَوَنو ایلے ہوگتار
وہ کب آیا	اَوَنو یاواگے بندرو
تم کب جاؤ گے	نینو یاواگے ہوگتی
اسکو کیا بیماری ہے	اوریگے این بیانی
تمکو کسنے مارا	نینگی یارو ہڈا ورو
اسکا کیا مول ہے	ایدار قیمت اینو
یہ سستا ہے یا بہت مہنگا ہے	ایدا اگّ اِلّا توٹّی او
اس طرف آؤ	اِلّی وا (جمع بنّو: بیاسے وا حنڈاکے)
یہاں دیجیو	اِلّی کوڈو (جمع کوڈاہی)
یہاں سے اٹھو	اِل ایندا ایل (جمع ایلری)
یہاں سے چلے جاؤ	اِل ایندا ہوگ (جمع ہوگری)
میں بھوکا ہوں تھوڑا	ناناگے ہاسی وی آگے دے
کھانا دو	سولپ اَولی کے کوڈو
تم نوکری کرو گے	نینو (نینو) چاکری مارتی وی

ہندی	کنڑی
میں بہت پیاسا ہوں تھوڑا	نانا گی بایل نی رڑکی آگے وستہنن
ٹھنڈا پانی لاؤ	نیرو کوڑری
کیا طلب لوگے	اینو سلا تو گونڈری
صاحب کب آویگا	وہوارری یا واسگے بندانو
کل یا پرسوں تک آویگا	نا ییے اتھوا ناڑدو رچیئے بندہسے تو
یہاں کسی مسافر کے رہنے کی جگہ ہے	اسبہ وہرکیپن چھتروارلی کے اتھل او
بازار سے دودھ چاول آٹا	بازار وندا ہالو آکی
ترکاری لاؤ	تھپو پلیا
بس ایک دفعہ میرا قصور معاف کرو	ایمی دیپلے نن تپو کشما مارری
یہ راہ کہاں جاتی ہے	ایہ ہادی ایلی گے ہوگنتد
میں آج دن بھر کام کیا تھک گیا ہوں	نا نوکب لیلا کلسا مارری بیاتسے
تم گوشت مچھلی کھاتے ہو	نیہو (نینو) کنڈامینا تن تیری
میری عورت کو تم نے دیکھا ہے	نینہا ہنڈتی نا نیو نوڑری ہری
یہ کالی اور وہ بہت خوبصورت ہے	ای تنگسے کپو اپیاسلے آکی چیل شندری
تم نے یہ گھر کب بنایا	نیہو ایکنی یا واسگے نا کٹ سدی
وہ روتا ہے یا ہنستا ہے	انو الّتانے اتھوا نگتا ان
تم اردو زبان جانتے ہو	نینو اردو باتو باری
نہیں صاحب مجھکو نہیں معلوم	ایلری ننگے گوتیلا

MALAYALUM LANGUAGE

ملیالم زبان

ہندی	ملیامی
تمھارا کیا نام ہے	نِنْتے پیریند
تم کہان رہتے ہو	نی ایڑے ایری کنّو
وہ کہان جاتا ہے	نی ایڑے پونو
وہ کون ہے	اِی اِبن آری
تم کب آئے	نی آیا ہن
اسکو کیا بیماری ہے	اِ ن بے نی اِندا پڑو
تمکو کسنے مارا	ننّک آرا آڑی چیہ
تمھارے باپ اور بھائی نے تجکو مارا ہے	اِندے اِمّا اِندے باپا اِنیک اڑی چیہ
اسکا کیا مول ہے	اِپّتیا اِندا بیلے
سستا نہین بلکہ بہت مہنگا ہے	اِیدی اگا الا پیت پرسو
اسطرف آؤ	اِیدے وا
یہان بیٹھو	اِیڑے ایری
وہان سے اٹھو	[illegible] سے ایٹی
یہان سے چلے جاؤ	اِیڑے [illegible] پوییگا
مین [illegible] تھوڑا کھانا دو	آدمی کا نو پاسی ایدی کنو کوریچہ [illegible]
[illegible]	نی اِندر بیلے چیدّو

ملیالمی	ہندی
اینگ تاتی کنو کور ایٹم کوڑہی کی	مین پیاسا ہون تھوڑا ٹھنڈا پانی لاؤ
نی چاکری آکو	تم نوکری کروگے
نی اندا سمبلا مانگون	کیا طلب لوگے
نی اند پارے یتّا	تم کیا بولے
نالا بیری وے الاہتی ان بیری وے	کل یا پرسون تک آونگا
ابڑے ایہین مسافر کان اونڈو	یہان کوئی مسافر کے رہنے کی جگہہ ہو
بازار لی پوئی اری پت ایندا ایلو کریک گنڈوا	بازار سے چاول آٹا ترکاری لاؤ
نیا چے ایدا گڑھ پورتا پیڑو	میرا قصور معاف کرو
ای بئی ابڑے پونو	یہ راہ کہان جاتی ہو
یان ایڑی نالی بیلے چہ ایدہ بہت بیزاراٹی پوئی	مین نے دن بھر کام کیا اب تھک گیا ہون
نی دِلی کنڈو	تمنے دلی دیکھی ہو
نی ای پورے اپپا کٹے	تمنے یہ گھر کب بنایا
نی انگریزی پاک اری او	تم انگریزی بول سکتے ہو
ننڈے باکلی او پیر ایند انی	تمھاری زبان مین اسکا کیا نام ہو

CIN GALESE LAAGUAGE

سنگلی یا لنکا کی زبان

سنگلی	ہندی
بودونگ نشنکار کرپانگ	خدا کی بندگی کرو

ہندی	سنگلی
تھوڑا کپڑا اور شکر لاؤ	ٹیکاک - ریدی - سینی - آسشہ وانگس
گھی اور گوشت اور مچھلی بھی وہاں ہو	روون تیل - ناٹس - موڈو مالو - کرسے تین وام
تھوڑا دودھ اور مکھن لاؤ	ٹیکاک کیری - وینڈرو آسیفہ وارناس
تھوڑی کیر نے گالی دی	ہٹ پرسے کاؤ وسے
اس طرف آؤ	سٹ پچے ٹینگ وارنگ
یہاں بیٹھو	سے ہتہ اینڈرست کانگ
یہاں سے چلے جاؤ	ستہ ہتہ پاسلے پانگ
وہاں سے اٹھو	اوہناگ تلی ٹنگ
میں بھوکا ہوں تھوڑا کھانا دو	سٹ باؤسے گینی میتا ویلانگس
میں پیاسا ہوں تھوڑا پانی دو	سٹ واتورسے پپاسائی داتورسے ویلانگس
تم نوکری کروگے	اون سے ماسٹے ویڈکرن داو
ہاں صاحب کیا تنخواہ دوگے	ہاں مداتیا کو چیستے پاڑی گیون واد
تم کب آؤگے	اون سے اسپتے کواواو
کل یا پرسوں آؤنگا	ہٹ اینٹرا نوان
میرا قصور معاف کرو	ماسگے وارد سٹا کرو
اسکو سنگالی زبان میں کیا کہتے ہیں	سٹ کسٹا اون سے کیا ستے [illegible] کرسے
اتوار - پیر - منگل - بدھ	[illegible] ساٹرووا - انگاسرووا وا
[illegible]	[illegible]

South Andaman
or
Bogingijida Language

جنگلی یا بوجنی جیڈا زبان

ہندی	جنگلی
تمھارا نام کیا ہے	کی ان نوتینگڈا
تم کہاں رہتے ہو	تین گو بوڈکے
تم کہاں جاتے ہو	تین چانگوکے
تمکو کیا بیماری ہے	میچی مالان نابرے
تمکو کس نے مارا	میجا نابرے
یہ میری عورت ہے	کا ڈیا پپلول
یہ میرا باپ ہے	کاڈپ چاببلول
یہ میرا مرد ہے (شوہر ہے)	کا ڈیا پولول
اسکا کیا مول ہے	کامب مچی مارا
یہ بہت مہنگا ہے	آیب ارڈورڈوڈا
اس طرف آؤ	کا تینک
یہاں بیٹھو	کارن ناکا ڈوئی
یہاں سے چلے جاؤ	کا منتے والک اون
یہاں سے اٹھو	کا منتے کاپی
میں بھوکا ہوں کھانا دو	ڈابو ئے رلڈا دین کھانا

ہندی	جنگلی
یہ سؤر کا گوشت کھاؤ	کارو گووا مالے (بیکرے)
تم تھوڑی مچھلی اور شہد لاؤ	ویت پاٹ - آجا بیدک ایک
مین پیاسا ہون تھوڑا پانی دو	ڈوڈاکا رابر کے ڈین اپنا
کچھوا کھاؤگے	یادی نیک لے
تم کب آؤگے	کی بن آرلالے آٹاک نوسکے
تم کل جنگل کو جاؤ	نو وائینگان لیک اونکے ارم لات
خدا آسمان مین ہے	مارولین تامو بول (پلوگا) خدا
ہمکو کمان اور تیر دو	ڈین کارا را - راٹا بیدیک مان
مین نہین دونگا	ڈونگے یا بائی کے
مجھکو جنگل کو لیجاؤ	ایرم لاٹ واب ایک
مجھکو مت مارو	نوڈا ڈاب بیت نایا بڈا
تم ویہر کب جاؤگے	نومچا آرلا لیک نو چالات کے
پانی برستا ہے	پوملا پاکے
میرے واسطے پان اور کوڑی لاؤ	ڈاٹ پان ٹیلم بیدیک ٹو یو
تم کون سے جنگل مین رہتے ہو	نچا ایرمالین ٹو بوڈوکے
تم چاول اور دال کھاؤگے	انگو رائی تو - وال بیدیگ میاک کے (چاول)
تم چرٹ پیتے ہو	انگو ہانگان اولیو
تم شراب پیوگے	انگو روگ لیک ناکن پی (چرٹ)

جنگلی	ہندی
تبروائی گان لیاک کاٹک تارد یلا لیکالان	مجھکو جاؤ شام کو آؤ
کامی جپّا بوڈا	یہ کسکا گھر ہی
جورو لیاک ٹپاک پڑہمی	سمندر مین غوطہ مارو
بیجا لین ناکا دوئی	اِس بوٹ پہ بیٹھو
نوپچا ناناکے	تم کیا مانگتے ہو (چاہتے ہو)
اب لی گا یاڈ ائیکی کے	وہ بچّہ روتا ہی
نوپچا لیاک یاپ کے	تم کیا پڑھتے ہو
ان نوا یٹی	تم لکھ سکتے ہو
کامی جیا بولوڈا	یہ کپڑا کسکا ہی
باپی لاب جانگڈا	وہ خراب عورت ہی
اِبی گوڈ آرچاگ بنیاد یک روٹی	اُسکا ہاتھ پاؤن باندھو
ڈوپیو یاگو رالول	مین بھگوڑا ہون
وین تالبٹ آ	یہ لوہا مجھکو دو
نول اُو باویک اب پاری کا ہکے ڈاکے	تم خون کبھی نکرو
نول اُوباویک لاچکے (گوبیکے) ڈاکے	تم زنا کبھی نکرو
نول اُو باویک ارٹاپ کے ڈاکے	تم چوری کبھی نہین کرو
نول اُو باویک اٹالین اٹے ڈیکے ڈاکے	تم کسی کے مقابلہ مین کبھی جھوٹ مت بولو
موگوئیک پچا کا ڈاکے	احمق مت ہو

CHAPTER VI.

Some curious names of convicts, an abstract of the arrivals of all convicts from 10th March 1858 up to 1st April 1879, method of ascertaining the date of arrival of any convict, the name of the vessel by which he arrived and the place of his embarkation merely by refering has register no to the abstract subjoined.

فصل ششم

فہرست چند عجیب نام قیدیان مع گوشوارہ آمد قیدیان ابتداے ۱۰ مارچ ۱۸۵۸ء لغایتہ یکم اپریل ۱۸۷۹ء

اس فصل کے آخر مین ایک گوشوارہ آمد چالان جملہ قیدیون کا ابتداے ۱۰ مارچ ۱۸۵۸ء تاریخ آبادی جزائر ہذا سے تا تاریخ امروزہ شامل کیا گیا ہے - اگر کسی قیدی کا نمبر دیکھکر اسکی تاریخ آمد و ملک و نام جہاز جسپر وہ آیا دریافت کرنا ہو تو اُس گوشوارہ سے ایکدم معلوم ہو سکتا ہے غرض پچیس ہزار قیدیون کا انتخاب جسکو آٹھہ صفحون مین لکھکر دریا کو کوزے مین بھر دیا ہے اور اسی واسطے تھوڑے عجیب اور نادر نام و نمبر رجسٹر قیدیان سٹلمنٹ ہذا سے چھانٹ کر اس گوشوارہ کے اول بطور نمونہ کے تحریر کر دیے ہین تاکہ بسہولیت اُس سے دریافت ہو سکے مثلاً ہمکو دوسرے نام شیخ فلان نمبری ۵۰۳۳۱ کا حال آمد دریافت کرنا منظور ہو تو ہمنے

محاذی شانہ شروع نمبر چالان کے نمبر ۱۳۲۹۸ و اخیر نمبر ۱۳۵۰۰ کے جسمین ۱۳۳۰۵ بھی
شامل ہے دیکھا تو تاریخ آمد ۲۰ دسمبر ۱۸۶۶ع و نام جہاز فرفیولس آف لیدی و نام مقام
علی پور درج پایا اسیطرح ہر جبلہ ایسی قیدی کا نمبر ملجاوے تو اسکی تاریخ آمد و نام مقام جہان سے
آیا و نام جہاز جسپر سوار ہوکر آیا فوراً معلوم ہوجاویگا - یہ نقشہ واسطے کارروائی اہلکاران
سلطنت ہذا کے بہت ہی مفید ہوگا مگر یہ تھوڑے سے نام جو اس نقشہ کے اول مین تحریر کردیئے
ہمارے ملک کے لوگون کو [illegible] نے ایسے نام کبھی نہین سنے بہت حیرانی مین ڈالینگے لیکن
یہان تمام دنیا کی مخلوق آتی ہے [illegible] ہزارون نام اس قسم کے بلکہ اس سے بھی زیادہ تعجب کے ہین
ان تھوڑے ناموں کو [illegible] تصور کرین - اور ناظرین [illegible] سے امید ہو کہ بعض
پیچیانی [illegible] معاف فرماوین کیونکہ اول تو وہ قصور انکے
مان باپ کا ہے جو ایسا نام [illegible] الفاظ گالی ہین شاید [illegible] ہین فقط

List of curious names [illegible]

فہرست نام و نمبر قیدیان پورٹ بلیر جو واسطے ملاحظہ
ناظرین کے ہزارون نام سے منتخب کیے گئے

نمبر رجسٹر قیدی	نام قیدی	نمبر رجسٹر قیدی	نام قیدی
۱۳۱۹۸	پھوڑی شاہ	۷۸۵۵	مسماۃ مہنگی
۱۳۳۰۵	شیخ فلان (زوجہ توقف)	۲۳۳۲۵	ابلیس شاہ
۲۱۵۱۱	جھانٹو منڈل	۱۹۵۸	ٹوٹا کمرنلی
۹۰۳۰	مسماۃ نونی	۳۷۴۱	ناشوتی تھا برہما
۸۱۸۲	مسماۃ مستی	۲۱۵۰۰	پاچیک لوات برہما

نمبر رجسٹر قیدی	نام قیدی	نمبر رجسٹر قیدی	نام قیدی
۲۱۱۷۱	شوئی ترابرہما	۹۲۶۳	تھوڑی راسن
۷۸۱۹	پیرانا چینا اپیڑو	۹۲۶۵	چاکوفی ونگسن
۷۸۴۱	ٹیشا ونگسا ریڈی	۹۲۹۳	اپانا سنگی
۸۷۶۶	باپو ہاتھی	۹۳۰۶	چینا اپری کلاناڈو
۸۸۰۸	کیفرو برہما	۹۳۳۷	ناتا گونٹی راملڑو
۷۲۶۱	وفات اللہ	۹۳۵۵	مسماۃ پاپا
۶۹۸۳	کھیوسی شیخ	۹۳۹۶	بالو گنڈی برہما
۸۹۹۶	جیمالڑو	۹۴۲۳	پالن سنگھا برہما
۶۷۶۶	کچونا پنچم چاوڑا جی	۹۴۹۳	گوبس
۱۷۳۲۵	شیخ بادشاہ	۹۹۷۱	پیترو ونگا ڈوم
۱۹۵۳۰	پڑھا صاحب	۹۹۸۷	کپی انڈی
۳۹۳۵	گروجی (بعض مادہ شہر)	۱۰۱۳۹	پاڑو خان
۹۲۹۵	رنشت اوسی	۱۸۱۰۶	جناب علاوی
۹۰۸۶	لوہا ڈوم	۲۳۲۶۳	ناہر دلیپ
۹۱۹۹	پیادنی بالی گاڑو	۳۲۲۲	مسماۃ ویوی بی بی
۹۲۲۳	لین اولیم چینا	۵۵۰۹	لوفی ورہر سنگھ
۹۲۱۸	چراکا پتی چودن ناپڑ	۱۱۸۱۹	گیبو گوبند
۹۲۲۵	چان چونگ چینا	۶۷۵۳	کسمتر سچیرا

نمبر رجسٹر قیدی	نام قیدی	نمبر رجسٹر قیدی	نام قیدی
۱۰۲۲۳	ہوا کچھاری	۷۴۰۲	ارلا مالم گنگاڈو
۱۰۲۹۹	مساۃ پوچی	۹۲۶	جھوٹھمن
۱۰۳۷۲	ستوکنا فشو	۱۶۴۲۰	مساۃ گونڈی
۱۱۲۳۵	پیچہ چوگی	۱۴۶۱۸	مساۃ ہوائی
۱۱۶۲۳	ونگٹا چلم	۱۷۴۱۷	مساۃ سائی
۱۲۳۱۵	کینٹو چنگو	۱۸۴۵۰	مساۃ روشنائی
۱۲۳۵۴	پلاری پاپی	۱۲۳۸۴	چھنچو گاڑو
۱۲۴۲۷	پنڈرنا گوڑو	۲۰۱۳۴	مستی خلیفہ
۲۲۷۱۲	نبی صاحب	۱۷۸۳۳	کاکمی گولا تھا او گا پرایل چرن چیوسی
۱۲۴۶۶	رسول صاحب		
۱۲۵۲۹	پالا پچڑی گاڑو	۲۳۳۳۷	شیخ گوپال
۱۲۶۲۲	مساۃ گنجی	۲۴۲۶۷	ٹھاکر خان
۱۷۰۳۴	مساۃ گھنتی	۱۷۲۱۲	مہر جیند خان
۱۸۳۵۴	مساۃ ٹھگنی	۱۸۱۹۶	کیدڑی انّو ہامی
۱۷۵۵۲	مساۃ چمٹی	۴۸۰۵	ششی گاڑو
۱۳۲۶۳	مساۃ لال بی بی	۲۱۵۱۱	شراکت اللہ
۱۳۲۸۱	پانچ کوڑی شیخ	۱۹۵۱۹	شیخ مدینہ
۱۳۳۵۶	چٹا کھو	۲۱۱۱۱	ملکھ

Abstract of the arrival of all convicts from 10 march 1858 up to 1st April 1879

گوشوارۂ آمد جدید قیدیان از ابتداے ۱۰-مارچ ۱۸۵۸ء عیسوی

تاریخ آمد	از نمبر	تا نمبر	نام جہاز	از کدام بندر	تاریخ آمد	از نمبر	تا نمبر	نام جہاز	از کدام بندر
۱۰-مارچ ۱۸۵۸ء	۱	۲۰۰	اسٹیمر سمیرمس	علی پور	۱۰-جنوری ۱۸۵۹ء	۱۹۹۰	۲۱۵۹	سیدفی	”
۱۳-اپریل سنہ الیہ	۲۰۱	۳۶۱	ڈوسن اینڈا	کراچی	۱۵-فروری سنہ الیہ	۲۱۶۰	۲۲۸۸	فرکوئین	”
۱۳-”	۳۶۲	۵۰۱	پارک اینڈرورد	”	۷-مارچ سنہ الیہ	۲۲۸۹	۲۶۴۲	کوئنس آف پرل	کراچی
۱۵-”	۵۰۲	۶۴۱	ڈلہوزی	علی پور	۱۹-”	۲۶۴۳	۲۷۶۰	بارک منل رفی	مدراس
۱۳-جون سنہ الیہ	۶۴۲	۷۶۳	شیوشاستر	بمبئی	۲۴-”	۲۷۶۱	۲۷۶۵	فرکوئین	کلکتہ
یکم جولائی سنہ الیہ	۷۶۴	۸۵۳	اسکرواٹیالین	”	۲۵-اپریل سنہ الیہ	۲۷۶۶	۲۸۴۳	”	”
۲۰-”	۸۵۴	۱۰۰۰	کارڈ سنڈلس	علی پور	۲۳-جون سنہ الیہ	۲۸۴۴	۲۹۱۹	ڈوبل کین	”
۱۲-اگست سنہ الیہ	۱۰۰۱	۱۰۴۷	فرکوئین	”	۱۸-جولائی سنہ الیہ	۲۹۲۰	[illegible]	شب ہری کوپیا	کراچی
یکم ستمبر سنہ الیہ	۱۰۴۸	۱۲۲۹	اسٹرالین	”	۲۹-”	۳۱۰۸	۳۲۵۳	فرکوئین	کلکتہ
۱۱-اکتوبر سنہ الیہ	۱۲۳۰	۱۳۶۶	کوئنس ہنرلک	بمبئی	۲۹-اگست سنہ الیہ	۳۲۵۴	۳۳۱۱	”	”
۱۹-”	۱۳۶۷	۱۶۸۳	اسٹیمر سڈفی	علی پور	۲-ستمبر سنہ الیہ	۳۳۱۲	۳۶۰۰	ڈوبل کین	”
۲۰-”	۱۶۸۴	۱۸۰۷	روبل پرنٹ	مدراس	۸-اکتوبر سنہ الیہ	۳۶۰۱	۳۶۹۷	فرکوئین	علی پور
۲۳-نومبر سنہ الیہ	۱۸۰۸	۱۸۶۲	ڈوبل کین	علی پور	۱۷-نومبر سنہ الیہ	۳۶۹۸	۳۷۶۲	”	”
۸-دسمبر سنہ الیہ	۱۸۶۳	۱۹۸۹	”	”	۹-جنوری ۱۸۶۰ء	۳۷۶۳	۳۸۰۴	ولبر موس	”

تاریخ روانگی	[illegible]	[illegible]	نام جہاز	[illegible]	تاریخ روانگی	[illegible]	[illegible]	نام جہاز	[illegible]
۳۰ ستمبر ۱۸۶۲ء	۵۹۹۱	۶۰۱۸	شاہ عالم	بمبئی	۳۰ اپریل ۱۸۶۳ء	۶۳۴۵	۶۴۳۲	اسٹمر سڈنی	مدراس
۱۴ اکتوبر سنہ الیہ	۶۰۱۹	۶۰۲۴	مولمین	مولمین	۳۰ مئی سنہ الیہ	۶۴۳۳	۶۴۶۶	لیڈی کننگ	مولمین
۲۶ ״	۶۰۲۵	۶۱۳۸	گاپڈ	علی پور	۱۶ ״	۶۴۶۷	۶۵۰۸	سمیرامیا	بمبئی
۱۰ نومبر سنہ الیہ	۶۱۳۹	۶۱۶۸	اراکان	״	۲۹ جون سنہ الیہ	۶۴۸۴	۶۵۰۹	پاکس مولمین	مدراس
۱۵ ״	۶۱۶۹	۶۱۸۳	ہوگلی	سنگاپور	۵ جولائی سنہ الیہ	۶۵۱۰	۶۶۹۴	ارکان	علی پور کلکتہ
۱۴ دسمبر سنہ الیہ	۶۱۸۴	۶۲۳۴	ایمپیرین	مدراس	۱۹ اگست سنہ الیہ	۶۸۱۰	۶۸۱۵	لیڈی کننگ	مولمین
۳۰ دسمبر سنہ الیہ	۶۲۳۵	۶۲۶۹	مسٹر سیمن	علی پور	۲۶ ״	۶۸۱۶	۶۸۶۹	فتح رزاق	مدراس
یکم جنوری ۱۸۶۴ء	۶۲۸۰	۶۳۱۹	فاکاساوانا	بمبئی	۳۱ ״	۶۸۷۰	۸۰۳۳	شاہجہان	بمبئی
۱۴ ״	۶۳۲۰	۶۳۳۰	مولمین	مولمین	۲۴ ستمبر سنہ الیہ	۸۰۳۴	۸۰۴۱	لیڈی کننگ	مولمین
۲ فروری سنہ الیہ	۶۳۳۱	۶۳۶۰	کرنیل پیرسٹ کپتان ڈیوڈ	مدراس	۸ دسمبر سنہ الیہ	۸۰۴۲	۸۱۰۹	ولی فرید	مدراس
۱۴ ״	۶۳۶۱	۶۳۸۰	مولمین	مولمین	۳۰ ״	۸۱۱۰	۸۱۱۰	لیڈی کننگ	مولمین
۱۳ مارچ سنہ الیہ	۶۳۸۱	۶۵۸۰	لیڈی کننگ پیلے میڈیکل	״	۱۵ فروری ۱۸۶۵ء	۸۱۱۱	۸۲۳۶	فتح شاہ عالم	بمبئی
۳۰ ״	۶۵۸۱	۶۶۲۷	اسپین	کلکتہ	۲۵ مارچ سنہ الیہ	۸۲۲۷	۸۲۸۶	لیڈی کننگ	مولمین
۲۸ ״	۶۶۲۸	۶۹۳۷	نیمسس	مولمین	۲۶ اپریل سنہ الیہ	۸۲۸۷	۸۳۸۳	عالمگیر	بمبئی
۱۴ اپریل سنہ الیہ	۶۹۳۸	۷۰۸۲	لیڈی کننگ	״	۱۵ جون سنہ الیہ	۸۳۸۴	۸۵۸۵	پرنس آرتھر	مولمین
۱۹ ״	۷۰۸۳	۷۲۶۲	نیمسس	״	۱۶ ״	۸۵۸۶	۸۶۹۰	یوفیمس	بمبئی
۲۱ ״	۷۲۶۳	۷۳۶۴	شاہ عالم	بمبئی	۲۲ اکتوبر سنہ الیہ	۸۶۹۱	۸۷۷۹	کنگ مین	״

تاریخ آمد	شروع نمبر چالان	اخیر نمبر چالان	نام جہاز	نام مقام جہاں سے جہاز آیا	تاریخ آمد	شروع نمبر چالان	اخیر نمبر چالان	نام جہاز	نام مقام جہاں سے جہاز آیا
۱۱-فروری سنہ ۱۸۶۵ء	۱۶۱۳۶	۱۶۲۶۳	اشکوشیا	کلکتہ	۶-نومبر سنہ ۱۸۶۷ء	۱۸۳۵۰	۱۸۴۳۶	اشکوشیا	کلکتہ
۲۲-"	۱۶۲۶۴	۱۶۳۶۰	ارکاٹ	مدراس	۶-دسمبر سنہ الیہ	۱۸۴۳۷	۱۸۴۸۵	"	"
۱۴-مارچ سنہ الیہ	۱۶۳۶۱	۱۶۴۲۱	اشکوشیا	کلکتہ	۱۰-جنوری سنہ ۱۸۶۸ء	۱۸۴۸۶	۱۸۶۱۱	"	"
۲۲-"	۱۶۳۴۵	۱۶۴۲۲	حیدری	بمبئی	۲۹-"	۱۸۶۱۲	۱۸۶۱۳	بغداد	مدراس
۶-اپریل سنہ الیہ	۱۶۴۲۳	۱۶۴۹۱	بیجاپا	کلکتہ	۷-مارچ سنہ الیہ	۱۸۶۱۴	۱۸۰۶۲	اشکوشیا	کلکتہ
۶-اکتوبر سنہ الیہ	۱۶۴۹۲	۱۶۵۴۹	ستارا	"	۶-اپریل سنہ الیہ	۱۸۶۶۳	۱۸۸۹۰	"	کلکتہ علی پور
۶-نومبر سنہ الیہ	۱۶۵۵۰	۱۶۶۶۲	اشکوشیا	"	۱۰-"	۱۸۸۹۱	۱۸۹۹۱	لوسکن جنسٹا	بمبئی
۷-دسمبر سنہ الیہ	۱۶۶۶۴	۱۶۶۸۴	"	"	۲۰-اکتوبر سنہ الیہ	۱۸۹۹۶	۱۹۰۸۹	اشکوشیا	کلکتہ
۲-جنوری سنہ ۱۸۶۶ء	۱۶۶۸۶	۱۶۸۶۴	اوری انگلہ	مدراس	۲۷-نومبر سنہ الیہ	۱۹۰۹۱	۱۹۲۱۷	"	"
۲-"	۱۶۸۶۵	۱۶۸۹۶	اشکوشیا	کلکتہ	۵-دسمبر سنہ الیہ	۱۹۲۳۰	۱۹۳۴۹	"	"
۱۴-"	۱۶۸۹۷	۱۸۰۰۹	لارڈ کلائیڈ	بمبئی	۴-جنوری سنہ ۱۸۶۹ء	۱۹۳۵۰	۱۹۴۶۵	"	"
۶-فروری سنہ الیہ	۱۸۰۱۰	۱۸۰۳۴	اشکوشیا	کلکتہ	۲۷-"	۱۹۴۶۶	۱۹۶۰۰	مدورہ	مدراس
۷-مارچ سنہ الیہ	۱۸۰۲۵	۱۸۰۹۶	"	"	یکم فروری سنہ الیہ	۱۹۶۰۲	۱۹۶۱۴	اشکوشیا	کلکتہ
۱۰-اپریل سنہ الیہ	۱۸۰۹۷	۱۸۱۴۶	"	"	۱۳-"	۱۹۶۶۵	۱۹۶۶۳	"	رنگون
۳-مئی سنہ الیہ	۱۸۱۴۷	۱۸۲۱۵	پاکنم	پلانگ	یکم مارچ سنہ الیہ	۱۹۶۶۴	۱۹۶۸۶	"	کلکتہ
۱۸-"	۱۸۲۱۶	۱۸۲۱۸	آوا	رنگون	۲۹-"	۱۹۶۸۸	۱۹۸۹۵	"	"
۱۵-اکتوبر سنہ الیہ	۱۸۲۲۲	۱۸۳۴۶	اشکوشیا	کلکتہ	۲۴-اپریل سنہ الیہ	۱۹۸۹۶	۱۹۹۶۷	مدورہ	مدراس

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰-اکتوبر ۱۸۶۵ء	۱۹۹۸۶	۲۰۱۱۲	اشکوشیا	کلکتہ	۲۹-جنوری ۱۸۶۶ء	۲۱۶۹۹	۲۱۹۱۹	ستارا	کلکتہ
۷-نومبر سنہ الیہ	۲۰۱۱۵	۲۰۲۴۵	"	"	۲۶-فروری سنہ الیہ	۲۱۹۲۴	۲۲۰۱۴	"	"
۲۶-دسمبر سنہ الیہ	۲۰۳۳۶	۲۰۳۶۶	"	"	۲۵-مارچ سنہ الیہ	۲۲۰۱۴	۲۲۱۰۶	"	"
۳-جنوری ۱۸۶۶ء	۲۰۳۶۷	۲۰۴۹۲	"	"	۲۳-اپریل سنہ الیہ	۲۲۱۰۹	۲۲۲۳۰	"	"
۳۱-"	۲۰۴۹۵	۲۰۶۰۰	"	"	۳-مئی سنہ الیہ	۲۲۲۳۱	۲۲۵۳۰	ایشیا	مدراس
۱۵-فروری سنہ الیہ	۲۰۶۰۱	۲۰۸۳۵	بغداد	مدراس	۲۳-جولائی سنہ الیہ	۲۲۵۳۴	۲۲۵۳۸	ستارا	رنگون
۲۸-"	۲۰۸۳۶	۲۰۹۰۷	اشکوشیا	کلکتہ	۳-اکتوبر سنہ الیہ	۲۲۵۴۳	۲۲۸۳۲	مدورہ	مدراس
۲۷-مارچ سنہ الیہ	۲۰۹۰۸	۲۱۰۳۲	"	"	۸-اکتوبر سنہ الیہ	۲۲۸۳۳	۲۲۹۵۶	ستارا	کلکتہ
۲۴-اپریل سنہ الیہ	۲۱۰۳۵	۲۱۱۶۱	"	"	۴-نومبر سنہ الیہ	۲۲۹۵۶	۲۳۰۱۴	"	"
۳-مئی سنہ الیہ	۲۱۱۶۲	۲۱۱۶۴	"	رنگون	۱۴-"	۲۳۰۸۵	۲۳۱۰۰	"	رنگون
۲۸-جون ۱۸۶۶ء	۲۱۱۶۷	۲۱۱۹۱	اشکوشیا	کلکتہ	۴-دسمبر سنہ الیہ	۲۳۱۰۱	۲۳۲۲۵	"	کلکتہ
۹-اکتوبر سنہ الیہ	۲۱۱۸۵	۲۱۳۰۸	ستارا	"	۳۰-"	۲۳۲۲۶	۲۳۲۸۵	"	"
۷-نومبر سنہ الیہ	۲۱۳۰۹	۲۱۴۳۱	"	"	۲۸-جنوری ۱۸۶۷ء	۲۳۲۸۸	۲۳۳۶۰	"	"
۳-دسمبر سنہ الیہ	۲۱۴۳۴	۲۱۵۵۹	"	"	یکم فروری سنہ الیہ	۲۳۳۶۱	۲۳۳۶۴	"	نکوبار
۱۰-"	۲۱۵۶۰	۲۱۵۶۴	"	"	۲۵-مارچ سنہ الیہ	۲۳۳۶۹	۲۳۳۹۳	"	کلکتہ
۱۷-"	۲۱۵۶۵	۲۱۶۶۹	ڈھاکہ	مدراس	۲۱-اپریل سنہ الیہ	۲۳۳۹۴	۲۳۴۱۶	"	"
۳۰-"	۱۱۶۹۹	۲۱۸۹۵	ستارا	کلکتہ	۴-ستمبر سنہ الیہ	۲۳۶۲۵	۲۳۶۲۵	"	"

تاریخ تصنیف از مولوی ایوب خانصاحب تخلص کیفی

اِنڈمان کا جو لکھا کل احوال ہے ‏— منشی جعفر نے بعنوان غریب

نام و تاریخ کی خواہش جو کی ‏— کہا کیفی نے ہے "تاریخ عجیب"

۱۲۹۶ھ

تاریخ بنائے مسجد از نواب قادر علیخان صاحب

ز نور بیت خدا انڈمان معرّا بود ‏— شنو کہ راست بگویم کدام موجب شد

بہ صوبہ دار بہادر ملقّب و در نام ‏— مسمّی بمسجد خلیل خدائے واحد شد

بفکر سال چو رفتم ز غیب قادر گفت ‏— ہزار شکر کہ اینجا بنائے مسجد شد

۱۲۹۶ھ

ٹکٹ لیو — ایک قسم کی رہائی ہے

ٹیفن — ایک کھانے کا نام ہے جو دوپہر بعد بطور تفنن کے کھاتے ہین —

تھارڈ کلاس — درجہ سوم —

ٹولاپیادار — چپراسی ایک ٹولی کا افسر —

ج عربی و چ فارسی

جٹی — گھاٹ یا پل جہان بوٹ یا جہاز لنگر [illegible] ہین —

جہاز کی کمپنی — اہل جہاز کی جماعت —

چارج — اختیار — سپردگی —

ڈویژن گانگ شیمین — ایک ڈویژن کا

س و شین منقوطہ

سٹلمنٹ — نئی آبادی — بندوبست

سدرن — جنوبی —

سدرن ڈسٹرکٹ — ضلع جنوبی —

سبد بیدھی — جو بلا دیکھے صرف آواز نشانہ مارے —

سرکٹ بنگلہ — مسافرخانہ —

سکشن — دفعہ قیدیان —

سب ڈویژن — نایب جمعدار —

ڈسٹرکٹ — ضلع —

ڈویژن — قسمت —

ڈپارٹمنٹ — محکمہ —

ف

فری — آزاد جو قیدی نہین —

فارسٹ — جنگل —

فرسٹ کلاس - اول درجہ -

فورتھ کلاس - چہارم درجہ -

ففتھ کلاس - پانچواں درجہ -

فرسٹ سٹنڈرڈ - جمعدار قسم دوم -

ک و گ فارسی

کاپا - نوکری -

کانجی - ہریرہ - شولا -

کلاس - درجہ -

کوڈ - مجموعہ -

کمپونڈر - دواساز ملازم ہسپتال -

گریڈ - عہدہ - درجہ -

گول مال - گڑبڑ -

ل

لوکل رکارڈ - دفتر مختص المقام - ٹاپو کے انتظام کا دفتر -

لعاب ابابیل - ابابیل پرند کی مستی جو وہ مست ہو کر اگلتا ہے یہ دوا قوت باہ کے واسطے بمنزلہ ماہی سقنقور کے ہے -

م

مارو - آسمان

مچان - کسی اونچی جگہ پر پایان گاڑ کر بیٹھنے کی جگہ اسکے اوپر بناتے ہیں -

مارٹل اُوڈ - پھولدار کالی لکڑی -

مرین - جہازی کارخانہ -

مانجھی - افسر بوٹ - سکانی بوٹ -

ن

ناردرن - شمالی -

ناردرن ڈسٹرکٹ - ضلع شمالی -

نیٹیو - دیسی - ہند کے - ہندوستانی - کالے

نیو کلیرنگ - جہان نیا جنگل صاف ہوا - ایک ٹاپو کا نام ہے

نپی - سڑی ہوئی مچھلی سے بنائی جاتی ہے -

ہائے ہوز

ہالس - ڈانڈ -

ہسپتال - شفاخانہ -

ہیڈ کلارک - سردفتر - بڑا کرانی -

ہول سیل - بڑا بنیا -